به عون صانع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان

یہ رسالہ ندرت عنوان متضمن حالات خاندان چشتیہ ترجمہ لفظ بلفظ ہو مسمی ہے

رسالہ سیر الاقطاب اردو

از روشنی طبع تجلی نزا مولوی محمد علی صاحب متخلص بہ جویا

مطبع نامی منشی نولکشور کانپور میں بہ حسن انطباع مطبوع ہوا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست مطول انکی ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین بعض کتب تواریخ حالات انبیا و اولیا اردو و کتب تواریخ و اولیا وغیرہ فارسی و کتب متفرقات دینیہ اردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تواریخ حالات انبیا و اولیا اردو

قصص الانبیا کلان مسمی بہ روضۃ الاصفیا از مولوی محمد زاہد۔

ایضا خرد۔ مصنفہ مولوی زاہد۔

عجائب القصص۔ مبسوط حالات انبیا کے اسمین درج ہین۔

مجموعۂ فتوحات واقدی کے ہر چہار حصہ کا ترجمہ اردو۔ ۱۔ حصہ مین غزوات حضرت رسول آخر الزمان مسمی بہ مغازی الصادقہ ۲۔ حصہ مین فتوح ملک شام ۳۔ حصہ مین فتوح ملک مصر ۴۔ حصہ مین فتوح ملک عجم۔ مترجمہ مولوی بشارت علیخان وسید مہدی حسین اور حصص متفرق بھی حسب شرح ذیل فروخت ہوے ہین۔

(۱) مغازی الصادقہ معروف بمغازی الرسول باقی مراتب حسب مجموعۂ بالا۔

(۲ و ۳) فتوح الشام و فتوح المصر اردو یکجائی و دیگر مراتب حسب تصریح مجموعہ بالا

(۴) غزوہ عرب معروف بہ ترجمہ فتوح العجم باقی مراتب حسب مجموعۂ بالا۔

تواریخ حبیب الہ۔ یہ کتاب اردو زبان مین نہایت خوبی کے ساتھ حالات حضرت صلی اللہ علیہ کے لکھے ہین۔

حدیقۃ الاولیا۔ اولیاؤن کا ذکر مصنفہ جناب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری۔

تذکرۃ الخلفا منظوم۔ خلاصۂ فتوح الشام و المصر و العجم۔ از حکیم امانت علی۔

سیر الاقطاب۔ کا اردو ترجمہ از مولوی محمد علی۔

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ نادرت عنوان متضمن حالات خاندان چشتیان ترجمہ لفظ بلفظ ہو بہو مسمی

رسالہ سیر الاقطاب اردو

از روشنی طبع تجلی زا مولوی محمد علی صاحب متخلص بہ جویا

مطبع نامی منشی نولکشور کانپور مین بخوش اسلوبی چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
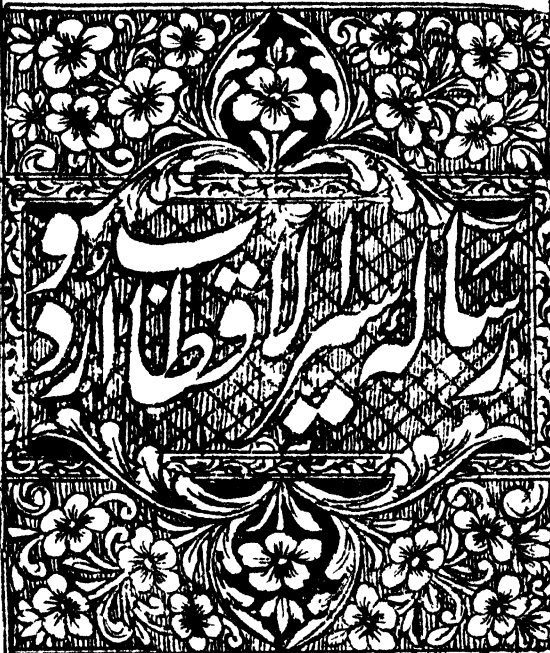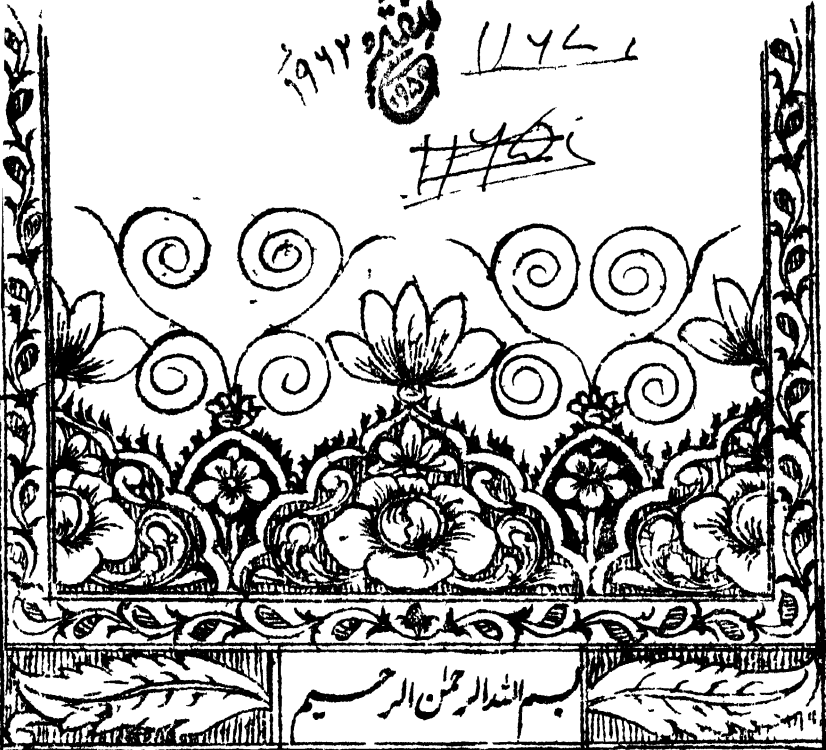
حمد کے لائق وہ یگانہ زمانہ ہی کہ جسکے ظہور جلوہ سے ہر بیگانہ یگانہ ہر پروانہ شمع اور شمع پروانہ
ہی اسکی وحدانیت کا نور ہر شی مین نمودار ہی اسکی معرفت کا ظہور ہر گل مین مانند بہار شعر
ہر رنگ مین بیرنگ کا آتا ہی نظر سب + ہر سنگ مین آتش ہی وہی اور وہی سنگ جو یا
یہ راز کی بات ہی منھ بند کر اظہار اسکا پسند کر مصرع ازین عہدہ خود کی برآید زبان + مظہر
کل کی تحمید مین کوئی کیا زبان کھولے مان ہان جو یا حق توحید ادا ہونا یہ نہایت دشوار
ہی بقا کا فنا پر مدار ہی مصرع تا تو ز خود نمیروی خود بخدا نمیرسی + لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین مظہر کل کی تحقیق کوئی کیا کر سکے پہلے دم تصدیق تو پورا بھر سکے یہ کیا سہل کام ہے
توحید تحقیق کا نام ہی شعر سر احد محو محو جلوہ احمد ست این + راز ابد مگو مگو نور محمد ست این یٰسین
والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین بس جو یا وہ ہو سکے نہ یہ مصرع عجز گفتن ز لاف گفتن

یہ + جو ہو سو ہوا تبو کہو کہ توحید دعوی ہے بے تصدیق گواہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ شعر نہ یہ ممکن کہ ہو کچھ حمد ہی اللہ کی کامل + نہ یہ آسان کہ ہو نعت نبی ہی کا شرف حاصل + نہ وہ ممکن نہ یہ آسان یہ دونوں بات ہین مشکل بس اب لیکن دل بقول پاک حضرت میرزا بیدل + زبان حمد و نعت اولی ست بر خاک ادب خفتن + سجود سے میتوان کردن درود سے میتوان گفتن + الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین بعد اسکے بندہ بے ریا محمد علی جریا اہل بصیرت کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ کتاب سیر الاقطاب حالات خاندان عالیشان چشتیانہ مین بزبان فارسی تالیف شیخ اللہ دیا کہ مریدان سلسلہ عالیہ سے ہی کمیاب تھی اور شایق اسکے ہمیشہ جویا ہی رہے اور اگر کوئی نسخہ کہین کسی کو ملگیا تو اسکو نہایت فخر ہوا اور واقعی کتاب موصوف ایسی ہی لاجواب و لاثانی ہی چنانچہ مولف خود لکھتا ہی کہ بعد تیار ہونے رسالۂ ہذا کے مین نے عالم رویا مین دیکھا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار مین موجود ہون اور رسالہ ہذا حضور کی ملاحظہ مین پیش کیا ہی آپنے فرمایا کہ حیام تونے بہت اچھا کام کیا ہی ہمنے اس رسالہ کو قبول کیا اور ایک بار مولف کے برادر شکوہ کے کنار ہو اسکا مطالعہ کر رہی تھی اور جب غنودگی غالب ہوئی تو وہ اٹھکر مکان کو چلے گئے اور کتاب غفلت ملازمان سے حوض مین گر گئی صبح کو جب اُنھون نے طلب کی تو نپائی آخر لوگ حوض پر دوڑ گئے دیکھا تو بر سر آفتاب تیر رہی ہی اور ایک ورق تک اُسکا تر نہین ہوا ہی یہ بھی کتاب موصوف کی بزرگی ہی اور اُسین کل خاندان اہل چشت کا حال سلسلہ وار ابتدا سے انتہا تک ہی ہر ولی اللہ کی کیفیت اور پیدایش سے وقت رحلت تک لکھی ہی اس اثنا مین جو جو ریاضتین یا خرق عادات اُنسے ظہور مین آئی ہین سب کا مشرح بیان ہے غرض ایک مدت سے ارادہ تھا کہ اس گنج گرانمایہ کو فیض عام کرنا چاہیے کہ خاص و عام اسکے معاینہ سے بہرہ یاب ہون مگر زمانہ سے فرصت نہ ملتی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر بعد اردو ہونیکے بھی یہ جوہر دبا مخفی رہا تو کیا فائدہ ہوا ہان اگر مطبوع ہو جاوے تو عوام کی ہاتھ آوے یہ فکر تھی کہ جناب فیضمآب مجمع اخلاق

وجمیع اشفاق منشی نول کشور رعنا کہ جنکی ذات مغتنمات روزگار سے ہے اور اکثر خلق کو اس قسم کا فیض اُنسے ہوتا ہے وہ نہایت عالی ہمم بلند حوصلہ ہین شعر عقیل و ہوشمند اولو ہمت ۔ امیر و قدردان و صاحب جود ۔ جو دیکھے وصفا ئین وہ ندیکھے ۔ نہ ہوا ایسا نہ ہو عالم مین موجود ۔ اُس عالی ہمت نے فرمایا کہ جو یا تو اسکو اُردو کرو ہم طبع کر دینگے چنانچہ اس ہیچمدان نے بموجب ارشاد والا کے زبان سلیس مین ترجمہ کیا احباب سے امید ہی کہ سہو وخطا پر چشم پوشی کرین اور بندہ کے حق مین دعاے خیر فرمادین کہ آپکی طفیل ان بزرگان کے کہ جنکی نام پر یہ کتاب ہے ان لوگون کا زلہ ربا کرا مین ثم آمین قطعہ مترجم عجب دربیان حال محبوبان باری ۔ کتاب لاجواب جان چشت است ۔ چو کردم فکر ہاتف گفت از من ۔ کہ تاریخش عجب بستان چشت است ۔ اور چونکہ سلسلہ اس علم لدنیہ کا حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلعم سے ہے اسواسطے آپ ہی سے شروع کیا جاتا ہی

بیان حضرت صلعم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پادشاہ اقلیم نبوت مالک ملک رسالت خورشید آسمان حقیقت ماہتاب فلک معرفت صاحب قاب قوسین خداوند کونین سلطان ملک یقین وعرفان شہنشاہ خلوت نشین بے نشان افضل الانبیا اکمل الاولیا مظہر علم وکمال محبوب حضرت ذوالجلال ناطق کلام مبین الٰہی فارق سپیدی وسیاہی پیشوای پیشوایان رہنماے رہنمایان حضرت سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خاص رب العالمین مقصود آیہ طٰہٰ ویٰس واقف اسرار الوہیت عارف معارف حضرت صمدیت نظم محمد باعث ایجاد عالم ۔ محمد ماہر اسرار آدم ۔ محمد مظہر نور الٰہی ۔ محمد مصدر فیض کماہی ۔ محمد آفتاب دین وایمان ۔ محمد رہنماے جن وانسان ۔ محمد شارع شرع طریقت ۔ محمد شارح شرح حقیقت ۔ محمد وہ کہ احمد بلا میم ۔ محمد جسکی حق کرتا ہی تعظیم ۔ نعت اُس سرور کائنات کی لکھنی مجال بشر نہین کہ ایک شمہ بیان کری کمال اشکال ہے اسواسطے قول کردگار عالم پر اکتفا کیا گیا فرمایا گیا ۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا

صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ پس ہم پر واجب ہی کہ ہر ساعت وہر آن حضرت فائز البرکت پر دل و جان سے درود وثنا مدد ودبھیجتے رہین اور ایک دم اور ایک لمحہ اس ذریعہ خیر دنیا و آخرت کے ورد سے غافل نہون ۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ مخفی نرہے کہ اس راہ دشوار گذار سے عطف عنان کر کے مطلب اصلی پر خامہ تیز خرام کو جو کیا جاتا ہی اور شمہ احوال اُس مقرب بارگاہ ذوالجلال کا بیان کیا جاتا ہے ۔ واقعہ تاریخ ہفتدہم ربیع الاول روز دوشنبہ سنہ عام الفیل مین اندرون حرم محترم بیت المقدس کے مولود مسعود اُس آفتاب عالم تاب کا ظہور مین آیا اور زمین وزمانہ نے وجود باجود حضور اقدس و اعلی سے سرمایہ فروغ ابدی پایا وقت ولادت کے انواع انواع معجزات باہرات کہ حد ادراک وفہم سے باہر ہین ظہور پذیر ہوئے چنانچہ پیدا ہوتے ہی حضرت نے جناب حدیت مین سجدہ کیا اور خانہ کعبہ مین علم وقنادیل نور نصیب ہوئے اور قصرہا سے شام اور ایوان کسری مین تنزلزل واقع ہوا اور حضرت جملہ آلایش سے پاک وصاف تھے اور ناف بریدہ اور ختنہ شدہ پیدا ہوئے اور وقت ولادت آپ دوزانو بیٹھے اور انگشت شہادت آسمان کی طرف راست فرما کے لبہای مبارک کو بطور ادای تسبیح وتہلیل جنبش دی اور نزول ملائکہ دست شوئی طشت زمرد مین جسم اطہر اور شانہ کرنا موی مبارک کا اور سرمہ لگانا چشم اقدس مین جیسا کہ کتب سیر مین موجود ہی واقع ہوا اور بہ یمن ولادت کوئی دختر اُس سال مین پیدا نہین ہوئی اور بوڑھون کے بال سپید سیاہ ہوگئے اور اول ثوبیہ کنیز ابولہب نے دودھ پلایا اور پھر پانچ برس حلیمہ سعدیہ نے حضرت کو شیر پلایا جب عمر شریف چھ سال کی ہوئی تو آمنہ آپکی والدہ ماجدہ نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور جب شکم مادر مین تھے تو عبد اللہ آپکے والد بزرگوار نے گوشہ نیلے دنی کو بے ثبات سمجھکر چھوڑا تھا اس خردسالی مین حضرت نے یتیمی و بیکسی کمال کو پہنچائی اور ظل حفاظت وصیانت رب العالمین کو بہتر سایہ عاطفت والدین سے تصور کیا جب آٹھ برس کی عمر ہوئی تو عبد المطلب حضرت کے جد امجد نے انتقال فرمایا جب عمر شریف

پچیسین برس کی ہوئی تو بی بی ام المومنین خدیجۂ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو اپنے ازدواج مین منسلک
فرمایا پینتیس برس کے بعد حجر اسود کو رکن عمرانی پر نصب کیا چالیسوین سال آپ غار مین
تشریف لیجاتے اور وہان شغل عبادت کرتے بعد چھ ماہ کے اوسی سال مین حضرت جبرئیل
امین حسب الحکم خداوند جلیل اوس شرف دودمان ابراہیم خلیل و اسمٰعیل کے مقام غار مین ہفتم رجب
کو بقرای کلام پاک پروردگار اقرا باسم ربک الذی خلق وحی رسان ہوے پھر حضرت مقام
ذلی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی مین فائز ہوئے اور قرب یکتاے بے ہمتا سے مسرور
ہوئے اور نور مبارک نے اپنے محیط اصلی نور مجرد سے شرف اتصال پایا یعنی حصول رتبۂ معراج سے
فرو ہیدہ و طالعان امت عاصی کو نگون بختی زمان اخروی سے رستگار فرمایا جب سن شریف پچاس برس کا
ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم قادر مطلق مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو بسبیل ہجرت اپنے قدوم میمنت
لزوم سے مصدر برکات و سعادات فرمایا دس سال اسی بمقام مقدس کو قیام مبارک سے
رشک افزاے بہشت برین رکھا انھین دس برس مین چھپن لڑائیان کفار و مشرکین کے
ساتھ ہوئین ستائیس مرتبہ خود بدولت شریک معرکہ ہوئے بعد انقضاے دو سال سنہ ہجرت بفرمان
واجب الاذعان حضرت رب العزت خاتون محشر ام الشبیر و الشبر حضرت فاطمہ زہرا سیدہ عالم اپنی
دختر نیک اختر رضی اللہ عنہا کو حضرت امیر المومنین قاتل المشرکین حیدر کرار علی مرتضیٰ اسد اللہ الغالب
ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے عقد مناکحت مین منعقد کیا اوسوقت عمر مبارک آپ کی
تریسٹھ برس کی تھی کہ جب گیارھوین سنہ زمان ہجرت کا ہوا تو جذب شوق وصال احدی صمدی
اوس گوہر عالم فرد محیط فیض ابدی و سرمدی کا جاذب و طالب ہوا اور اوس برگزیدہ انفس و
آفاق نے بکمال اشتیاق وصال عالم قدسی اختیار فرمایا جان بجانان سپرد کی اور جانان سے
مثل جان کے پیوست ہوگئے بارھوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو یہ واقعہ واقع ہوا حضرت
عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین نعش مطہر کو مدفون کیا تین روز تک ازدحام و انبوہ خلائق و ملایک
بنا بر اداے نماز جنازہ حضرت صلعم اوسی مقام مصدر برکات تام پر رہا نعش پاک صاحب لولاک کی

حجرۂ مقدسہ سے برآمد نہین ہوئی ان تین دن مین شمائم عنبرین ونفحات عطرآگین سے پیراہن
صبا ایسا معطر ومعنبر رہا کہ مشام خلق اُس بوئے دلاویز کی شمیم سے غیرت افزائے نافۂ
تاتاری وطبلۂ عطاری تھا چنانچہ آجتک گرد مدینہ منورہ کے وہ خوشبو موجود ہے وہان عالم
روحانی روح مقدس کی نور افشانی سے مصفی ومنور بیان بقبضہ خالدانی جسد اطہر کی اشاعت
نفحات وشمائم سے معطر الغرض جہان فانی وجاودانی دونون ایک ذات لاتحصیٰ صفات سے
ہر عالم وہر حال مین بہرہ اندوز فیوض رہے اور پھر بعد رحلت آنحضرت جناب سیدہ فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا آلام مفارقت پدری سے زیادہ متحمل ہوئین اور ایسے درد جانستان کے
وسیلہ سے بعد مدت شش ماہ چودھوین شعبان کو اس ناپائدار سے رہگرائے خلد برین ہوئین
پدر بزرگوار سے ملاقی ہوگئین حیا مشتاقون سے حضرت خاتون جنت نے سبقت فرمائی
حضرت کی ازواج مطہرات اٹھارہ یا اونیس تھین بعض طیبہ نے بلا حصول دولت خلوت سرور
عالم صلعم سفر آخرت اختیار فرمایا اور بعض حصول سعادت وسرافرازی سے خدمت
اقدس مین کامیاب دارین رہین تفصیل اسمای طیبہ یہ ہے۔ اول حضرت خدیجہ کبریٰ بنت
خویلد مشرف زوجیت سے ہوئین پھر ام المومنین ام سلمہ پھر سودہ بنت زمعہ پھر حفصہ
بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مشرف عقد مناکحت سے ہوئین اور پھر ام حبیبہ بنت ابوسفیان
اور پھر اسما بنت ابی خون بن حارث اور پھر زینب بنت جحش کہ عقد انکا عرش مجید پر
ہوا اور زینب ملقب ام المساکین اور پھر صفیہ میمونہ بنت حارث اور پھر ہالیہ اور پھر محترمہ
اور پھر جویریہ اور پھر ماریہ قبطیہ اور پھر ریحانہ بنت زید یہ سب خواتین ام المومنین شرف
یافتہ خدمت سراسر سعادت حضرت رسول مقبول کی تھین باقی تین زوجہ خولہ بنت سدیل
سیا بنت خلیف آمامان خواہر دحیہ کلبی قبل از احراز دولت خلوت آنحضرت رہگرای عالم آخرت
ہوئین سوائے ازواج مطہرات گیارہ زوجہ حضرت کی مطلقہ ہین جنکو حضرت نے طلاق دیکر
کاشانہ مبارک سے جدا کر دیا تھا اور بی بی عائشہ صدیقہ زیادہ تر محبوب آس محبوب رب العالمین کی تھین

بیان اولاد امجاد حضرت صلعم کا

آپکے فرزند چار ہوئے طیب طاہر قاسم ابراہیم اور چار صاحبزادیان زینب و کلثوم رقیہ و فاطمہ زہرا۔ زینب زوجہ ابوالعاص بن ربیعہ تھین کلثوم اور رقیہ زوجہ حضرت عثمان غنی تھین اسی سبب سے ذالنورین کہتے ہین اور فاطمہ زہرا زوجہ علی مرتضے شیر خدا تھین اور صاحبزادے ابراہیم جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے یہ ساتون اولاد امجاد حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی تھین چونکہ بقای رسوم شرعیہ و شیوع دین متین مشیت حضرت سبحان جل شانہ تھی بعد رحلت حضرت خاتم الرسالت کے چار خلفاے راشدین نے وسادۂ خلافت کو اپنے جلوس سے متجلی کرکے اشاعت دین مبین واحیاے مراسم شریعت غراے متین سے عالم کو آباد ان و منور و مزین کیا اول خلیفہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوے دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور تیسرے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے سلسلہ خلافت نے استحکام پایا چوتھے حضرت شاہ ولایت پناہ علی مرتضی خاتم مدارج خلافت کبری نے خلافت صوری و معنوی کو زینت بخشی رضی اللہ عنہ

بیان ذکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اور حضرت مرتضی مثل خاتم الانبیا کے خاتم الخلفا ہوے ان چار خلفاے باصفوت و صفا کی فیض کرامت و ولایت و کشف ہدایت و نعمت عطیہ رب العزت برسبیل فیضان الی الآن بزم گاہ شہود مین جاری ہی خرقہ فقر انھین کے پیکر شریف پر درست و زیبا ہوا اور سلسلہ اولیای کرام نے انکی ذات بابرکات سے استحکام نسبت درست کیا اگر صاحب باعظمت و کرامت کے واقعات و صفات تحریر ہون تو دفترون مین گنجایش ثبت نہو اسی خیال سے مولف کتاب ترقیم واقعات معظمات سے دست کشیدہ و پا بدامن پیچیدہ ہوکر بعض بعض حالات و واقعات خاندان چشت سے برسبیل ایجاز کتاب کو زیب نگارش دیتا ہی مصنف الف کو بھی اس سلسلہ عالی باعظمت سے نسبت ارادت درست ہے کچھ کچھ مدایح و مناقب ان اصحاب عالی مدارج والا مناصب کی

کتب متداولہ سے علی قدر وسع ملخص کرکے اور بسعی تمام روایات کثیرہ مستنبط کرکے فراہم کرکے اور بطور شجرہ طیبہ کہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء رشتہ بیان کیا اول سلسلہ بتبیین سخن کو بنگارش مناقب وحالات کرامت آیات حضرت شاہ ولایت مرتضی علی رضی اللہ عنہ زینت آغاز دیباچہ ہی بدین توجیہ کہ ایک تو مؤلف جس خاندان کرامت توامان کا مرید ہی اس کا سلسلہ بیعت ارادت یداللہ شیر خدا کے دست مبارک پر درست ہوا ہی دوسری مؤلف کو ارادت تامہ حضرت قدسی مقام کی جناب مین بواسطہ مرجعیت اپنے مرشدان کرام کے بیش از بیش ہی مادر اں ان سلسلون کے وصحابہ کرام پر منتہی ہوتے ہین جملہ مشائخ کبار وفقرای کرام کا وسیلہ باعتبار حضرت حیدر کرار ہی کی ذات فایض البرکات ہی جو کچھ کسی نے بضاعت کشف وکرامت پائی انھین مصداق انا مدینۃ العلم وعلی بابہا کی در فیض سے پائی اسوجہ سے کم والکل سے نگارندہ تذکرہ خیراذ کا پر فرض ہوا کہ حضرت شاہ ولایت پناہ کی ذکر وبیان کو دیباچہ وآغاز کتاب کری اور اول سی اسکا تذکرہ کری کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کا حال یہ ہی مخفی نرہی کہ خداوند جل شانہ نے اپنی اظہار کیواسطے ایک نور ذات خاص سے علیحدہ کرکے اسکا نام نور محمدی رکھا اور یہین سے الانسان سری وانا سرہ کا راز کھلا پھر اس پاک سے ہیزدہ ہزار عالم نے ظہور پایا اب نور سے دیکھو تو وہی نور خاص ہی پھر خاص اس نور کو ایک جسم لطیف بے سایہ عنایت فرمایا اور اسکو حبیب اپنا گردا اور خاتم الانبیا کیا کیونکہ ابتدا بھی اسی نور سے تھی اور انتہا بھی اسی پر ہوئی اور اسکو محرم خلوتکدہ خاص کیا اور عالم شہود سے یعنی ناسوت سے طرف ملکوت کی وہان سے جانب جبروت اور پھر خاص لاہوت مین بلاکر اپنے وصال سے مشرف فرمایا اور خلعت خاص عطا کیا اور حکم دیا کہ یہ خلعت قیامت تک تیرے وسیلہ سے تیری امت کی اولیا اون پر مزین ومزیب رہا چنانچہ مشہور ہی کہ وہ خلعت خاص کہ جسمین خرقہ وکلاہ چار ترکی تھا بروز معراج حضرت خاتم الانبیا کو جناب باری سے مرحمت ہوا تھا اور وہ خاص راز کہ جس نے حضرت کو محرم خاص بنایا تھا حضرت رسالت پناہ نے

جملہ اصحاب خلفت تاب کر رو برو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عنایت کیا اور وہ ہی نشریف
خرلیف حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ سے پیران چشت کو دست بدست پہونچتا رہا غرض اصل
خواجگان چشت کا وہ ہی برگزیدۂ اتقیا و اصفیا ستودۂ صفات انبیا و اولیا مقدم نشین چار
بالش ایمان سر حلقۂ زمرۂ معلوقان کعبۂ عرفان والیقان خاتم الخلفاء راشدین مکمل صدر آرایان
مناصب مناسک دین حضرت سید المرسلین مصحف ناطق حجت صادق شیر بیشۂ وغا
ہر بر نیستان سخا صاحب دلدل وذو الفقار قاتل کفار واشرار مقرب درگاہ احدیت محرم
حضرت صمدیت مظہر العجائب مصدر الغرائب شہنشاہ دین پناہ سلطان فلک بارگاہ محرم راز
الٰہی واقف اسرار نامتناہی امام المتقین یعقوب البررہ قامع المشرکین قاتل الملحدین سلطان المشارق
والمغارب اسد اللہ الغالب علی کل غالب قدوۃ الاخیار زبدۃ الابرار حیدر کرار زور بازوے
مصطفیٰ ید اللہ حضرت علی مرتضیٰ ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کہ وصی ونایب داماد ومراز دار محرم
اسرار ابن عم حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمامی اوصاف بذل وعطا تسلیم ورضا سے
آپکی ذات مقدس متصف ہی اور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا و دمک دمی ولحمک لحمی آپکی شان مین
رسول مقبول نے فرمایا ہی گویا آپ ہی کی ذات اطہر کو مرجع خاص وعام ٹھہرایا ہی آپ ایام
طفولیت مین سب سے پہلے اسلام لائے اور غزوات پر جان ودل سے بموجب ارشاد والا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم لڑے اور ہزارون کافرون کو مسلمان کیا در خیبر کہ مثل کوہ کے تھا بحکم
خدای قدیر اوکھاڑ کر پھینک دیا اور اپنے فرزندون کو حوالہ سائل کے کر دیا بلکہ خود حوالہ
ہوگئے حتے کہ رسول مقبول نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جسکا مولا ہون علی
اسکا مولا ہی اور آپ پیدا ہوئے اندر کعبہ معظمہ کے اور برادر عم زاد رسول خدا کے تھے اور داماد
تھے اور نکاح آپکا عرش پر ہوا اور سردار جوانان جنت ہیں شیر خدا کا خطاب مرحمت ہوا ہے
اور راز ربانی اور رمز عرفانی جو سینہ آئینہ صورت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مین
مخفی تھی وہ سب کی سب جناب خاتم الخلفات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو کسی کو عنایت نہین ہوئے آپنے رموز مخفی

راز نہانی وحدت اور اسرار حقیقت کو حضرت علی کو آشکارا کیا اور اسم اعظم سکھلایا اور اپنا خلیفہ
خاص کیا اور ارشاد فرمایا کہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہیگا اور خرقہ فقر جو ارادت کا
حضرت خاتم الانبیا نے آپکو عطا فرمایا اور جانشین اپنا مقرر کیا اور علوم لدنی اور اسرار
باطنی سے محرم راز اپنا فرمایا خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین شیخنا فی الوصول والعمل
علی المرتضیٰ اور نیز بیان انکا ہے کہ آپکی شان مقدس مین کلام مجید کی پینتیس آیتین وارد
و نازل ہین کہ جنسے علو مرتبت و افضیلت و علمیت آپکی ثابت ہوتی ہے بطریق تصریح ملیکہ
آیہ حوالہ مقام کیجاتی ہین کما قال اللہ تعالیٰ ترہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ
ورضوانا اور اکثر حدیث شریف آپکی صفت مین وارد ہین کہ من اراد ان ینظر الی آدم
وصفوتہ والی یوسف وجہہ والی موسیٰ وصلابتہ والی عیسیٰ وزہدہ والی محمد صلعم وخلقہ
فلینظر الی ابن ابیطالب نقل ہے کہ آپ بروز جمعہ سترھوین رجب المرجب سنہ ۳۰
عام الفیل کو اندرون خانہ کعبہ متولد ہوئے اور مفصل حال آپ کا کتب سیر سے واضح
ہے آپ جانبین سے ہاشمی نژاد ہین جسوقت یہ خبر فرحت اثر سمع مبارک پیغمبر خدا تک پہنچی
تو آپنے فرما بھیجا کہ جبتک ہم نہ آئین اس مولود کو شیر نہ پلائین جب آپ تشریف لائے
تو زبان مبارک کہ مفتاح کنوز اسرار الٰہی تھی دہن مبارک علی مرتضیٰ مین رکھی اور اول اُس
ماہر اسرار ربانی نے حضرت صلعم کی زبان اقدس سے لعاب دہن چوسا اسوقت حضرت
رسالت پناہ نے ارشاد کیا کہ اسوقت تمام اسرار حق و حبیب حق بوسیلہ اُس لعاب
دہن کے اس مولود کے سینہ بے کینہ مین سرایت کر گئے اور آپنے اسوقت نام اُس مولود کا علی
رکھا القاب و اسما اُس ولایت پناہ کے اکثر ایک ہین کہ درج تفصیل ہین وہو ہذا علی
ولی وصی رضی مرتضیٰ مکی وفی وافی مانی زکی زاکی تقی نقی قاری والی سخی داعی مصطفےٰ
قریشی ہاشمی مرتضیٰ اخ المصطفیٰ ابوالحسن ابوتراب مومن حارث عابد زاہد ساجد راکع
قاسم سایم صادق صاحب کینت صالح فاضل واصل کامل اکمل ناصح محرم اسرار

محمد مثنی تکنی ممثل محرم منعم مکرم محترم نجیب نقیب غالب خلیل شریف مشرق امیر مسعود مسلم سلم سالم قایم قوام شہید حمید جلی حر بر مد مجتہد علیم عالم معلم اعلم حافظ ناصر طاہر مطہر طیب مطیب عادل باذل جواد صدوق کبیر کریم حلیم حکیم شجاع منصور جمیل غازی مظفر غضنفر سید مبین حاضر ناصر فاتح راجح وحضہ جاہد طالب غالب ابوبکر عزیز سعید عارف موحد حیدر ابن عم رسول اللہ صلعم اخ النبی اور نہ ہادان اسمار مبرک کرسواحضرتکو یادکرتے ہین امیر النحل امام المتقین امیر المومنین مظہر العجائب والغرائب زوج زہرا ابو یوسف اللہ اسد اللہ نور اللہ عزت اللہ عصمت اللہ غضنفر اللہ ولی اللہ ولی الملک ولی الجمیل ولی الجلیل ولی المبتدی ولی الحمید ولی القانع ولی القاہر ولی القہار ولی السلام ولی المنعم ولی الشکور ولی الغافر ولی العظیم ولی المجیب ولی الغنی ولی العز وختم الخلفا الراشدین عبد الحی عبد القیوم عبد المومن عبد الغفور عبد الستار عبد الغنی عبد السمیع عبد البصیر عبد العلیم عبد الحکیم عبد المستغنی عبد القدوس عبد الصمد عبد الرزاق عبد الرب رضی اللہ تعالی عنہ واولادہ الطیبین اجمعین — یہ جملہ اسمار والقاب وکنیت آپ کے ہین حضرت کی اولاد امجاد اور ازواج مطہرات بدین تفصیل تھے کہ ازواج مین اول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تھین بعد رحلت سیدہ عالم کے حضرت زینب وامامہ بنت ابو العاص وام البنین بنت حزام اسما بنت عمیس الحنفیہ ام حبیبہ بنت ربیعہ وخولہ بنت جعفر وحجا بنت امرا القیس ام سعید بنت عروہ ولیلی بنت خالد یہ سب خواتین عصمت آئین تو تھین اور اولاد احفا آپ کے بائیس فرزند اور سولہ دختر تھین اول خلف ابو محمد الحسن دوسرے ابی عبد اللہ الحسین تیسرے محسن کہ لقب انکا طاہر تھا اور محمد حنیفہ وعمر واور عباس وجعفر وعبد اللہ عثمان ومحمد اصغر عبد اللہ یحیی عون ابوبکر سعد حاتم حاکم قاسم غالب ناصر عابد یہ بائیس ۲۲ فرزند دلبند تھے اسمائے دختران زینب کبرے زینب صغرے رقیہ کبرے رقیہ صغرے ام الحسن رملہ نفیسہ امہانی ام الکرام ام جعفر ام سلیم میمونہ خدیجہ فاطمہ ام کلثوم یہ سولہ ۱۶ دختران حضرت کے نام ہین آپکا عظمت وجلال مشہور ہے چنانچہ

نقل ہی کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ شیر خدا کے زانو پر سر رکھکر خواب آرام مین تھی کہ آفتاب
قریب غروب کے ہوا اسمین حضرت بیدار ہوئی آپنے دعا کی کہ ببرکت علی آفتاب جس جگہ ہے
ٹھہر جاوے بحکم خدای جلیل آفتاب اپنے مقام پر ٹھہر گیا حضرت مولا علی نے وضو تازہ کیا
اور نماز عصر پڑہی اور آفتاب اپنی جگہ پر رہا جب سب کامون سے فارغ ہو گئے تب آفتاب
غروب ہوا نقل ہی کہ حضرت شاہ ولایت متوجہ سفر بابل ہوئے راہ مین عبور فرات وقوع
مین آیا اسیطرح نماز عصر قضا ہونے لگی ببرکت دعا سے حضرت کے آفتاب کی جنبش نہو نے سے
وقت نماز برقرار رہا اور حضرت نے چند تن کے ساتھ نہایت فارغ البالی سے نماز ادا کی
بعد فراغ صلوٰۃ کے آفتاب یکبارغروب ہو گیا نقل ہی کہ آپکے فقر و فاقہ اور استغنا و تسلیم و
رضا کی یہ صورت تھی کہ حضرت اکثر بعد تین دن کے بعض اوقات بعد پانچ چھے روز کے روزہ
افطار کرتے اور فاقون مین بسر کرتے افطار آپ کا ایک چلو پانی اور ایک مشت جو کے ستو
مقرر تھے اور اس امر سے کسی کو اطلاع نہ دیتے ان تکالیف کو نعمائے الٰہی سے تصور کرکے
نہایت مسرور اور شکوری سے شیرین کام شکر و سپاس ایزدی مین رہتے تھی حضرت بدرجۂ غایت
صابر و شاکر و قانع تھے کسی نے حضرت سے پوچھا کہ بہترین نعمات کیا ہی ارشاد کیا کہ
غنا القلب باللہ یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت سے دل کو تونگر رکھنا جسکو یہ دولت حاصل ہے
دنیا اسکو فقیر نہین کرسکتی اکثر اوقات مومنین کو اطاعت و عبادت ربانی مین سرگرم و مستعد
فرماتے اور زہد و تقوی کی لذت کو چکھاتے مواعظ و نصائح مین نہایت عمدہ کلمات ادا کرتے
اکثر بعض جماعت کو حلقہ کرکے چاشنی رموز رشد و ارشاد سے شیرین مذاق فرماتے فقر و فاقہ
و اتقا سے کام تھا ہمیشہ محتاجون اور غریبون سے دوستی رکھتے سائلون کا سوال پورا کرتے نقل ہی
کہ جب سرور کائنات صلعم اپنے عم ابی طالب کے یہان ایام حمل مین جاتے تو آپ اپنی والدہ کے
شکم مین واسطے تعظیم کے متحرک ہونے تو آپکی والدہ ماجدہ کھڑی ہو جاتین نقل ہی کہ جب حضرت گھوڑے
پر سوار ہوتے تو ایک رکاب مین پاٹوں رکھتے اور قرآن شروع کرتے جب دوسری

رکاب مین پاؤن رکھتے تو قرآن شریف ختم کرتے اس قلیل ساعت مین ہمیشہ ختم کلام مجید
کیا کسی نے پوچھا کہ حضرت کسطرح آپ ختم کرتے ہین آپنے فرمایا کہ حرف بحرف پڑھتا ہون نقل
ہے کہ وقت افطار اسقدر گریہ کرتے تھے کہ ریش مبارک اور جامۂ تن تر ہو جاتے روزہ کو
نہایت عزیز اور گرامی رکھتے تھے اور یہ فرماتے کہ مین گرسنگی سے ہمیشہ نہایت خوش ہون اور
کمال لذت پاتا ہون اور طعام کے حلال و حرام مین تامل کرتا ہون کہ اسکا حساب دینا ہو اور
حرام کے عذاب کی فکر ہے نقل ہے کہ حضرت جب کوفہ مین تشریف لیگئے اور وہان کی مسجد مین
مشغول عبادت رہتے تھے وہین ایک پیر نابینا عسیر الحلال بیکس و مفلک رہتا تھا حضرت
امام الہدی انیس الفقرا کو اُسکے حال پر رحم آیا کمال توجہ فرمائی اور نہایت رفق و ملاطفت
سے اُسکی خبرگیری رکھتے تھے جو طعام لذیذ کہ اہل کوفہ اُنکی دعوت کا لاتے تھے وہ سب
اُس نابینا کو دیدیتے تھے ایک روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی محفل مبارک مین
دسترخوان پر جہان لوگ تھے وہ نابینا بھی موجود ہوا اور [illegible] خورش طعام زیر دامن
طعام چھپاتا جاتا تھا امام ہمام کی نظر اسپر جا پڑی فرمایا کہ اے شخص تو پیٹ بھر کر کھانا کھالے
اور گھر جاویگا تو اور کھانا تجھکو دیا جاویگا پھر کسواسطے بے صبری کرتا ہے اور کھانا چھوڑتا
ہے اُسنے عرض کیا کہ ای نور چشم رسول مین اپنے گھر واسطے یہ کھانا نہین چھپاتا ہون میرا ایک
محسن دوست ہے اُسکے واسطے رکھتا ہون امام نے پوچھا وہ کون ہین عرض کیا کہ وہ صائم الدہر
قائم اللیل ہے حضرت نے کہا زیادہ تصریح کر التماس کیا کہ وہ بھوکون کو کھانا کھلاتا ہے [illegible]
کی خبر لیتا ہے امام نے ارشاد کیا کہ مشرح کہہ کہا کہ وہ شخص ہے کہ اُسکی تکبیر کہنے کے ساتھ
جملہ اشجار و احجار سقف و جدار تکبیر ادا کرتے ہین اور دوسرے تیسرے دن جب افطار روزہ
کرتا ہے تو کسی قدر جو کے ستو کھاتا ہے یہ طعام اُس شفیق کیواسطے لیے جاتا ہون اُسوقت
امام علیہ السلام بہت روئے اور فرمایا کہ وہ مجمع صفات علی مرتضے حیدر کرار ہمارے پدر
بزرگوار ہین اس قسم کا طعام تناول نہین فرماتے ہین ہر چند ہم سب فرزند اُنکی منت کرتے ہین

لیکن وہ قبول نہین کرتے ہین ہمیشہ لذات دنیوی سے محترز اور مجتنب رہتے ہین فقر و فاقہ مین اوقات بسر کرتے ہین چنانچہ وہ مرد کچھ طعام حضرت کے پاس لیگیا لیکن آپنے نہین کھایا اور مساکین کو دیدیا اللہ اللہ مجاہدات نفس اور ریاضت شاقہ تقوای و طہارت حضرت کی ذات عالی پر ختم ہین اوصاف آپ کے ہرگز حیطۂ تحریر و تقریر مین نہ آوین اور نہ آسکتے نقل ہے کہ کسی مقام پر چند جہودی فراہم بیٹھے ہوے تھے ناگہان ایک درویش دلریش اودھر آ گذرا اور رجاعت کو دیکھکر وا سے حاجت چاہی سوال کیا جہودون نے سائل کو مسلمان دیکھکر تمسخر کرنا شروع کیا اتفاقیہ سامنے حیدر کرار سخی نامدار تشریف لاتے تھے جملہ جہودون نے بطریق استہزا و تمسخر فقیر سے کہا کہ دیکھ وہ شاہ مردان آتے ہین اُنسے عرض حاجت کر درویش خدمت والا مین حاضر ہوا اور سوال کیا حضرت نے اُسکا ہاتھ پکڑکے دس بار درود شریف دم کی اور مٹھی اوسکی بند کردی اور رخصت کیا درویش نے پھر اُسی حلقہ مین جاکر سوال کیا جہودون نے کہا کہ تجکو علی مرتضے نے کیا دیا اُسنے کہا کہ دس مرتبہ درود پڑھدی ہے اور مٹھی بند کردی ہے جہودون نے اُسکی مٹھی اپنے ہاتھ سے کھولی دیکھا تو عجب نقود و کنوز اسرار غیب ہین یعنی بہت دینار سرخ اُسکی مٹھی مین بند ہین اس حال کو دیکھکر تمام جم غفیر جہودون کا بصدق دل حلقۂ اسلام مین داخل ہوا نقل ہے کہ بزمانۂ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک اعرابی فریاد کنان و نالہ زنان بدار الخلافت خلیفہ اکبر مین آکر متظہر مدعا ہوا کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے فلان مقام پر فلان فرد مجھسے سو شتر سرخ مو بیش قیمت خریدے تھے حضرت نے تو انتقال فرمایا اب مین کس سے لون مگر خلیفہ وقت ادا فرماوین حضرت صدیق اکبر نے حسب ضوابط شرعیہ اُس سے فرمایا کہ دو گواہ اور تمسک مکمل پیش کر اعرابی سخت ٹھہرایا احضار شاہدین و ثبت تمسک سے معذور تھا معاف انکار کیا اور کوئی وجہ ثبوت پیش نکرسکا مگر دعوی صدق طلب مطالبہ سے دست کش ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین گیا وہان بھی وہی جواب پایا پھر حضرت عثمان رضی

جامع قرآن رضی اللہ عنہ کی خدمت مین جاکر ملتمس ہوا وہان بھی مثل اول کے جواب بلا دیا
اور رونے لگا ایک شخص نے کہا کہ تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جا اگر دعوے
تیرا صحیح ہے تو مدعا تیرا وہان حاصل ہوگا اعرابی اسی طرح گریان خدمت سراپا سعادت حضرت
ولایت پناہ مین حاضر ہوا اور عرض مدعا کیا اور سب ماجرا بیان کیا آپنے تھوڑی دیر
تو تامل فرمایا اور پھر آپ کو فرمودہ حضرت رسالت پناہ یاد آیا کہ آپنے حالت بیماری
مین ارشاد فرمایا تھا کہ بعد میرے ایک اعرابی تمھارے پاس آویگا اور سو شتر کا دعویٰ کریگا
تم اسکو ہمراہ لیکر جنگل مین فلان ٹیلہ پر جانا اور یہ دعا پڑھنا بحکم خدای قدیر اس ٹیلہ سے
ایک مہار شتر پیدا ہوگی اسکو پکڑ کر کھینچنا تو شتر سرخ مو کی قطار نکلیگی وہ اس اعرابی کو
حوالہ کر دینا پس اسی وقت حضرت سلطان الاولیا نے حضرت سلمان فارسی کو بلوا کر فرمایا
کہ باجتماع جملہ مردمان شہر مدینہ مین منادی کرا دو کہ جملہ صغار و کبار شہر کے فلان وقت فلان
جگہ مجتمع ہون اور تماشای قدرت ایزدی کا ملاحظہ کرین حسب الحکم منادی تمام شہر مین
ہوگئی دوسرے دن علی الصباح تمام خلق انبوہ در انبوہ اسی مقام معہود پہ جمع ہوئی اور
خلیفہ رسول اللہ صلعم اور جملہ اصحاب اس جگہ موجود ہوے اس اثنا مین حضرت شاہ ولایت
ایک جماعت کثیر کو ہمراہ لیے ہوے اسی مقام پہ تشریف لائے اور اعرابی بھی حاضر ہوا
قریب پشتہ ریگ کے روبقبلہ ہوکر آپنے اول درود شریف پڑھی اور پھر وہ دعا جو حضور نے
فرمائی تھی پڑھنی شروع کی جسوقت دعا تمام ہوئی ایک مہار شتر پشتہ ریگ سے نمودار ہوئی
آپنے بسم اللہ کہکر اسکو کھینچا ایک شتر سرخ مو نکلا اور پیچھے اوسکے قطار اشتران کی نکلنے لگی
آپ نے وہ مہار اس اعرابی کو کر دی اور فرمایا کہ تیرے ایسی ہی تھی اسنے اقرار کیا سب حاضرین
نے اسوقت یہ کرامت حضرت رسالت پناہ کی دیکھکر سبحانک اللہ عظمت جلالک
کا شور کیا اور جسقدر رکھنا وہان موجود تھے اور پہلے انکو ایسا یقین نہ تھا بصدق
دل ایمان لائے اور اعرابی نے یہ معجزہ حضرت رسالت پناہ اور کرامت حضرت ولایت دستگاہ کی

دیکھکر شکر ادا کیا اور شاد شاد وہان سے اپنے گھر کو معاودت کی التحریر راست ہی شیر علی کو کوئی کیا جانے علی مصطفے جانے علی جانے علی کو کچھ اگر جانے خدا جانے نقل کہ حضرت ابو تراب شمس النور انیس النفوس تمام شب بیدار رہتی تھی اور خشوع وخضوع کے ساتھ تسبیح وتہلیل مجاہدہ نفس وریاضت شاقہ وثنائے الٰہی مین مشغول رہتے تھے وقت طلوع آفتاب کے رو بقبلہ ہوکر حضرت المرسلین پر درود نامحدود پڑھتے تھے پھر شوق وعظ مین صرف ہمت فرماتے اور اکثر عالم ذوق مین رہتے افعال واقوال آپ کر حضرت سرور کائنات سے نہایت مماثل تھے جب سے خرقہ فقر وارادت کو تن مبارک پر آراستہ کیا تھا آپ کو اکثر گریہ وزاری وخوف باری طاری ہوتا فرماتے تھے کہ مین نے خرقہ حضرت سلطان دو عالم کا اسواسطے ہر وقت زیب بدن کیا ہے کہ اسکی برکت سے حصول مقاصد عشق الٰہی ہون اور حضرت نے اس دولت خاص کا مجکو امین فرمایا ہی ایسا نہو کہ غیر متابعت افعال یا اقوال وسنت وطریقت حضرت محبوب رب العزت کے وقوع مین آوین اور فردائے قیامت کو شرمسار ہون نقل ہی کہ ایک مرتبہ ہنگام پیکاے پاے مبارک مین پیکان تیر ٹوٹ کر رہگیا لوگون نے ہر چند نکالا مگر قدم مبارک سے نہ نکلا اور پاے اقدس پر ورم آگیا اس تدبیر مین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت کو وقت نماز حضور قلب ہوتا ہی اور آپ ذوق وشوق مین ایسے بیخبر ہوتے ہین کہ اگر لاکھ نشتر جسد اقدس مین لگین تو حضرت کو مطلق خبر نہو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا کہ جب دیکھا کہ پیکان کسی تدبیر سے نہین نکلتا ہی اور آپ کو نہایت تکلیف ہوتی ہی تو اسوقت موقوف رکھا اور جب آپ نماز مین مشغول ہوئے تو فصادون نے وہ پیکان پای اقدس سے نکال لیا اور حضرت کو مطلق خبر نہوئی جب نماز سے فارغ ہوئے اور پاے مبارک پر خون روان دیکھا تو آپ نے بتجدید وضو کیا اور نماز مین بدستور مصروف ہورہے سبحان اللہ ذات والاصفات عجب جامع حسنات تھی کہ ہر صفت مین ایک نمونہ قدرت الٰہی کا تماشا ہوتا تھا۔ حال کرامت اشتغال آپ کے حیطہ تحریر وتقریر سے باہر

اور مثل اقطاب کے اظہر بلکہ ہر شخص پا ہر اسواسطے چند سطرین لطریق اعجاز کے اب ورج ہوتی ہیں
نقل ہی کہ حضرت شاہ ولایت نے چھ خلیفہ اپنے کیے تھے ایک حضرت امام المسلمین حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ دوسرے امام ہمام حضرت امام حسین علیہ السلام تیسرے قطب الاقطاب حضرت
خواجہ اویس قرنی چوتھے حضرت قطب السالکین حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ پانچوین
کمیل بن زیاد چھٹے قاضی ابو المقدم بن ہانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین حضرت نے چھ برس
خلافت کی سن مبارک آپ کا بعض روایات سے ساٹھ برس کا تھا اور بعض تریسٹھ سال کا
بیان کرتے ہین سنہ چالیس ہجری نبوی مین سترھوین رمضان المبارک شب جمعہ کو یا تیئیسوین
ماہ مذکور کو حضرت نے جام شہادت نوش فرمایا اور واصل الی اللہ ہوئے نقل ہی کہ بعد شہادت
ایک شخص مرہ بن قیس کا فر شقی ازلی نے نہایت قساوت قلبی سے قبر شریف کا کھودنا چاہا
اور نعش مبارک کا نکالنا منظور کیا قریب روضۂ اقدس کے اس خیال بد مآل سے آیا ہنوز
مرتکب اس فعل بد کا نہوا تھا کہ اندرون مرقد مطہر سے دو انگشت مثل ذوالفقار نکلین
اور گردن ملعون پر لگین بسان تیغ تیز سر کو قلم کیا اور وہ ناری اسیوقت گرد نار کو پہنچا
جل ور مرد دوون نے یہ کرامت حضرت کی معائنہ کی خیالات فاسدہ سے تائب ہوئے الحق
ممات ولی اللہ حیات قبول بارگاہ صمدی کو ہر وقت حیات ہی انکو ممات نہین ہی شعر کشتگان
خنجر تسلیم را ۔ ہر زمان از غیب جان دیگر ست ۔ اور واقعۂ شہادت آپکا مشہور ہی کہ ایکر
غلام ابن ملجم نے اندرون مسجد کوفہ کے وقت عبادت جناب باری کے زخمی کیا اور جب
لوگون نے اسکو گرفتار کیا تو آپنے اپنا خون بخشدیا اور اسکو کچھ تشدد نہ کیا بلکہ جب آپکے
واسطے شربت بلائی تو آپ نے فرمایا کہ ابن ملجم کو دے آؤ دیکھو کہ اسکو مجھ سے زیادہ تشنگی ہی
اللہ اللہ باوجود ایسی بڑی خطا کے بھی آپنے عطا فرمائی یہ شان ستاری کا جلوہ ہی اور آپکے مدفون
ہونے مین اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ بموجب وصیت کے شتر پر نعش مبارک کا صندوق
رکھدیا تھا کہ وہ جہان کو چاہے لیگیا اور بعض کمیں اور بیان کرتے ہین لیکن زروایت اول پر اکثر

اتفاق ہو بیسوین ماہ رمضان سنہ چہل ہجری نبوی صلعم کو آپ رونق بخش خلد برین ہوئے چنانچہ تاریخ وفات آپکی مشہور ہے ابن ملجم بریدفرق علی — انا للہ وانا الیہ راجعون فقط —

بیان حضرت قطب الاقطاب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

بعد شہادت حضرت شاہ ولایت کے سلسلہ خاندان والا شان چشتیہ کا خواجہ خواجگان حضرت حسن بصری سے رونق فزا ہوا اور منصب خلافت ولایت و معرفت حضرت کو ملا خواجہ صاحب نہایت متقی اور پارسا تھے اور ریاضت اور مجاہدہ سے ایکدم خالی نہ رہتے صاحب کرامات اور مستجاب دعوات تھے آپکی ذات مصدر سعادات تھی کنیت آپکی ابو محمد اور بعض ابو نصر کہتے تھے آپ تابعین مین افضل و اعظم ہین امام الحرمین بھی تھے کلام کرامت نظام آپ کا غایت فصاحت و بلاغت سے مثال کلام انبیا تھا خلاصہ آپ کی تقریر مین عین پرتو کلام معجز نظام حضرت خیر الانام نمایان ہوتا تھا عالم علم ظاہری و معنوی تھے واقف راز خفی و جلی تھے حضرت شاہ ولایت نے آپکو وہ خرقۂ فقر و ارادت کا عطا فرمایا تھا جو حضرت سید المرسلین سے حضرت کو ملا تھا اوصاف حضرت خواجہ کے بے حد و بے عد ہین مقام سلوک و وصول و فضائل جلائل اجتہاد و زہد و تقوی فقر و ورع تصرفات و تقربات و غنائم مین آپکا سرمایۂ وافی جناب باری سے ملا تھا آپ صاحب ولایت باعظمت تھے ہدایت و ارشاد مواعظ و نصائح سے لوگون کو بذل نعمت فرماتے تھے اکثر آدمیون کو ارشاد کلام سلوک و عرفان سے نرم دل کرکے واصل محبت الٰہی کرتے تھے قطع نظر ماہر نسبت علم باطنی کے علوم ظاہری مین بھی آپ کو منصب امانت حاصل تھا چنانچہ اکثر مقامات پر کتب متداولہ مین اکثر جگہ امام بصری لکھا ہے آپ کے تصرفات سے یہ چند امور مشہور ہین کہ محفل خاص مین فاسق و فاجر جاکر تائب ہوتے تھے پھر تمام عمر تمام فسق و فجور کا نہین لیتے تھے اور دنیا دار ترک دنیا کرتے تھے — نقل ہے کہ حسن بصری کو ابتدا مین نہایت مالدار تھے اور سوداگری کرتے تھے آخر ایک روز جذبۂ محبت الٰہی سے کشش کی تمام مال و متاع اپنا خدا کی راہ مین تقسیم کردیا اور قوت یک روزہ بھی نہ رکھا اور حضرت

علی کی خدمت مین رہنا اختیار کیا اور ریاضت اور مجاہدہ اس حد کو پہونچایا کہ بعد چار پانچ روز
کے افطار صوم کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مین نے خرقہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا حضرت مرتضیٰ
علی سے پایا ہے کیونکہ متابعت نکرون اور لکھا ہے کہ مشہور ہے تمکو آپکا وضو سوا نماز عشاکی
نہین گیا اور آپ سے دوا اس گروہ فقر کے تھے۔ ایک شخص نے کہا کہ حسن بصری نے یہ بزرگی کیونکر
پائی دوسرے بزرگ نے جواب سکے فرمایا کہ حسن کو ساتھ خلق کے کچھ حاجت نہین اور خلق کو حسن
کے ساتھ علم و فضل اور نصیحت اور ہدایت کی حاجت ہے نقل ہے کہ جسوقت حضرت بصری تولد
ہوئے تو روبروی حضرت عمرؓ کے لیگئے آپ نے دیکھکر فرمایا کہ اس طفل کا نام حسن رکھو کہ صورت
مین حسین ہے۔ نقل ہے کہ حالت شیرخوارگی مین حضرت بی بی ام سلمہؓ کی خدمت مین رہتے تھے
اور آپنے شیر پلایا ہے اور یہی سبب زیادہ تر بزرگی کا ہے کہ بی بی صاحبہ موصوفہ نے انکے
حق مین دعا کی ہے کہ الٰہی اس طفل کو مقتدای خلق کر اور ایسا ہی ہوا نقل ہے کہ ایک روز پیالہ
مطہرہ حضرت رسالت پناہ صلعم کا پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا خواجہ نے وہ پانی بالکل پی لیا جب
حضرت نے وہ پانی طلب کیا تو بی بی صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ پانی تو حسن پی گیا اسوقت
رسول خدا نے فرمایا کہ جسقدر اسنے پانی پیا ہے اسیقدر علم میرا اسمین سرایت کر گیا اور آپنے
ایکبار بغل مین بھی لیا ہے نقل ہے کہ آپ اکثر خاموش رہتے تھے اور باتین کم کرتے تھے
اور خلوت مین تشریف رکھتے تھے اور یہان تک رویا کرتے تھے کہ پانی آنسوؤن کا ناودان مین سے
ہوکر نکلا کرتا اور جو کوئی دریافت کرتا کہ یہ پانی کیسا ہے تو آپ فرماتے کہ یہ پانی چشم گنہگار
کا ہے اور آپ صاحب ذوق و شوق اور اہل درد تھے اور راگ اکثر سنا کرتے اور خوف خدا
بہت کیا کرتے اور جب کوئی ذکر خدا کرتا تو آپ سنکر بیہوش ہوجاتے آخر کو مبارک پر پانی
چھڑکتے جب ہوش آتا اور آپ اس حالت مین فرماتے کہ الٰہی حسن گنہگار رہا اسپر رحمت کر
اور فردائے قیامت کو شرمندہ نکر نا نقل ہے کہ ایک روز مالک دینار نے آپسے سوال کیا کہ
عقوبت عالم کیا ہے فرمایا کہ مرنا دل کا پھر سوال کیا کہ مرنا دل کا کیا ہے کہا کہ جب دنیا اور ایک

شخص نے پوچھا کہ حال ہم دنیا داروں کا کیونکر ہی آپنے فرمایا کہ لوگ جسطرح دریا مین تختہ ہون اور
کشتی شکستہ ہو نقل ہی کہ ایک روز ایک شخص نے کہا کہ فلان شخص حالت جانکنی مین ہے
فرمایا کہ بہت کہ بلکہ یون کہو کہ چند سال سے وہ شخص جانکنی مین تھا اب سے مخلصی ہوتی
ہے اور اپنی جگہ پر پہونچیگا یہان مسافرت مین تھا نقل ہی کہ ایک روز آپنے فرمایا کہ میرے
نزدیک گوسفند آدمی سے آگاہ زیادہ ہی وہ ڈرسے آواز شبانی کو سنکر چرانی سے باز رہتی ہے
اور آدمی سخن خدا بھی سنکر اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہیہات ہیہات نقل ہی کہ کسی نے
آپ سے دریافت کیا کہ مسلمانی کیا شی ہی اور مسلمان کون ہی آپنے فرمایا کہ مسلمانی کتاب
مین ہی اور مسلمان گور مین اور ارشاد کیا کہ جو شخص بعد اپنے دنیا کو دیکھنا چاہے وہ نگاہ کرے
کہ دنیا بعد اوروں کے کیونکر ہی تا سیر اپنا بھی قیاس کرے اور فرمایا کہ توریت مین لکھا
ہی کہ جسنے قناعت کی وہ بے نیاز ہو گیا اور جسنے حسد ترک کیا وہ محبوب ہوا اور جسنے
صبر کیا اسنے بزرگ داری جاوید حاصل کی اور فرمایا کہ معرفت جاوید وہ ہی کہ جلنے
مین ایک ذرہ خصوصیت نہ بیچے نقل ہی کہ آپ نے ایک روز اپنے خادم سے فرمایا کہ
برائے افطار بازار سے نان و ماہی بریان خرید کر لا خادم نے ایسا ہی کیا جب حضرت
نے غذای لطیف دیکھی نہایت تاسف سے کہا کہ درویش کو غذای لطیف سے کیا تعلق
خادم نے عرض کیا کہ خود حضور نے یہ طعام منگایا ہی اب کھانے مین تامل کس واسطے
ہے حضرت نے افسوس کر کے ایک نعرہ دل سے کیا اور مغا بیہوش ہوگئے جب ہوش مین
آئے رجوع بخلہ ہو کر عرض کی کہ خداوندا جس لیے مجھ سے گناہ کیا ہی تو عفو کر اور غذا کو مجھ سے
تا ہم اسکا خارج نفرمایا بعد از روی ندامت و تاسف ایک حلیہ بھر کچھ نہ کھایا اور معروف گریہ
ندامت رہی تا آنکہ ندا ے غیب آئی کہ اے حسن ہمنے عفو کیا اور درویشان کامل پر تجکو سروری
دی مگر فروتنی و شکستہ حالی کو ترک نکر کہ ہم انہین چیزون کو عزیز رکھتے ہین نقل ہے
کہ حضرت ایک دفعہ ایک گروہ کے ساتھ حج کو جاتے تھے راہ مین تشنگی لوگون پر

غالب ہوتی تا گمان ایک جا دو پر ہوتی کہ جدول رہتی آسپر کچھ تھا اسوقت خواجہ کامل اسبب سے
ہمراہیون سے خطاب کیا کہ مین نماز پڑھتا ہون اور تم کوئین پر پانی پیو جیا بچہ حضرت نو
مصروف نماز ہوئے اور کوئی جو جادو پر گئے تو کوئین کو آبے دیکھا سب سیراب ہوکر پانی
پیا اور کسی نے وضو کیا آخر کسی شخص نے کوتہ اندیشی سے ایک ظرف پانی اس سے بھر لیا معاً آب
جوشان تہ چاہ مین پہونچا حضرت خواجہ نے ارشاد کیا کہ ای شخص تو نے رحمت خدا پر اکتفا نہ کیا ورنہ پانی
اسیطرح ابلتا اور ہمیشہ لوگون کے کام آتا نقل ہی کہ حجاج ایک روز لشکر و حشم کثیر کے
ساتھ حضرت کی بزم مین داخل ہوا آپ نے کچھ توجہ نہ کی اور جسطرح باتین کر رہے تھے کرتے رہے
حجاج بیٹھا رہا حاضرین مین سے ایکنے یہ استغنا معائنہ کرکے کہا کہ واقع مین حسن حسن ہے
پھر حجاج اٹھا اور بازو سے خواجہ پر ہاتھ رکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ اگر دنیا مین مرد خدا
دیکھا تو حسن کو دیکھا مردان خدا ایسے ہوتے ہین نقل ہی کہ ایک شخص کو عرصہ معمر نظر آیا
آسین حجاج کو دیکھا پوچھا کہ تو کیا مانگتا ہی جواب دیا کہ جو کچھ موحد لوگ طلب کرتے ہین یہ
سخن اسلیے کہا کہ وقت نزع کہا تھا کہ مردمان تنگ حوصلہ کو دیکھا اسلیے کہ سب متفق اللفظ
یہی کہتے ہین کہ بخشش اسکی نہوگی اور تو رحیم و غفار ہے مجھپر رحم کر اور گوئندگان پر ظاہر
فرما کہ فعال لما یرید بس تیری ہی ذات پر سزاوار ہے یعنے جسکے ساتھ جو معاملہ تو چاہتا ہی
کرتا ہی جب حضرت خواجہ نے یہ بات سنی فرمایا کہ یہ کیا مقام ہی زمان آخرت تھا نجات ہوگئی
نقل ہی کہ ایک آتش پرست شمعون نام حضرت قطب الاقطاب کے ہمسایہ مین رہتا تھا آخر
شدت مرض سے حالت نزع مین مبتلا ہوا خواجہ نے یہ حال سنکر بپاس حق الجوار کے اسکے
گھر تشریف ارزانی فرمائی اور اسکے بالین پر جاکر خطاب کیا کہ ای مشرک خدا سے توبہ کر کے
اسلام لا تا ذو الجلال تجھے بخشدیگا اور بمکافات آتش پرستی جو تو بعذاب سعیر سے
تجھکو نجات ملیگی شمعون نے کہا کہ خواجہ درست فرماتے ہین مگر مین کیفیت دغیرت و وغیرہ کے
مسلمانون مین ہوتا ایک یہ کہ اہل اسلام دنیا کو برا جانتے ہین اور پھر دنیا کو مانگتے ہین اور دوست

برحق جان کر بھی سامان عقبی نہین کرتے ہے قطب الاقطاب نے فرمایا کہ یہ سچ ہے مگر اہل اسلام وحدانیت خدا کے معترف ہین لاشریک جانتے ہین اور معصیت کرتے ہین تو اسکی توبہ کے بعد متوقع آمرزش ہین اور وہ غفور الرحیم ہے بخشے گا اور تونے تمام عمر آتش پرستی مین صرف کی باانیمہ خدمت اگر ایک انگشت بھی آگ کو لگ جاے تو فوراً جلجاے اور مین خدا پرستی سے وہ طاقت رکھتا ہون کہ آتش سوزان مین ہاتھ ڈالدون تو ذرہ و نگشت بھی نہ جلے اسوقت شمعون نے کہا کہ اگر قول آپ کا مطابق واقع ہو تو مین ابھی افعال گذشتہ سے توبہ کرکے مسلمان ہوتا ہون مجھے یہ آتش موجود ہے امتحان کیجیے حضرت قطب الاقطاب ولی خدا نے بسم اللہ کہکر آگ مین ہاتھ ڈالدیا اور دیر تک اسمین رکھے رہے بعنایت الٰہی ایک بال بھی آپکے جسم مبارک کا گرم نہوا شمعون نے یہ کرامت دیکھکر کہا کہ اے خواجہ قول آپ کا درست اور دین آپ کا صحیح ہے مگر مین نے تمام عمر آتش پرستی کی ہے اب ایک دو ساعت کیواسطے یار قدیم سے کیا اعراض کرون اچھا یہ بھی عالم آخرت مین میری آمرزش کی سند کیا ہے کہ جبر ایمان مغفرت ہو مگر آپ کوئی دستاویز آمرزش آخروی مجھے لکھدین تو ابھی ایمان لاؤن فی الحال خواجہ باکمال نے ایک تحریر اسکو لکھدی اسوقت شمعون بصدق دل مشرف باسلام ہوا اور بہت گریہ کرکے حضرت سے بطور وصیت کہا کہ بعد وفات آپ اپنے ہاتھ سے مجھے غسل وکفن دین اور گور مین رکھین اور یہ بھی خط میرے کفن مین رکھدیجیے کہ بروقت ہنگام بازپرس مجھے حجت وتمسک نجات ہو یہ باتین کرکے انتقال کیا بعد وفات شمعون حضرت خواجہ نے کمال محبت سے تجہیز وتکفین کیا اور نماز پڑھی بعد فراغت اپنے مکان پر آئے اور اس مبادرت سے کمال خجل ہوئے کہ الٰہی اس گستاخی کو تو معاف فرما کہ جو آج مجھ سے سرزد ہوئی اور فرمایا کہ دنیوی بادشاہ سے ایسی دلیری نہین کیجاتی جو مین نے سلطان ارض وسما کی جناب مین کی ہے مین کون اور تحریر بحل کا کیا منصب اسی قلبجان مین خواجہ کی آنکھ لگ گئی تو خواب مین شمعون کو تاج مکلل برسر وخلعت عمدہ دربر

گلستان وجنان مین گلگشت کرتے دیکھا خواجہ نے مضمون سے پوچھا کہ حال کیا ہی اور خدا نے
معاملہ کیونکر گذرا شمعون نے کہا کہ یا خواجہ آپ کے وسیلہ سے خدائی رحیم نے میرے
گناہ بخشدیے اور جو حال کہ تم دیکھتے ہو اس سے زیادہ عیش و عشرت مجکو حاصل ہی یہ سب
آپکی بدولت ہی یہ آپکا احسان مجہپر ہی اب آپ کچھ فکر نکرین اور آسودہ خاطر رہین کہ سفارش
آپکی مقبول ہوئی اب یہ خط اپنا لیجئے مجھے حاجت نہین اسی قال و مقال مین خواجہ بیدار ہوئے
تو اسی خط پر کو بستر پایا خواجہ نے اسوقت سجدہ شکر ادا کیا اور جناب باری مین التماس
کی کہ الٰہی رحمت تیری وسیع ہے اطاعت و عبادت کے سبب پر حصر رحمت نہین محض
فضل و کرم تیرا چاہیے۔ سچ ہی کہ ستر برس کا مشرک بتہ کا معصیت شعار ایک کلمہ سے
رستگار ہوگیا تو مومن ضعیف و حقیر امیدوار فضل بیشمار کیونکہ رحمت و مغفرت سے ناکام رہ سکتا ہی
سے دوستان کجا کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری نقل ہی کہ خواجہ بہت رنگ سنتے تھے
اور سماع کو دوست رکھتے تھے اور وقت سماع وجد مین آتے آپ کا قول ہی کہ سماع اسرار
خدا مین کا ایک راز و کیفیت ہی جو ہر دل پر اثر اپنا حسب استعداد و طبیعت پہونچاتا ہی صاحب
دل اہل نسبت کو رجوع بخدا کرتا ہی اور کیفیت و ذوق و معرفت حقیقت اٹھاتا ہی فاسق
بد نہاد منکر بذائد نفس امارہ کا پابند ہوکر مردود ہوتا ہی نقل ہی کہ حضرت خواجہ ہفتہ مین
ایکبار مجلس کرکے منبر پر خطبہ پڑھتے تھے جبتک حضرت رابعہ بصری داخل محفل نہین
ہوتین منبر پر وعظ نفرماتے جب حضرت مخدومہ ولیہ تشریف لاتین اسوقت آپ
وعظ کہتے اور گریہ کثیر کرتے اور حضرت رابعہ مخدومہ کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے کہ اے
عظمت مآب عصمت قباب یہ ہنگامہ گرمی مجلس آپ کے مقدم کی برکت سے ہی لوگون نے
عرض کی کہ اے خواجہ لتنے اکابر بقدر اصلحا آپکی مجلس مین موجود ہین اور آپ انتظار مخدومہ کا
کرتے ہین اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ ہاتھیون کی خوراک چیونٹیون کے سینہ او تاری نہین
جا سکتی۔ ہر پیالہ سے ہر مرد سبحان اللہ ایک عورت کی علوم رتبت و شناسائی معرفت و فراغ

حوصلگی کو دیکھنا چاہیے کہ اُس معظمہ مقربہ کو خدا سے کیا تقرب حاصل تھا مصرع آنرا کہ براو خداد نہ
جداوند۔ نقل ہے کہ ایکبار سفر بیت اللہ مین آپ کے ایک عرصہ ایسا پایا جسکی گٹھلی زرین تھی
حضرت نے مکہ معظمہ مین پہونچکر اُس زر سے طعام نوش کیا اور تقسیم کر دیا بعد چند سے
مدینہ منورہ کو گئے وہان دیکھا کہ ابوبکر اور عمر المقری قرآن پڑھاتا ہے مقارن اس حال کی
ایک کودک مہ جمال قرآن شریف پڑھنے کو ابوعمرو کے پاس آیا معلم مذکور اس لڑکے کو خوبصورت
دیکھکر مائل ہوا اس خیانت سے ابوعمرو تمام قرآن مجید آغاز سے آخر تک حرف بحرف
بھولگیا ابوعمرو اپنی تقصیر پر متنبہ ہوکر گھبرایا اور خیال فاسد سے توبہ کی اور نادم ہوا اور
حضرت کی قدم پکڑ کر عذر تقصیر کیا اور بخشش چاہی آپکو اُسکی زاری پر رحم آیا فرمایا کہ زمانہ
حج ہی تو بھی حج کو جا بعد فراغ حج مسجد خیف مین جا وہان محراب مین ایک پیرمرد بیٹھا ہوگا
تو اُسکو سلام کرکے الگ گوشہ مین کھڑا ہو جانا اور بعد فراغ اشغال اُن بزرگ سے اپنی
سرگذشت کہنا انشاء اللہ تعالی اپنا مقصد پائیگا ابوعمرو نے فرمودہ خواجہ پر عمل کیا اور
وہان جاکر دیکھا تو ایک پیرمرد بیٹھے ہین اور انبوہ کثیر اُنکے گرد و پیش ہے ابوعمرو سلام
کرکے ایک گوشہ مین کھڑا ہوگیا جب وہ بزرگ اپنے اشغال سے فارغ ہوئے اُسی
بزرگ نورانی صورت باہر سے آئے ابوعمرو تو وہین کھڑا رہا اور پیرمرد اور سب حضار
واسطے تعظیم اُس بزرگ کے دروازہ تک گئے اور پیشوائی کرکے لائے پھر باہم دونون
کے مکالمت اور مجالست ہونے لگی جب وقت نماز آیا وہ بزرگ نورانی صورت اُٹھا
اور ساتھ ہی اوسکے تمام حضار بھی چلے گئے پیرمرد اکیلا رہگیا اُسوقت ابوعمرو کو پاس بلاکر
پوچھا اُسنے تمام اپنا واقعہ بیان کیا پیرمرد نے آسمان کیطرف دیکھا ہنوز سر نیچا نکیا
تھا کہ ابوعمرو کا مطلب حاصل ہوگیا ابوعمرو قدمون پر گرا اور شکر اس احسان کا ادا کیا پیرمرد
نے پوچھا کہ تجکو میرے پاس کسنے بھیجا تھا کہا حسن بصری نے پیرمرد نے کہا کہ افسوس
حسن بصری نے میرا پردہ فاش کیا مین رسوا ہوتا ہون اور کہا کہ تو جانتا ہے کہ یہ

شخص جو آیا تھا کون تھا ابو عمرو نے کہا کہ مین واقف نہین کہا یہ حسن بصری تھا بصرے
نماز پیشین پڑھکر یہان آتا ہی پھر یہان سے جاکر دوسری نماز وہان پڑھتا ہی پھر کہا
کہ جبکہ امام حسن بصری ہو اُسکو دوسرے کی کیا حاجت جب ایسا معین ہو تو اور سے
کیون طالب دعا و مدعا ہو نقل ہی کہ ایک شخص بزرگ خواجہ کی مسجد مین علی الصباح گیا دیکھا کہ
دروازہ مسجد بند ہی بزرگ نے دریافت حال کیواسطے درزن مین کان لگائے اندر سے آواز
معلوم ہوئی کہ خواجہ دعا مانگتے ہین اور کچھ اشخاص آمین کہتے ہین تا آنکہ روز روشن ہوا
اور دروازہ کھلا تو بزرگ نے دیکھا کہ خواجہ تنہا بیٹھے ہین نہایت حیرت مین ہوا اول
نماز ادا کرکے خواجہ سے عرض کی کہ اس ماجرای شگرف سے مجکو مطلع فرمایئے خواجہ نے
کہا کہ بشرط عدم افشای راز بیان کرتا ہون کہ ہر شب آدینہ کو یہان پریون کا گذر ہوتا ہی
مین علوم کا درس دیتا ہون بعد فراغ تعلیم و تعلم بدرگاہ الہی مین مناجات کرتا ہون اور
یہ حاضرین آمین کہتے ہین نقل ہی کہ کبھی کسی نے آنکھ اُس قطب الاقطاب کی بے گریہ
نہین دیکھی اور غایت لاغری سے استخوان آپکی ایک ایک نمایان تھین - اور مغز دماغ
تک خشک ہوگیا تھا یہان تک کہ طبیبون نے آپکی نبض دیکھی اور بہت مغموم ہوئے
اور خادم نے دریافت کیا کہ موجب اس گریہ کا کیا ہی اطبا نے کہا کہ ہمنے نبض دیکھکر
معلوم کیا کہ آپکے بدن مین بالکل خون نہین اور مغز استخوان بھی کم ہوگیا ہی پھر ایسے
شخص کی زندگی کب ہوسکتی ہے مگر قدرت خدا ہی حضرت نے نعرہ مارا اور فرمایا اے
اطبای احمق نبض عشاق کی تم کیا شناخت کرسکتے ہو حیات عوام کی اور مغز اور خون کے
سبب سے ہی اور حیات عاشقان خدا کی ذکر خدا ہی جسوقت یاد مین مشغول ہوتے ہین ہر جان کو
ہزار جان کی قوت حاصل ہوتی ہی شعر کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جان دیگر است
نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے پانچ خلیفہ تھے - خواجہ عبد الواحد - خواجہ حبیب عجمی ابن
زرین - شیخ عتبہ - شیخ محمد واسع - اور سوا انکے رابعہ بصری بھی خلفای حضرت سے ہین

رحمتہ اللہ علیہم اجمعین - نقل ہی کہ جسوقت آپنے اس عالم فانی سے طرف ملک بقا کے رحلت فرمائی اسوقت عالم غیب سے یہ آواز آئی - ان اللہ اصطفےٰ آدم و نوحاً و آل ابراہیم و آل حسن اور اسی زمانہ مین ایک شخص بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ دروازے آسمان کے کشادہ ہین اور منادی کرنیوالا منادی کرتا ہی کہ خواجہ حسن خدا کے پاس پہونچ گیا اور خدای عز وجل اس سی خوشنود ہی اور انتقال آپکا واقعہ تاریخ چہارم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۱۰ ہجری کو ہوا ہی چنانچہ تاریخ جویای آسپر شاہد ہی - قطب - اور روضۂ متبرکہ حضرت کا بصرہ سے تین کوس پر ہی - رضی اللہ تعالی عنہ

بیان حضرت خواجہ عبد الواحد قدس سرہ

یہ حضرت عمدہ خلفاے حضرت بصری سے ہین اور خرقہ فقر و ارادت انکو انہین حضرت سی پایا صاحب کشف و کرامت ماہر علم معرفت تھی اور زبدۂ اولیاے کرام اور عمدہ مشائخ عظام سے تھے اور کنیت آپکی ابی الفیض تھی اور کمیل بن زیاد سے بھی نعمت حاصل کی تھی اور خرقۂ فقر پایا تھا نقل ہی کہ حضرت ہمیشہ صائم الدہر اور قایم اللیل تھے اور بعد تین روز کے روزہ افطار فرماتے اور تین لقمہ سے زیادہ نہ کہاتے اور راگ ہمیشہ سنتے اور جب آپ خواجہ حسن بصری کے مرید ہوئے اسیوقت ترک محسوسات کیا اور جنس اور نقد اور اسباب جو کچھ آپکے پاس تھا سب خدا کی راہ مین لٹا دیا اور پھر کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ کی اور جب کبھی آپ کسی سائل یا مفلس کو کچھ دیتے تو اس ہاتھ کو پانی سے دھو ڈالتے کہ مبادا زخمی ہو جاے اور فرماتے کہ فقیر کے ہاتھ مین دنیا رکھنا ہی گویا یہ ہاتھ مجروح ہونا اور روبرو پیران عظام کے خجلت نہ ہو کیونکہ فقیر کو تہی دست اور تہی شکم اور تہی کیسہ رہنا چاہیے اور اگر ایسا نہ ہو تو مبتدی ہی اور کم ہمت ہی اور منتہی کہنا نہ چاہیے - نقل ہی کہ آپنے ارادت سے پہلے چالیس برس ریاضت اور مجاہدہ کیا ہی اور عالم متبحر تھے اور شاگردان حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ سے تھے اور ہمیشہ خلایق سے متنفر رہتے البتہ کسی اہل دل کی خبر ملتی تو اسکی ملاقات کو جاتے

مشہور ہین جانتے اور خرد و بزرگ کو آپ پہلے سلام کرتے نقل ہے کہ آپ نے ایک غلام شب
کی خدمت کیواسطے خرید کیا ایک روز آدھی رات کے وقت حضرت نے اسکو آواز دی جواب
نہ آیا اور حالانکہ دروازہ مکان کا مقفل تھا جب صبح ہوئی غلام حاضر ہوا اور چند دینار حضرت
کو دیے کہ اوسپر سورۂ اخلاص منقش تھا اور عرض کیا کہ اسیطرح ہر روز آپ دینار لیا کیجے
اور شب کو مجھے خدمت سے معاف رکھیے خواجہ نے اس بات کو قبول کیا بعد کتنی ہی دنون کے
ایک دن کچھ آدمی آئے اور انھون نے کہا کہ یا خواجہ یہ غلام آپ کا نباشی کرتا ہے اور رات کو
گورستان مین جاتا ہے حضرت نے کہا کہ آج اسکا امتحان کرونگا جسوقت شام ہوئی حضرت
خواجہ بظاہر خفتہ اور بباطن بیدار غلام کے امتحان کرنے کو اسطرح چارپائی پر پڑ رہے جب آدھی
رات آئی غلام اٹھا اور قفل کیطرف اشارہ کیا وہ فوراً کھل گیا پھر قفل کو اشارہ کیا وہ
بند ہو گیا اسی طرح دوسرے دروازہ پر صورت ہوئی خواجہ بھی پیچھے پیچھے اسکے یہ کیفیت
دیکھتے ہوئے چلے یہان تک کہ وہ قبرستان مین پہونچا اور جو لباس کہ پہنے ہوئے تھا اسکو
اتار ڈالا اور دوسرے کپڑے قبرستان مین سے نکال کر پہنے اور نماز مین مصروف ہوا اور
صبح تک نماز مین مشغول رہا آخر مناجات کی اور کہا کہ الٰہی اجرت میرے صاحب کی عنایت
کر فوراً چند دینار اوپر سے گرے اسکو اوٹھا کر مکان کی طرف چلا حضرت خواجہ نے جو یہ
حالت دیکھی نہایت حیران ہوئے اور گمان فاسد اپنے سے استغفار کی اور ارادہ کیا کہ
اسکو آزاد کرونگا اسیمین وہ غلام غائب ہو گیا اور خواجہ وہان سے واپس ہوئے کچھ دور
چلے تھے کہ انکو آدمی نظر آئے انسے دریافت کیا کہ شہر بصرہ یہانسے کتنی دور ہے انھون نے
کہا دو برس کی راہ ہے خواجہ بہت متحیر ہوئے اور سوچے کہ اب کیونکر پہونچونگا آخر
یہ کیا کہ آج تو یہین مقام کرون کل رات کو جب غلام آئیگا اسکے ہمراہ چلا جاونگا غرض
سارے دن وہین رہے جب رات ہوئی غلام حسب عادت وہان آیا اور عبادت مین
مصروف ہوا اور وقت صبح کے اسیطرح دعا کی اور دینار اسکو ملے دونون دن سکے

دینار لیکر خواجہ کے پاس آیا اور خواجہ کے روبرو رکھکر کہنے لگا کہ دونون کی اجرت حاضر ہی یہ لیجئے اور جیسا ارادہ میری نسبت کیا ہی مجکو آزاد کیجئے خواجہ نے اُسیوقت اُسکو آزاد کیا غلام نے چند سنگریزہ خواجہ کو دیے اور کہا کہ بالعوض اس احسان کہ تمنے مجکو آزاد کیا ہی یہ لیجو خواجہ نے وہ سنگریزہ لے لیے پھر خواجہ نے کہا کہ اب مجکو میرے مکان تک پہونچا دو غلام نے کہا کہ میرے قدم پر قدم رکھتے چلے آؤ خواجہ نے ایسا ہی کیا تھوڑی دیر مین بصرہ مین داخل ہوے وہ غلام غائب ہوگیا اور سنگریزہ جو خواجہ کو دیے تھے جلا آبدار ہوگئے خواجہ بہت متحیر ہوے اور ہمسایگان کو طلب کرکے کہا کہ یارو تم اُسکو نباش بتاتے تھے اور اُسکی کیفیت یہ ہے وہ سب حیران ہوئے خواجہ نے کہا کہ نباش نور تھا نباش قبور نہ تھا اب یہان سے خواجہ کے مراتب دیکھنا چاہیے کہ جس کا غلام ایسا ہو اُسکا خواجہ کس رتبہ کا ہوگا اور ایسے غلام کو اگر فخر جہان کہیے تو بجا ہے ہر مولا سے بہتر ہے اللہ ایسے غلامون کا غلام کرے سبحان اللہ جیسا چاہے وہ ہی سا گون - اور کبیر صاحب نے فرمایا ہی سچ ہی - جات بھانت نا پوچھی کوے ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے نقل ہی کہ ایکبار خواجہ مسجد مین وعظ کہتے تھے اثناے وعظ مین فرمایا کہ جو شخص مال و متاع اپنا دنیا مین راہ خدا پر صرف کرے عقبیٰ مین خداوند کریم اُسکو جنت کی نعمتون سے شناد کام کرتا ہی حور جنان سے اُسکو مواصلت ہوتی ہی اور دنیا مین اُسے محبوبہ جاودانہ کا دیدار معائنہ ہوتا ہے اتفاقیہ اُس محفل مین چار بھائی حاضر تھے ایک اُنمین سے اس وعظ کو سنکر تاثیر پذیر ہوا فوراً مجلس سے اُٹھکر گھر آیا جسقدر مال و متاع نقد و جنس تھا سب راہ خدا مین بذل فقرا و مساکین کرکے فارغ و آزاد ہوگیا پھر خواجہ کی خدمت مین آکر ماجرا عرض کیا حضرت نے اُسکو تنعم آخروی کے وعدون سے مطمئن کیا اور شغل اسم اعظم ارشاد فرمایا مرد گرامی اوقات نے اثناے شغل اسم اعظم مین ایک باغ عجیب و غریب دیکھا اُسمین ایک محل زمردین نظر آیا اور بہت سی عورتین حسینہ و جمیلہ گلگشت کنان اور خندہ زنان اُس ایوان عالیشان مین دیکھین ماہ وشون نے اس شخص کو دیکھکر

یا ہمدگر کہا کہ یہ شوہر عین المرضیہ کا ہی یہ سنکر وہ شخص قریب اُس زمرۂ حسینان ماہ تمثال کے
جاکر پوچھنے لگا کہ عین المرضیہ تم مین سے کون ہی اُنھون نے تعجب سے سنکر کہا کہ ہم کہان
اور وہ عالی درجہ کہان ہم تو عین المرضیہ کی پرستارون کی برابر بھی نہین اگر تو اُس کا
مشتاق ہی تو آگے جا وہ شخص آگے بڑھا ویسا ہی گلستان دیوان باتزئین دیکھا اُسی
طرح گروہ عورات مہ جمال دیکھکر بطور سابق پرسش کی وہان سے بھی ایسا ہی جواب پایا قدم
آگے بڑھایا چند گام چلکر ایک باغ لطیف و عمدہ دیکھا اُسمین ایک قصر عالی منزل نہایت
نفیس و پاکیزہ یاقوت سرخ کا نظر آیا وہان بہت عورتین خورشید چہر سہی قامت زیبا طلعت
دیکھین اُنکو دیکھکر حیران ہوگیا مگر دلمین جانا کہ عین المرضیہ اسی قصر مین ہوگی آخر عورتون سے
پوچھا کہ عین المرضیہ کو تم جانتی ہو اُنھون نے ادب سے کہا کہ وہ زینت خانہ اسی کاشانہ
کی ہی اور ہم اسکی پرستارین ہین یہ بشارت سنکر باغ باغ ہوگیا اور مشکوئے عالی مین
قدم رکھا دیکھا کہ ایک تخت مرصع جواہر نگار پر ایک غیرت مہر و ماہ بغایت عظمت و جاہ
بیٹھی ہے دیکھتے ہی دیکھتے دل منتظر سے صبر اور جان مشتاق سے ہوش رخصت ہونے
لگا کچھ ضبط کرکے قریب بیٹھکر نہایت بیتابی و اشتیاق شوق بڑھانے لگا عین المرضیہ نے
نہایت دلجوئی و جان نوازی سے پہلو سے منتظر کو گرم کیا اور کہا کہ اے بندۂ خدا اسقدر شوق
کی بیتابی آنے پر اضطرابی تھوڑا صبر و تحمل کر وصال ہمدگر مین کوئی پہر بھر کا عرصہ ہوگا اتنی سی
دیر کے لیے یہ بیقراری یہ بیان دلنواز سنکر دست دراز شوق کو بر جا اور وعدۂ یار پہ بر
تسکین سے بیٹھا کہ اسی اثنا مین آنکھ کھلگئی یہ سامان عیش و ہنگامہ تقرب مطلوبہ یاد آیا
خودی کو بھولکر شوق مین برنگ بسمل تڑپنے لگا اُسوقت خواجہ نے اُسکا حال سنکر
اُسکے مکان مین قدم رنجہ فرمایا کہا کیا حال ہی جواب دیا کہ جو دیکھا تھا وہین نظر ہے وہین
خیال ہی عین المرضیہ کی صورت دلکش نے آرزوے وصال مین تڑپا رکھا لمحہ لمحہ زمان فرقت
قیامت معلوم ہوتا ہے یہی جی چاہتا ہی کہ وہی باغ وہی کاشانہ وہی محبوبۂ یگانہ ہو بغیر اُس کے

ابتو ایکدم جینا نہین خواجہ نے کہا جو بیان ہو حق ہر مگر وعدہ و اقرار مطلوب بھی یاد ہے ایک پہر کے لیے استقدر مضطرب ہے تا ہم یہ سنکر مشتاق وصال نے دم لیا اور خاموش ہو بیٹھا۔ اتفاقیہ اسی روز ایک گروہ کفار نے اُس شہر پر حملہ کیا بروقت مقابلہ بہت سے کفار اشرار واصل جہنم ہوئے بقیۃ السیف فرار ہوے اکثر مسلمانون نے بھی بدرجہ شہادت پایا انھین شہیدون مین یہ شخص بھی تھا خواجہ ازبسکہ تفحص حال مین اُس شخص کے مصروف تھے بعد دریافت و جستجو نعش اُس شہید راہ خدا کی دیکھی خندان رو شگفتہ جبین پایا خواجہ نے اپنے دست مبارک سے اُسکو دفن کیا اور یہ حکایت سراسر بشارت لوگون سے بیان کی اور حساب کیا تو وقت شہادت شخص مذکور تک حسب وعدہ عالم رویا پہر بھر کا عرصہ ہوا تھا۔ نقل ہے کہ ایک دفعہ شیخ وقت خواجہ زمان ایک دریا پر گذرے دیکھا کہ وہان ایک کشتی پر ملاح لوگ اور مخلوق کو کچھ لیکر سوار کرتے ہین اور ایک جماعت درویشان تنگدست کو نہین بٹھاتے آخر اسی رد و کد مین کشتی مین کرایہ دہندگان کو بٹھا کر کشتی روان کی اور فقرا ای تہی دست ناکام دل مایوس محروم پھرے قطب المشائخین کو اُن ناموں پر رحم آیا فرمایا کہ ادھر آؤ ہم تم سب ملکر عنایت و حفاظت خدای عالم پر اتکا کر کے پایاب اُترجاوینگے اسیطرح پر کہ سطح آب پر بیٹھکر کہتے جاؤ کہ عبدالواحد نے یہ کہا ہے کہ اے دریا بحکم خدا خشک ہوجا درویشان بارادت نے دریا مین یہی عمل کیا اور جملہ گروہ فقرا صحیح و سالم بعنایت خدا و برکت توجہ شیخ پار اوترگئے کسی کو کچھ خوف و گزند نہوا۔ نقل ہے کہ ایکدن شیخ المشائخ ایک صحرا مین پہونچے وہان ایک مرد پیر عاجز و بیکس و بیمار کو دیکھا کہ دہوپ مین مجبور پڑا ہوا ہے طاقت جنبش کی نہین خواجہ کو اُسکے حال پر نظر ترحم ہوئی دعا کی کہ اُسکے سر برابر سایہ انداز ہو اُس ضعیف ناچار و مجبور نے صدمۂ آفتاب سے نجات پائی پیرمرد نے یہ کرامت شیخ معائنہ کر کے عرض کی کہ یا شیخ آپ مستجاب الدعوات ہین بس میرے لیے دعاے تندرستی فرمایئے تا کہ صحت پا کر اس صدمہ سے خلاصی پاؤن خواجہ نے حسب استدعا

پیر ضعیف دعا کی اور ثمین دعائے خواجہ پیر نحیف وشکستہ پا قوی وتوانا وتندرست ہوکر
اپنے مقام مطلوب کی جانب روانہ ہوا نقل ہی کہ ایکبار جلسۂ خواجہ باکرامت مین چند
فقرائی گرسنہ حاضر تھے بشدت گرسنگی سے تنگ ہوکر خواجہ سے استدعائی حلوے
کے واسطے نہایت اصرار کیا خواجہ نے بپاس دلجوئی درویشان شکستہ حال دعا کی
بمجرد دعا کچھ دینار جانب آسمان سے برسے شیخ نے فرمایا کہ اس دولت عطیۂ آسمانی مین سے عملی قدر کفاف
اٹھالو زیادہ قیمت حلوا سے نہ لو درویشون نے فرمودۂ شیخ پر عمل کیا بقدر احتیاج
دینار لیکر بازار سے حلوا لائے اور سب نے خوب سیر ہوکر تناول کیا مگر خواجہ نے اس حلوے
مین سے ایک لقمہ بھی نہ کھایا نقل ہی کہ ایک روز حضرت خواجہ کسی راہ مین چند فقرائے
عاجز و پریشان حال سے ملے درویشون نے خواجہ کو دیکھکر التماس کیا کہ حضرت ہم لوگ
نہایت تنگدست وگرسنہ وشکستہ حال ہین اہل وعیال ہمارے فاقہ کشی مین تنگ
ہین برائے خدا آپ دعا کیجئے کہ ہماری کشایش رزق ہو خواجہ نے فرمایا انشاء اللہ تکلیف
تمہاری رفع ہو جاویگی مگر جو ہاتھ آئے اُسکو کسی خلاف امر مین تصرف کرنا سبکو ہدایت
کی کہ اپنے مکانون کو پھر جاؤ درویش اپنے مقامات کو واپس آئے تو ہر شخص نے اپنے
گھر مین طعام لذیذ ونفیس پکتے دیکھا صاحب خانہ کو دیکھا کہ درم ودینار سے منھی بھرے
ماجرا پوچھا تو بیان کیا کہ ایک شخص خواجہ عبد الواحد ملاقاتیون مین سے ہمارے دروازہ پر آکر
یہ دینار دیکر چلا گیا درویش نے کیفیت واقعہ سنکر نہایت حیران و متعجب ہوا اور اُسی
روز سے افلاس وتنگدستی رفع ہو گئی تونگر وغنی ہوگئے اور کبھی عسرت مین مبتلا ہو
بعض نیکبخت عورتون نے یہ واقعہ اسباب تونگری سنکر اپنے شوہرون سے کہا کہ تم
بڑے کم حوصلہ تھے کہ ایسے مقبول ایزدی سے ملکر طالب دولت ودنیاوی ہوئے ایسے
مستجاب الدعوات سے تنعم وآسایش اُخروی کی درخواست کی ہوتی کہ جزاء الآباد ہی
منقول ہی کہ حضرت خواجہ رفیع الدرجات کے پانچ خلیفہ تھے خواجہ فضیل بن عیاض جو ابوالحسن

علی بن زرین و ابو یعقوب سوسی کہ جن سے سلسلہ ہی و شیخ اسمعیل البصری جو شیخ ابو النجیب سہروردی کے اصحاب مین سے تھے و شیخ نجم الدین کبری کہ اصل خرقہ انھین کی دست مبارک سے تھا اصل منسوب ہر اک کا حال بتفصیل نفحات مین مرقوم ہے اور نیز اکابر اولاد اگبرین سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اُس جناب کی خدمت سے مستعد ہوئے اور امداد اویت و عقیدت واثق سے خرقہ پہنا اور یہ اکثر دیار مین شہرت یافتہ مین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہی کہ حضرت خواجہ موصوف الصدر آخر کو بیمار ہو کر صاحب فراش ہوگئے کہ مطلق نشست و برخاست موقوف ہوئی ایک روز وقت نماز کا آیا اور خادم حاضر تھا کہ آپ وضو کراتا اُس حال مین آپنے دعا کی کہ خداوندا اتنی دیر توانائی و صحت مجھ عطا کر کہ وضو کر کے نماز پڑھوں پھر تو مالک ہی جو مشیت ہو کیجیو بمجرد دعا آپ ایسے صحیح و قوی ہوگئے کہ خود پانی بھر کے وضو کیا اور نماز نہایت فارغ البالی سے ادا کی پھر بستر بیماری پر دار ہوگئے و وہی علالت بدستور لاحق ہوگئی تا آنکہ اسی مرض الموت مین ستائیسوین ماہ صفر سنہ ایک سو ستھتر ہجری کو جہان فانی سے رحلت فرما کے عالم جاودانی ہوئے مولف نے تاریخ وفات مین فقرہ لکھا ہی او از اولیای کامل بود

بیان خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہٗ

بعد رحلت خواجہ صدر رحمۃ اللہ کے سجادہ خلافت فقر و معرفت حضرت فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہ کے جلوس سے متجلی ہوا یہ آفتاب سپہر معرفت ماہ برج عرفان و حقیقت سالک مسالک خداداتی واصل مراحل عرفان ربانی ابر مدار کشف و کرامت سحاب گوہر بار اوج مکرمت و موعظت نہایت بزرگ و باکمال و جامع الاوصاف ہوئے ہین کنیت آپکی ابو علی و بقول بعض ابو الفیض بھی ہی اسرار و معارف ایزدی مین شناسائی و یکتائی حاصل تھی مسکن آپکا کوفہ ہی اور بعض خراسانی الاصل بتاتے ہین کہتے کہ مصر مین متولد ہو کر مصر مین ہزبان خولیت رہتا ہو بعضے بخاری المولد بیان کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب آپ شیخ خرقہ

ارادت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا اور نیز آپکو شیخ
المشائخ ابی غیاث بن منصور بن معمر سلمی کوفی سے جنکو محمد حبیب نوفل مرید حبیب مطعم القرشی فیض
یافتہ رشادات حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سعادت بیعت حاصل ہوئی تھی اپنی
خلافت عطا کی تھی گویا آپ دو خاندان عالی سے استفاضہ علوم باطنی کر کے یگانہ اہل عرفان
ہوئے تھے آپکے فضائل کتب سیر مین سے یہ لکھے ہیں کہ زمانہ مین پوشش پلاس و گلیم تھی اور ہمیشہ
روزہ رکھتے تھے اور ہر وقت خوف و جلال قادر ذو الجلال سے گریہ رہتے تھے جو کوئی آپکو
دیکھتا صورت حال سے نہایت مبتلاے مصائب متصور کرتا حب کہ آپ نے
خرقہ ارادت زیب بر دوش کیا تھا اہل دنیا سے نہایت نفور رہتے جدھر اہل دنیا
آمد و شد کرتے آپ اس راہ نہ گذر کرتے اگر سہواً رہگذر عام سے گذر ہوتا تھا تو اپنا
جامۂ تن فقرا کو اس خیال سے دیدیتے کہ شاید غبار رہگذر اہل زمانہ اس پیراہن سے مس ہوا
ہوا ور مجھ کو اس نسبت سے ایک تعلق اہل دنیا سے پیدا ہوا اور حضرت صاحب وجاہت
والا رتبت و با عظمت و کرامت تھے مجاہدہ نفس کا یہ حال کہ دو دو چار چار فاقون کے بعد
افطار کر کے نہایت خوشحالی سے شکر گذاری کرتے ہر شب پانسو نفل نماز ادا کرتے ہر دن
دو کلام مجید ختم کرتے جب آپکو فاقہ ہوتا تو اس خوشی سے سو رکعت نماز پڑھتے کہ آپکا معمول
یہی تھا کہ خداوندا مجھے بیماری عنایت کر کہ نماز جماعت کے وسیلہ سے اہل دنیا سے نہ ملون
اور مین احسانمند اسکا ہون کہ میرے پاس آکر سبقت اسلام کی نکرے اور وقت مبتلا ے
رنج و بلا میرا پرسان حال ہو اور آپکو جب بخار رو تپ لاحق ہوتی تو نہایت مسرت و حنا
کی ظاہر کر کے بیان کرتے کہ واقع مین خلوت و حضوری اس سے بہتر کبھی دستیاب نہین ہوتا اور
دن کو گھر مین پوشیدہ رہتے اور فرماتے تھے جو تنہائی سے وحشت کرے اور خلقت سے
انس گیر ہو اس شخص کو سلامتی و حفاظت سے کچھ علاقہ نہین ہمیشہ مسرور و مسرت
رہتے کا نقل ہے کہ ایک شب سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت کے پاس آئے اور تمام شب

مکالمت و مجانبت مین گذرانی بعد طلبیۂ مخاطبت سفیان نے کہا کہ یہ رات عجب قاطع وحشت
تنہائی اور عجب جامع مجالست و موانست یکجائی تھی کہ نہایت اوقات خوش گذری حضرت
نے آہ سرد بھر کے کہا کہ وہ اس شب کا کیا کہنا سفیان نے کہا کیا وجہ آپنے فرمایا کہ تم اس
خیال مین تمام شب رہے کہ ایسی بات کہیں جو خواجہ کو پسند آوے اور مین اس فکر مین رہا کہ
جواب معقول و مستحسن ہو دونون مجھے خموشی و سکوت سے شب کو بیکار کھویا ای کاش کہ تنہا ہوتے
اور اپنے اپنے شغل نالہ ہای زار کر کے لذت حضوری اٹھاتے نقل ہے کہ ابتدا مین حضرت
سرخیل رہزنان و غارتگران خلق آزار تھے قطاع الطریق جو مال و متاع لوٹ کر لاتے
اول آپکے سامنے رکھتے آپ اسمین سے اپنا حصہ لے لیتے باقی یارون کو تقسیم کر دیتے اور
ہر جنس و مال غارت شدہ پر نام و نشان مالک متاع ثبت کر دیتے اتفاقیہ ایک
قافلہ پر باجمیع تابعین بنظر غارت حملہ کیا اس قافلے مین ایک قاری خوش آہنگ
یہ آیہ کریمہ پڑھ رہا تھا آیۃ الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ الی آخرہ ایا
وہ وقت نہین آیا کہ دل تمہارا غفلت سے بیدار ہو کر متوجہ بذکر خدا ہو خواجہ کو یہ تیر
سا دل پاک پر کارگر ہوا آپ پیر سے خطاب کیا کہ ای فضیل بتحقیق وہ وقت آ پہونچا کہ افعال
ذمیمہ ماضیہ سے نادم ہو کر رو براہ ہو یہ سوچکر ایک نعرہ دل شگاف کیا اور از تاسف و
خجالت مین گریان و نالان ہو کر جانب بیابان روانہ ہوئے ناگاہ راہ مین ایک کاروان
سے دوچار ہوئے وہ لوگ باہم کہتے جاتے تھے کہ اس راہ مین فضیل کے دستبرد کا بڑا خوف
ہے یہ جسارت آگے نہین بڑھ سکتا اتنے مین خواجہ نیک فطرت خوش انجام نے یہ کلام
کیا کہ ای صاحبو بشارت تمہیں دیتا ہون کہ اب تم فضیل کی ایذا رسانی سے مطمئن ہو اسنے
اعمال سے توبہ کی وہ اب تم سے ڈر کر بھاگتا ہے بعد کتنے ایک دنون کے حضرت نے
گوشہ تنہائی اختیار کیا اور خلقت کی پیوستگی سے قطع آز و ہوس بہم پہونچایا بعد ازان
جن اموال و اجناس بغارت گرفتہ پر نام ورثا ہر اموال مرقوم تھا اسکے مالکون کو بہت تلاش کر

جستجو سے وہ مال مسروق کرکے عفو خطا حاصل کیا یہانتک کہ خواجہ نے سب معیان سابقہ کو بجاجت واکرام وہ ہش لاحقہ رضامند وخوشنود کیا جملگی اہل خصومت راضی ہوئے الا ایک جہود اسیطرح دعویدار رہا اور مخاصمت سے کہا کہ میرا زر ومال زیادہ بحساب مین استقدر جو مستردہ پر قانع رضامند ہونگا تمام میرا مال آئیگا تو خوشدل سے رضامندی اپنی ظاہر کرونگا خواجہ مخاطب قوی الخصومت دیکھ کر مضطرب ہوئی اور قسم کھائی کہ زیادہ اسسے نہین ہو اور پھر منت وسماجت سے مستدعی رضامندی وبحل تقصیر کے ہوئے اسنے یہ قسم کھائی کہ مین ہرگز اپنے دعوی سے تا اخذ تمام متاع ہاتھ نہین اٹھائے گا پھر خواجہ نے طلب مدعائے قلبی مین اسرار بلیغ کیا اسوقت جہود نے کہا کہ مین خلاف سوگند کام نہین کرسکتا مگر خیر اب تو میرے گھر مین جا کر فلان ہمیانی زر اوٹھالا اور اپنے ہاتھ سے مجھے دے کہ میری قسم کو ایک حیلہ صحیح ہوجائے اور سوگند دروغ نہو حضرت خواجہ نے حسب گفتہ جہود ہمیانی خانہ جہود مین سے لاکر اسکو دی جہود نے ہمیانی کو کھولا تو پرازر زر خالص پایا پھر جہود نے کہا کہ اپنے دین کی رسم وراہ سے اول مجھکو آگاہ کر پھر مین اپنی رضامندی سے تجھکو خوشدل کرونگا خواجہ نے کہا کہ تو کسی نیت کے دیکھنے سے اسلام قبول کرتا ہے جہود نے کہا ظاہر ہے مین نے اس ہمیانی مین ریگ بھر کر امتحاناً رکھا تھا کہ مین نے توریت مقدس مین پڑھا ہے کہ ملت پیغمبر محمدی مین جسکی توبہ قبول ہوتی ہے اگر وہ شخص ریگ ہاتھ مین اٹھائے تو زر خالص ہوجائے یہی حجت کتاب مین دیکھا تھا وہ مشاہدہ آپکے ہاتھ سے ہوگیا حیف ہے کہ ابھی دولت اسلام سے ناکام رہون پس خواجہ نے شکر خدا کرکے جہود کو کلمہ تشہد تلقین کیا جہود مسلمان ہوکر خواجہ سے بہت خوش ہوا بعد اسکے حضرت قطب لوا ملین کوفہ مین آکر خدمت فیضدرجت حجت اسلام امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے مشرف ہوکر جلسہ صحبت امام مین سے اور اکثر اولیائے وقت سے ملاقات کی آخر طالب لائق ومشتاق صادق ہوکر بحسب حصول سعادت خدمت حضرت قطب اللہ قطاب خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ کوفہ سے

جانب بصرہ روانہ ہوئے قریب آئے تو حادثہ وفات حضرت خواجہ حسن بصری کی خبر سنی
حضرت فضیل اس خبر سے ملول و مغموم ہو کر زار زار رونے لگے آخر کسی شخص نے بحال بیتابی
خواجہ سے کہا اب گریہ و بکا سے کیا فائدہ مشیت الٰہی یونہین تھی مگر تم کسی طالب شائق
ہو تو اب شیخ وقت قطب المشائخ حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید خلیفہ کامل حضرت قطب الاقطاب
مغفور کے کہ درویش یگانہ و عارف زمانہ اور خرقہ یافتہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے
ہین انکی خدمت باسعادت مین حاضر ہو کر ارادت و عقیدت درست کرو انکے
پاس خواجہ حبیب عجمی ہر ہفتہ کو آتے ہین انہیں صحبت ہوتے ہین جو شخص اپنی مراد کا
انسے طلب کرتا ہو کامیاب ہوتا ہو خواجہ نے یہ مژدہ جان نواز سنکر نہایت شوق سے
عزم قدمبوسی قطب المشائخ بالجزم کیا اور ملازمت شیخ کامل سے شرفیاب ہوئے
اور طلب ہدایت کی خواجہ کامل النسب نے بغایت لطف و عنایت بطور ہدایت فرمایا کہ اے
فضیل سب چیز سے اعراض کر کے بیہوشی و خاموشی اختیار کر درویشی اسی کا نام ہے اور
معصیت گذشتہ کی ندامت و انفعال مین اوقات تلف کردہ کا ماتم برپا رکھو اور حق جل
اور ہر وقت خداوند متعال کو حاضر و ناظر جانتا رہ اب نام تیرا فرد درویشان باصفا و
محبان کامل خدا مین درج ہو گیا اور تجکو خدا نے اپنا مقبول کیا کہتے ہین کہ پھر خواجہ فضیل
کو وہ فضیلت و عظمت حاصل ہوئی کہ قطب زمانہ و واصل یگانہ ہو گئے اور بہت طالبین
و حاضرین کو دولت معرفت و خلوص سے فائز المرام فرمایا۔ فضیل بن ربیع ناقل ہے کہ
مین نے ایکبار ہمراہ ہارون رشید سفر بیت اللہ کیا جب خانہ خدا مین پہونچکر مناسک
حج سے فراغ پایا ہارون نے مجھسے خطاب کیا کہ یہان کوئی مردان خدا مین سے ہو تو اس سے
ملاقات کرین مین نے کہا البتہ عبد الرزاق مرد باخدا ہی جب ہمنے آسکی ملازمت حاصل
کی تو ہارون نے مجھسے فرمایا کہ شیخ سے پوچھو کہ کچھ قرض قبول کروگے بموجب حکم ہارون
مین نے دریافت کیا عبد الرزاق نے اقرار کیا پھر حسب الحکم ہارون کہ اس شخص باصفا کو دام

دیا گیا پھر ہارون نے کہا کہ مجھے اور اہل اللہ کے دیکھنے کی آرزو رہی مین نے کہا کہ سفیان
بن عتبہ اس مقام معظم مین نہایت گرامی اوقات ہے تا آنکہ آپ نے مجھی بعد ملازمت گفتگو کر
اول پیش آئی اور آنھون نے بھی اقبال کیا انکو بھی دام لیطو بخشین دیا پھر ہارون نے کہا اے
فضیل ابھی شوق و اشتیاق میرا باقی ہے کسی اور صاحب کمال کا حال بیان کر اسوقت
مجکو فضیل و عظمت حضرت فضیل کا یاد آیا مین نے کہا کہ ہان ایک شخص عالی منزلت صاحب عظمت
خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ اس بزرگ مقام مین قیام رکھتے ہین اُنکی زیارت
ضرور ہے ہارون نے کہا بسم اللہ آخر بنا بر ملازمت حضرت فضیل مسکن حضرت پر ہم آئے
اسوقت خواجہ باکرامت اندرون حجرہ تلاوت کلام مجید مین مصروف تھے اور یہ آیت
پڑھ رہے تھے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات
جو ہین یہ آیہ کریمہ ہارون نے سنی آنسو ملکر کہا کہ یا حضرت یہی کافی ہے جو کچھ ظہور مین آیا حق
واصل حق نے در حجرہ کھٹکا کر کہا کون ہے مین نے کہا کہ یا حضرت زیارت کو
امیر ہارون رشید آیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہین ٹھہرو میرے پاس ہارون کا کیا کام ہے ہارون
نے کہا یا حضرت مین اپنی شفاعت مین آپ سے استمداد طلب کرنے آیا ہون اور خدمت
بزرگان دین بھی لازم ہے اسوقت حضرت نے چراغ بجھا کر حجرہ کھولدیا اجازت باری
اور خود ایک گوشہ مین چھپ رہے ہارون داخل حجرہ ہوا اُسی اندھیرے مین چار طرف
ہاتھ سے حضرت کو ڈھونڈھتا تھا آخر ہارون کا ہاتھ آپ کے اندام مبارک پر جالگا بجرد
مس خواجہ معظم نے ایک نعرہ کیا کہ مین نے کبھی ایسا نرم ہاتھ نہین دیکھا اگر آتش
دوزخ سے نجات پائے ہارون یہ کلام تحذیر سنکر رونے لگا حضرت سے کہا کہ اب کچھ
آپ نصیحت و موعظت فرمایئن ارشاد کیا کہ اے امیر تیرے پدر عالی رتبت نے کہ حضرت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے استدعا سے امارت وثروت حضرت ختمی پناہ
سے کی حضرت نے ارشاد کیا کہ یا عم ایکدم طاعت حق تیری بہتر ہے ہزار برسالہ عبادت خلق سے

فرمایا الا ان الامارت یوم القیمۃ ندامۃ پھر ہارون نے کہا اے خواجہ کوئی اور کلمہ نصیحت فرمائیے
پھر حضرت نے فرمایا کہ مجھکو نہایت خوف ہی کہ ایسا روی زیبا امیر کا نار جہنم سے عذاب پائی
خدا کا خوف کر اور حق طاعت حق جہان تک ہو سکے ادا کر پھر ہارون نے کہا کہ یا شیخ کچھ
دام لینا قبول نفرمائیگا خواجہ نے فرمایا کہ مین کیا پہلے ہی دین دار پروردگار کا ہون وہی قرضہ
نہین ادا کر سکتا اور دام خلق اللہ مین کیا مبتلا ہون پھر ہارون رشید نے ہزار دینار کی تھیلی
پیش کی حضرت نے انکار کرکے فرمایا کہ اے ہارون بہا سے جواہر گرانبہای نصائح ہین ہین
کہ تو میرے ساتھ جو سلوک کرتا ہی مین تیری نجات کی تدبیر بتاؤن اور تو مجھکو مبتلا نے بلا
کرتا ہی آخر ہارون نہایت ملول و مغموم گریہ وکنان وہان سے اٹھا اور فضیل سے کہا کہ
حقیقت مین خواجہ فضیل مالک اقلیم معرفت و حقیقت ہی ابو علی رازی سے نقل ہی کہ مین
تیس برس خدمت خواجہ مین رہا مگر کبھی اس مدت مین خواجہ کو تبسم کنان وخندان ندیکھا مگر
جسدن حضرت کا فرزند نام جوار رحمت الٰہی مین واصل ہوا وہ صاحبزادہ والا نژاد
زہد و عبارت و تقوی و ورع مین وحید وقت تھا صورت واقعہ یہ ہے کہ ایک روز کعبۃ اللہ
مین قریب چاہ زمزم بیٹھے تھے کہ کسی قاری نے یہ آیت ویوم القیمۃ تری المجرمین الی
آخرہ پڑھی خواجہ سنکر نعرہ زن ہوئے اور جان آفرین کو نقد جان تسلیم کیا مین نے متعجبانہ و
متحیرانہ دریافت کیا کہ یا خواجہ اس مقام اضطراب و گریہ مین آپ کیونکر ہنستے ہین خواجہ نے
فرمایا کہ خدا جس کام کو دوست رکھے مین کیون نہ رکھون جسمین وہ خوش ہو مین کیون نہ خوش
ہون کہ اسکی مشیت کے خلاف محزون و مغموم ہون نقل ہی کہ کسی سے خواجہ نے ارشاد کیا
کہ اگر کوئی تجھسے پوچھے کہ تو خدا کو دوست رکھتا ہی چپ ہو رہو اسلیے لا و نعم جواب مین مصلحت
نہین اگر انکار دوستی سے کرے تو کفر ہوا اور اگر اقرار کرے تو دوستان حق کی خلاف
طریقت ہی نقل ہی کہ کسی نے خواجہ سے پوچھا کہ ذہن اصل کیا ہی کہا عقل پھر اسنے اصل عقل
پوچھی تو فرمایا علم ہی پھر سوال کیا کہ اصل حلم کیا ہی فرمایا کہ صبر اسلیے کہ تمام اقسام بدی کو ایک

خانہ مین جمع کیا ہی اور اُسکی کنجی دنیا کی دوستی کو بنایا ہی اور آپنے ارشاد فرمایا کہ توکل اُسکو کہتے ہین کہ سوائے خدا کے کسی سے امید نہ رکھی اور متوکل وہ ہی جسکا ظاہر و باطن سب رضا و تسلیم خدا پر مفوض ہی نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے پانچ خلیفہ تھے سلطان ابراہیم بن ادہم و شیخ محمد بایزید الشیرازی و خواجہ بشیر حانی و شیخ آبی رجاء العصاری و خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہم روایت ہی کہ حضرت خواجہ سراپا افادت سنہ ایکسو ستاسی مین تیسری ربیع الاخر کو راہگرا منزل بقا ہوئے آپ کا مرقد منور قریب خانہ کعبہ حضرت خدیجہ کبرے رضی اللہ عنہا کے روضہ کے پاس بنا ہوا ہی مؤلف کتاب نے تاریخ اُس عالیجناب کی اس عبارت مین رقم کی ہی کہ آن درجات بالہام ربانی قطب جہان بود رحمۃ اللہ علیہم۔

بیان حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہی کہ بعد رحلت حضرت خواجہ صدر خواجگی فقر و کرامت سلطان دنیا و دین مقرب حضرت رب العالمین خاقان کشور معرفت الٰہی وارائے اقلیم طریقت حضرت رسالت پناہی معدن حضرت و شہامت مخزن فیض و کرامت عارف ربانی حبیب سبحانی شبستان افروز خلوت نشینان کامل فروغ بخش محفل عزلت گزینان واصل مالک ملک فقر و رضا تارک دنیا و ما فیہا مقبول بارگاہ صمدی ممدوح مقربان حریم جناب احدی برگزیدہ عارفان مشایخ معظم و مکرم قطب زمان غوث اعظم مورد فیوض خاص حضرت خالق العالم حضرت شیخ المشایخ سلطان ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہ العزیز کی ذات والا صفات مزین و مجلی ہوئی کنیت آپکی ابو اسحاق سلسلہ نسب آپکا یون شمار بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبد اللہ بن حضرت خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق بن الخطاب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہی اطوار حقائق و معاملات دینیہ و معارف یقینیہ مین ممتاز عصر تھی آپ امام و مقبول و مستند مشائخ کبار و قطب عصر تھے ہین حضرت قطب الواصلین خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے آپنے خرقہ خلافت پایا ہی آنھین معظم سے ارادت حاصل کی ہی اور نیز

عمران موسی بن زید راعی و شیخ منصور اسلمی نے بھی خلعت خلافت سے مستعد کیا ہے مادر آئے ان
حضرت خواجہ اویس قرنی و عمر انجیلی اصحاب حضرت رسول مقبول صلعم کے بیان سے بھی آپ کو
پیراہن خلافت عطا ہوا ہے آپ کا زہد و مجاہدہ یہ تھا کہ اکثر چار چار فاقون پر افطار جنگلی ترکاری
اور میوے سے کرتے کبھی ساگ وغیرہ جو بے نمک پکاتے تھے وقت افطار کھاتے آپ کے
ارشادات مین سے تھا کہ جو شخص خدا کو دوست رکھے اسکو چاہیے کہ ترک لذات زبانی و حظائظ
نفسانی سے اپنے آپ کو بہرہ یاب رکھے و شکستگی حاصل کرے جب آپ کو فاقہ گذرتا تو
نہایت خوشی سے نماز شکرانہ ادا کرتے شب بیداری کرتے اکثر فقرا و غربا سے مجالست
رکھتے اور پیراہن کو پیوند لگاتے اور برہنہ پا رہتے کسیکے دانگ و درم لینے سے آپکو تھا
محض تھا ریاضت کثیر و مجاہدہ بلیغ سے شب و روز سروکار تھا نقل ہے کہ حضرت [illegible]
ادہم خدمت بابرکت حضرت ابو حنیفہ مین وقت عزیز کو بسر کرتے تھے چنانچہ امام والا مقام
نے حضرت کے حق مین فرمایا ہے سیدنا ابراہیم ادہم لوگون نے امام سے پوچھا کہ ابراہیم نے
سیادت کیونکر پائی فرمایا کہ ابراہیم ہمیشہ مشغول بحق اور غیر حق سے نفور ہے اور خواجہ جنید
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکی شان مین فرمایا ہے مفاتیح العلوم ابراہیم ادہم یعنی ابراہیم
ادہم کشایندۂ علوم ہے مولف کتاب کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم کی نمود و فقر و سلطانی
سلوک بھی بحقیقت ایک امر عجیبہ قدرت تماشائی عالم آفرین مین سے ہے آپکا حال کتب سیر و تواریخ
سے مفصل معلوم ہوسکتا ہے یہان حسب تناسب مقام آپ کا حال و خبر منتخب کرکے ثبت صفحات کتب
کتاب کرنا مناسب دیکھا کتب تواریخ سے مستنبط ہے کہ حضرت کے والد ادہم نام فقیر صحیح النسب
فاروقی نژاد تھے بتقریب سیاحت شہر بلخ مین پہونچکر بیرون شہر مسکن فقیرانہ بنا کر قیام گزیں
ہوئے ایک روز شہر مین بنا بر استحصال مایحتاج گئے تھے کہ اتفاقیہ وہان کے بادشاہ کی بیٹی
محافہ سلطانی مین سوار بہ تزک و حشم بیشمار باغ سے معاودت کرکے آتی تھی راہ کا انتظام
سپاہیون و نقیبون نے بدرجہ غایت کر رکھا تھا ادہم سطوت آثار سلطانی دیکھکر ایک گوشہ مین استادہ ہوے

کہ اسمین محافہ سواری اُس حجلہ نشین کاشانہ عصمت و اقبال کا قلندر شکستہ حال کے برابر سے گذرنے لگا اثنائے گذار مین تقضائے کردگار سے باد بردہ کی دست درازی سے حجاب محافہ اٹھ گیا اور پردہ سحاب حجاب سے لمعان برق جمال خاتون خورشید تمثال نمایان ہوا قلندر نے جو مورد برق آفت بنے ہوئے اور ہدف سہام زحمت ہوئے تھے گوشہ مین منتظر جان نثاری کے تھے نگاہ بے محابا آپکی رخسار قمر زان ماہ چہاردہ پر جا پڑی دیکھنا اور آفت آنی یہ تو گرفتار نخچیر تازہ صید گاہ والفت دیکھتے ہی جان و دل سے مبتلای محبت والفت خاتون مہر طلعت ہو گئے ہوش کہان کہ آغاز و انجام کی سوچین قسم کجا کہ شاہ و گدا کی تمیز و تفریق سے خودداری کرین کیا پاس دبدبہ سلطانی کہانکی سطوت سلطانی خود بادشاہ اقلیم بیخبری ہو گئے محبت کی اُبھار عشق کی تحریک سے بے دھڑک سواری کے ساتھ ساتھ ہو گئے آگے آگے شہزادی کی سواری پیچھے پیچھے مست ان قلندر کی دنبالہ دوی کی گرم بازاری اسی طرح ایوان شاہی تک پہونچی مشکوی اقبال مین شاہزادی داخل ہوئی آپ وہین ادھر ادھر جا و بیجا کھڑے ہو رہے کسی نے اُنکے حال سے تعرض نکیا فقیر قلندر سائل جانکر ٹالتے رہے آخران سوختہ آتش دیدار کی آتش نہانی نے اشتعال کیا کسی نہ کسی سے پوچھ بیٹھے کہ یہ عالیشان عمارت کسکی ہی اور محافہ مین کون سوار تھا لوگون نے کہا کہ یہ شاہ بلخ کا ایوان دولت ہی اور محافہ مین بادشاہ کی دختر نیک اختر باغ کی سیر کو گئی تھی معاودت فرما کے رونق افزاے مشکوے دولت ہوئی تم اپنا مطلب کہو وجہ پرسش کیا ہی یہ حرف دلنشین آفت خیز سنکر قلندر خاموش ہو رہا کچھ سوچ سمجھکر ضبط و صبر کو سلام کرکے بار عام سلطانی مین بے تکلف آن موجود ہوئے آنا کیا بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر سلام کیا بادشاہ نے قلندر کو اتنا بیباک دیکھکر واقعہ عجیب جانا پھر وزیر سے کہا کہ فقیر سے باعث حضوری استفسار کرو حسب الحکم وزیر اس قلندر بے پروا کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ تم چاہتے ہو کیون آئے ہو یہان تو عشق کی بدولت لگی کار خانہ تھا چھوٹتے ہی وصال مطلوب کا سوال کیا وزیر یہ کلام قضا پیام فقیر کی

زبان سے سنتے ہی تھرا گیا بجز آشفتگی مزاج و برہمی طبیعت کچھ جواب دیا اسلئے ہی قدمون
پھر کر حضور سلطان مین خاموش استادہ ہوگیا بادشاہ نے وزیر سے پوچھا کہ تو نے
قلندر سے کیا پوچھا اور کیا جواب پایا پیشگاہ سلطان مین کچھ گذارش نہ کیا ۔ بے تامل بیان
کرو وزیر نے دست بستہ عرض کیا کہ غلام نے فرمان شاہی کی تعمیل کی تابعدار ہون مگر جو سوال
نامناسب گدا سے بے ادبی کیا اسکے اظہار کی طاقت فدوی کو نہین میرے دلمین خود
اسکا بیہودہ کلام خدنگ آسا خلش گر ہو رہا ہے آتش غضب و غصہ سے سینہ جلا جاتا ہے
صولت شاہنشاہی رخصت گذارش بندہ ادب شناس منزلت وان کو کیونکر دیکر ایک
گستاخ ہرزہ سرا کی بیہودہ بیانی کو پیشگاہ سلطانی مین گذارش کرکے مزاج نازک سلطان
کو منغص کرے یہ قلندر لوگ الست ناشناسا سے داب و سطوت سلطانی ہوتے ہین دیوانہ
وار جو منھ مین آتا ہی بکا کرتے ہین یہ کیا اور اونکی بات کیا حضور اس بات کو گومگو رہنے
دین فدوی سے اسکی تکرار مین اصرار نہ فرمائین کوئی نامناسب کلام ہی معرض گذارش مین لانا
خلاف مصلحت ہی بادشاہ اعراض گذارش وزیر سے برہم ہوکر نہایت مصر ہوا حتے کہ
وزیر نے ایک پیرایہ تقریر دلپذیر مین پیام فقیر گوش گذار بادشاہ کیا ازبسکہ سلطان
گرامی نہاد درویش دوست حلیم و تامل اندیش تھا اس پیام کو سنکر نسبت والا حوصلگی
قلندر عالی نژاد تحمل و تامل فرمایا اور درویش صفا کیش کو نہایت توقیر سے قریب بٹھا کر
حسب و نسب اسکا دریافت کیا حسب بیان قلندر و آثار شمائل و خصائل سے علو فطرت
و شرافت و عظمت خاندان و رفعت دودمان قریب عقل صواب اندیش بادشاہ
انصاف کیش پایا گیا تو بادشاہ نے نہایت ملاطفت و نرمی سے کہا کہ کیا مضائقہ ہی
کچھ یہ امر بعید و غریب نہین مگر ایسے امر کا بغیر تامل و تفکر یکایک اقرار نہین ہوسکتا
دو چار روز مین اسکا جواب باصواب تمکو دیا جاویگا یہ نوید جانفزا سنکر قلندر کی جان
مین جان آگئی شاد و شاد اپنے مقام پر واپس آیا تین چار روز ہزار دقت انتظار بسر کرکے

سرشار امید و آرزو دولتخانۂ شاہی مین پہونچا بطریق اول سلام کر کے بیٹھ گیا بروقت طلب جواب سلطان نے وزیر سے علحدہ مشورت کی اور کہا کہ چونکہ فقیر کو شرافت نسب و حسب حاصل ہے اور گدا و شاہ مین ایک تعلق و نو دعلو ہی بھی یہ علاقہ میرے نزدیک درست ہونا عین مصلحت ہے اور مین عزم بالجزم کر چکا ہون کہ اس فقیر روشن ضمیر کا سوال رد نکرونگا وزیر نے اسکے خلاف عرض کر کے وجوہا مرتفعہ محظورہ خاطر سلطانی کو بیان کر کے گذارش کی ہے کہ دختر ثریا رتبت شہنشاہ فلک منزلت اور گداے فلاش بینوا کی انیس خلوت بھلا کہان فقیر کہان شاہ کشور گیر کیا نسبت کیا مناسبت کیونکر ہو کہ ایک گوہر شب چراغ کاشانہ سلطنت ایک کلبۂ تیرہ و تار بینواے شکستہ حال کی شمع بزم آرزو ہو نہایت غریب و مستعد ہے اور ملوک اطراف سنکر کیسی حقارت سلطانی کرینگے کس کس طرح کر طعنے دینگے بڑی بدنامی ہے غضب کی نافرجامی ہے بادشاہ اس ارادہ سے باز رہے ایسا کلمہ خلاف شان شاہانہ کبھی ملک والا شکوہ حق پسند نے اکثر جواب معقول دیکر صلاح وزیر کی نقض کی فرمایا کہ اس امر مین کچھ مضایقہ نہین بلکہ خوشنودی رب العالمین ہے کسلیے کہ گدا و بادشاہ سب بنی آدم ہین وبفحواے حدیث حضرت خیر الانام کل مومن اخوۃ باہم نسبت مساوات و برادری حقی ہین اسمین اعلے ادنی ایک ہین عارضی شوکت و حشمت زائلہ پر مغرور و متکی ہونا اور تفریق رتبت ظاہری مین حق ناشناسی عقل سلیم کے خلاف ہے جو ہم سو قلندر دونون برابر ہین بلکہ ازروی شرافت نسب ہمسے برتر ہین کبھی اس منشا سے نگذرونگا سواے اسکے مین نے وعدہ اس بندۂ خدا سے مستحکم کیا ہے بادشاہون کی زبان پر اعتماد ہوتا ہے کیونکر تخلف کرون خیر جو ہو ہوا تو اقرار پورا ہوگا پھر وزیر نے کار خیر مین نبش زنی کی اور کہا کہ اچھا بادشاہ اپنے وعدہ و سالم رہنے دے انکار نکرے مگر چندے صبر کرے مین ایک حکمت عملی سے فقیر کو خود اس طلب سے باز رکھونگا بادشاہ نے کہا خیر یون ہو تو کچھ اندیشہ نہین پھر وزیر نے فقیر کو الگ بلا کر اول کلمات مسرت بخش سے خورسند کیا کہا کہ مبارک ہو تمنا تمھاری

ہم لباس اجابت ہوئی بادشاہ اس معاقدت پہ راضی ہو مگر بالفعل ایک شرط پوری کرنی ہوگی
بعد اوسکے آپ اور ایوان وملک ومال شاہی سے کرم نما و فرود آکہ خانہ خانہ مست
وختر شاہ سے کتخدا ہو جاؤ گے مراد دلی آسوقت قلندر آشفتہ سر نے خوش ہو کر وزیر سے
کہا کہ اگر ایسی شرط منیک انجام ہو بسم اللہ اوسکے بیان مین کیون دیر لگاتے ہو اور محکو بی
اوقات سعی و تدبیر اسباب مدعا سے کیلئے ناکام رکھتے ہو اگر شرط یا مین کوہ بیستون کی کا
ہو تو مین پلکون سے اس مہم کو سر کرونگا اور اگر دریا ے موا‌ج کی روک تھام پر ظہور امن
مراد کا منحصر ہے تو جان و دل سے اوسکے بند وبست مین مصروف ہون بھلا وہ کونسی
مشکل ہو جو بمدد وہمت وعنایت کارساز حقیقی کے حل نہوگی بے تامل ابھی کہو وزیر نے فقیر کو
ایسا مستغنا ور محیط محبت پاکر ایک دانہ گوہر بے بہا جو یکتا و بے مثل تھا بلکہ معدن مین
اوسکا نظیر ممکن نتھا گنج خانہ شاہی مین سے لاکر دکھایا اور کہا کہ بس اس دریگانہ کو نظر لا تو
بناء گوہر مقصود کا حصر جو دیکھو یہ ایک گوہر شہوار بادشاہ کے پاس ہے اور دوسرے کے
ملنے پر شہزادی کے گوشوارہ کی تیاری مقرر ہے اگر کہین نہ کہین سے اس موتی کا جوڑا
لے آؤ تو شہزادی تمہاری زوجیت مین آجائیگی فقیر اسیوقت بسم اللہ کر کے اوٹھا
اور وزیر سے کہا انشاء اللہ اب چند روز مین لیکر آیا یہ کہکر بنا بر طلب گوہر مقصد
جادہ پیماے منازل سفر سمت دریا رخ خار ہوا آخر لب دریا پہونچکر اپنے کچکول گدائی
کو جو بشکل کشتی ہوتا ہے بار مین سے نکالکر اور اس خیال مین پر ہو کر کہ تمام آب دریا کو
اس پیمانہ کے ذریعہ سے نکالکر خالی کر دیجیے اور تہ دریا مین کوئی دریکدانہ نکال لائیے
دریا مین ڈالا اور پانی نکالنے لگا تا آنکہ صبح سے شام تک اسی شغل مین صرف اوقات
کی بلکہ کئی روز تک بے خور وخواب اس محنت مین مصروف رہا آخر بحکم خداے
لایزال حضرت خضر علیہ السلام گداے عالیمقام مذبح فرابلم کے پاس آئے اور کہا کہ
ای بندہ خدا تیری محنت ومحبت صادق وسچ وراسخ پر رضاے عزوجل کو جو سمجھا یا دریا ہمیں

مجھے بھیجا ہے اب تو اپنا مطلب بیان کر کہ ابھی حکم خدا سے مقصد تیرا حاصل ہوا ادہم یہ نوید
جان بخش سنکر نہایت خوش ہوا اور سرگرمی کار سے تھوڑی دیر ٹھہر گیا بعد شکر و سپاس
قادر برحق عرض کی کہ یا حضرت آپ مجکو اپنے شغل سے کیون باز رکھتے ہین مجھے خوف ہی
کہ جسقدر میرا حیح ہوگا اسیقدر حصول مقصد مین کوتاہی ہو گی مین نہین چاہتا کہ ایکدم
میرا لیے جستجوے مطلوب بیکار جاوے حضرت خضر علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ ای نادان
از خود رفتہ بھلا کیونکر ممکن ہی کہ ایک قلزم زخار کیل و پیمانہ کہ بھرنے سے خالی ہو جاوے اور
یہ حرکت محض باد بدست پیمودن و امواج بحر با نگشت شمردن ہی اگر تمام عمر تجھکو اسی طرح
خالی کرنے مین گذریگی تو بھی آب دریا کم ہوگا اس خیال سے باز آ اور اپنا مطلب
کہہ کہ اوسکے انجاح مین کوشش کیجاے اسوقت ادہم نے اُس برگزیدۂ جناب احدیت
سے اپنی سرگذشت مین اول سے آخر تک بیان کی یہ ماجرا سنکر خضر علیہ السلام نے نہایت
تشفی و تسلی سے ارشاد کیا کہ بس یہی آرزو مشکل ہی جسکے لیے تو اسقدر رنج عظیم اٹھا
رہا ذرا دم لے اور تماشای قدرت یزدانی کر کہ تیری تمنا سے زیادہ تجھکو گوہرہای گرانبہا
دستیاب ہوتی ہین قلندر خوش ہو کر منتظر حصول مراد ہو بیٹھا اور حضرت یہ کہکر چشم زدن
مین غائب ہوگئے لمحہ نہ گذرا تھا کہ دریای مواج کی ایک چھال لبریز صدفہای بیشمار سے
آئی اور بہت سی صدفہای پرگوہر کنارہ پر آ پڑین ساتھ اوسکے ایک ندای غیب بھی آئی
کہ ای غریق بحر اشتیاق و طلب اس دولت خداداد سے جسقدر جی چاہے اپنے دامن مراد
کو لبریز کر قلندر نے دست تمنا کو پر گوہر مراد دیکھکر جناب باری مین سجدۂ شکر ادا کیا اور
صدفون کو توڑ کر جو کھولا تو ہر ایک صدف مین سے ایک گوہر شاہوار بمقدار بیضۂ کنجشک
برآمد ہوا ہر موتی ایسا تھا کہ جسکا مثل و نظیر معدن خیال تمنائی مین متصور ہونا محال ہی
پھر خضر سلطان ادہم نے ان موتیون کو اپنی کلاہ نمدی مین چھپا کر ٹانک لیا اور شلونا دست مسافت
بعید کو شبا شب طی کر کے بلخ مین آ کر دم لیا نماز صبح بخشوع و خضوع دلی تھوڑی دیر دردولت

بسر کی تھی کہ وقت بارعام سلطانی آپہونچا تو حضرت کو ایک دم بھی توقف روز قیامت کے
برابر تھا سکوت و تامل کیجانی الغرض پنبہ وار بتحریک آتش بیقراری اپنی جا سے جست کر کے
روان دوان بارعام سلطانی مین آموجود ہوا اور بادشاہ کو سلام کر کے عرض کی کہ حسب وعدہ
مین نے کچھ گوہر دکھایا یعنی ایک سفینہ مروارید عطیہ یزدانی مین سے ایکسی جابارہ موتی بیبہا
جو سلطانی گوہر آب و تاب مین گونہ برتر ہین اٹھا لایا ہون یہ وعدہ سے افزون کیجیے
اور اپنا عہد وفا کیجیے ساتھ اس بیان کے کلام مین سے گوہر بادشاہ کے سامنے ڈالدیے
بادشاہ اس بوالعجبی کو اور انائی قدرت ایزدی کا تماشا کر کے بے اختیار دم بخود ہو گیا
حیران الہی یہ کیا سامان ہے جسکو تو عطا کرے بیدریغ عطا کرتا ہے بعد تحیر چند ساعت وزیر سے
کہا کہ ای دستگاہ اہل صفا اب کیا کرنا ہے فقیر پر تو خدا مہربان ہے جب وہ اپنے خزانہ مین سے
اتنے گوہر بے بہا بخشدے تو ہمکو ایک شہزادی کا شانہ سلطانی کو اسکے سلک ازدواج مین
منسلک کرتے ہوئے کیا دریغ کرنا چاہیے اب مناسب بلکہ انسب یہی ہے کہ ہم اپنا وعدہ وفا
کرین اسلیے کہ اب کوئی عذر و حیلہ نہین ہو سکتا اور تو بھی اسی امر کو قابل صواب سمجھ لے
اسوقت وزیر نا خدا ترس نے پھر اس مرد خدا حق مین نیش زنی کی بادشاہ سے کہا
کہ حضور کو یہ خیال خام مدنظر ہوا ہے معاملہ شاہ و گدا کونسی شان سے درست ہو سکتا ہے
نہایت خلاف مصلحت ہے اعلے و ادنی مین ہمیشہ بدنامی ہے بادشاہ کبھی بھول کر اس
ناپسندیدہ امر کا ارادہ نکرے بادشاہ نے کہا اور اسی قباحت تخلف وعدہ مجکو عظمت و
مقبولیت درویش صفا کیش سے بہت دہشت آتی ہے کہ میرے حق مین اسکی دعای
بد کرنے سے مضرت عظیم پہونچے اور پشیمانی و ندامت لبیار عائد حال ہو پھر وزیر عقرب خصال
نیش زن ہوا اور کہا کہ یہ امور محض توہمات نفسانی ہین حضور اس خیال سے
باز رہین اس کردہ کاوش بیصرفہ مین اپنی خاطر عالی کو ملامت آگین نہ فرمائین بس اب
مین نے جانا اور درویش نے آپ سے کچھ گفتگو فقیر سے نکیجیے محل مین تشریف لیجائیے

میں کچھ نہ کچھ جواب باصواب درویش ناصواب اندیش کو دونگا اور پھر اس سوال سے
اس دریدہ دہن کو مقطوع اللسان کر دونگا بادشاہ اس تقریر وزیر سے ناچار ہو کر
داخل ایوان دولت ہو گیا معاملہ درویش وزیر پر مفوض ہوا اسوقت وزیر نے
فقیر کو بیکس و یار پا کر نہایت تعزیر و تخویف سے مخاطب کیا کہ اے نادان بےادب
گستاخ تمنا اں تیری بساط اور لیاقت سے بعید از بعید ہے بھلا تجھ سے قلاش و کم معاش
بے حقیقت سے دختر بادشاہ جمجاہ کیونکر منعقد ہو سکتی ہے یہ کبھی نہو گا بہتر یہ ہے کہ اپنی
جان کی خیر غنیمت سمجھکر یہاں سے اٹھ جا اور کسی گوشہ میں دم کو لیکر بیٹھ رہ یہ بھی عین
عدالت سلطانی ہے کہ تجکو ایسے نامناسب سوال پر بندگان شاہی نے سزای گردن زنی سے
محفوظ رکھا بس اسی میں خیر ہے کہ اس بارگاہ سے نکلجا فقیر یہ ناسزا گفتار سنکر بہت آشفتہ
ہوا اور کہا کہ ای ظالم ناحق نشناس زشت اساس خدا سے ڈر کر کلام کر کیا یاد نہیں کہ
بادشاہ اور تونے خدای حاضر و ناظر کو اس وعدہ میں درمیان دیا تھا اگر تو خدا کو بھول
گیا تو معاذ اللہ خدا تو تیری خلاف وعدگی پر اپنے انصاف کو نہیں بھولا دیکھ قادر توانا
بڑا زبردست ہے تیرے دست تعدی کو اس ناتوان آزاری پر بات کرتے ہی توڑ ڈالے
تو کچھ عجب نہیں بہتر یہی ہے کہ جس زبان سے جو کہا تھا وہی اقرار پورا کر وزیر اس بیان
تقریر فقیر سے نہایت برہم و غضبناک ہوا جوش غضب میں چوبداران ناخوش سیرت
و صورت کو اشارہ زد و کوب فقیر کا کیا یہ نسناس تو مردم ناشناسی پر آمادہ مردم آزاری
تھے ہی بمجرد حکم زد و ضرب درویش میں ہاتھ پاؤں ہلانے لگے اور فقیر کو خوب مار پیٹ
کر دیوان سلطانی سے باہر نکال دیا اور پاسبانوں کو تاکید کی کہ درویش یہاں کبھی
نہ آنے پائے آخر قلندر مایوس مغموم ہو کر نالان و گریہ اپنے کلبۂ احزان میں وزیر بادشاہ
کی جان کو صبر کر کے بیٹھ گیا اور زار زار یا دیار میں رونے لگا بمقتضائے شعر آتش
سوزان نکند بر سپند آنچہ کند درد دل ہر دمند فقیر شکستہ مجبور کی آہ نے اثر کیا پرچاقی

صاعقہ ہوکر حاصل رہزن گار شہر یار پر گر ہی پڑا اور سب سامان مسرت و نشاط سلطان کو جلا کر خاک سیاہ
سیاہ اور جہان چشم پادشاہ مین تیرہ و تار کر دیا یعنی اُدھر تو گدا سے ناچار عاشق زار
پر غلام شاہی کے دست تعدی سے سوے عذاب حرمان و ناکامی صدمہ آزار جسمانی گذرا اور ادھر
سطوت عشق نیرنگ نما کرشمہ نمائی سو دختر سلطان کو ناگہانی درد شکم ایسا عارض ہوا
کہ اُسکے صدمے سے چشم زدن مین طائر جان نازنین قفس عنصری سے پرواز گیا یکایک
اس سانحہ جانگداز عبرت نما سے حرم شاہی مین فغان محشری کا سامان برپا ہو گیا
بادشاہ نے اس صدمے سے متغیر الحال ہو کر وزیر کو طلب کیا اور بہزار ملامت و نفرین
اسکو معاتب و مخاطب کیا کہ ای مردک بدکیش آخر تیری بدطینتی و نیش زنی ہمارے
حق مین زہر قاتل ہو گئی دیکھا تو نے کہ فقیر گرامی اوقات کی دل آزاری نے کیا رنگ
دکھایا ہمکو کیونکر خاک مین ملایا خیر اب تو روی نحس اپنا مجکو نہ دکھا غرض بہر حال اُسی
عالم بدحالی مین سامان ناگزیر تجہیز و تکفین موتی مہیا کر کے اُس ناز پروردہ آغوش
عظمت و تربت شاہی کو تا لب گور پہونچا کر سپرد مادر زمین کیا جس مقام پر کہ
اُس چشم و چراغ کاشانہ دولت کو مدفون کیا گیا وہان بحکم شاہی سراپردہ اور قناتین
نصب کی گئین فرش شاہانہ بچھ گیا کنول روشن ہو گئے عود و عنبر جلنے لگا ایک جماعت
قران خوانونکی تلاوت قرآن مین مصروف ہو گئی اُس شب کو چراغان و قنادیل کی کثرت
روشنی سے دن کی تابناکی ہویدا ہونے لگی اسیطرح پاسبان و نگاہبان بنابر منع گذر
بیگانہ گرد اگرد خرگاہ ماتمی بیٹھ گئے کہ آدمی تو کیا ہوا کو یکایک گذر دشوار ہو گیا یہان
تو یہ سامان تھا اور ادھر گدای ماتم زدہ پہلے ہی دل آگاہ خبر رسان سے بیتاب و مضطرب
تھا اسپر صدمہ جان فرسا قایم گوش ہو گئی جیتے جی مر گیا آخر تڑپ تڑپ کر دن کو شب
تک پہونچایا جب نصف شب ہوئی اور مشیت یزدانی نے چشم و گوش متعینان سپاہی
کو سوزن غفلت خواب سنگین سے دیا تو عاشق ہوش و حواس باختہ گدا ان پہاوبا الیہ بعد

مدفن معشوقہ کے قریب آ پہونچا اور غفلت پاسبانان از خود فراموشی سے فرصت وقت پاکر
قبر دلدار پر آیا اور کندش لحد مین مصروف ہوا جب قبر کھودی تو نعش مطلوبہ کا صندوق
باضطراب و توانائی عشق زور فرمایا باہر نکال لایا اور دبے پانوٴن وہان سے لیکر اپنے
جھونپڑے مین لیگیا وہان لیجا کر چراغ روشن کرکے جبکہ یار صندوق سے باہر نکالا اور
دیوار کے سہارے لگا کر بٹھلایا کمال شوق کی بیتابی سے تکتا رہا ۔ وہ مرد دلدادہ مین ہیجان و
دل مصروف ہوا تا آنکہ قریب ایک پہر کے اسی نظارۂ حسرت و تماشا سے مفرط مین گذرا
ہوگا کہ قدرت خدای کارساز بندہ نواز سے محنت محبت صادق عاشق نے یہ رنگ
کامیابی دکھایا کہ قضارا ایک حکیم فلاطون منش کسی طرف سے بارادۂ ملازمت سلطانی
وارد شہر ہونے کو اسوقت دروازۂ قلعہ پر پہونچا مہابان دروازہ بند تھا حکیم یہ دیکھکر
حیران و درماندہ چار طرف سہارا ڈھونڈنے لگا دیکھتے دیکھتے چراغ کلبۂ گدا کی روشنی جو ایک
طرف دیکھی تو حکیم نے غنیمت جانکر ادھر کی راہ لی جب قریب کلبۂ فقیر آیا تو یہان فقیر
بگمان پاسبانان شاہی خوف مبادرت ناشایان سے گھبرا کر کسی گوشہ مین جا چھپا
اور حکیم بے دھڑک شانہ فقیر کو خالی پاکر بے تکلف اندر آیا یہان پر ماجرا حیرت انگیز دیکھکر
قدرت خدا کی اعجوبہ نمائی و حسن آرائی سے استعجاب کرکے ایک لحظہ تو ساکت و ششدر
رہگیا پھر ایک طلعت زیبا و صورت مہ لقا کو نقش دیوار بستہ بنظر غائر معاینہ کیا ساتھ
ہی ترحم کرکے آثار تشخیص مرض بھی دل مین سایہ انداز ہوئے اور جسد ظاہر مردہ کو حقیقتہً زندہ
واقعی سمجھکر متوجہ تدبیر علاج ہوا یقین ہوگیا کہ اسکو سکتہ ہوگیا ہے ۔ اسوقت ایک نشتر
جیب مین نکالکر کسی مخصوص رگ کو کھولا چند قطرۂ خون کے نکلتے ہی شہزادی نے خواب
عدم سے آنکھین کھولدین اور معالج بیگانہ کو کلبۂ خانہ بیگانہ مین اپنا جلیس و انیس
دیکھکر منہ ڈھانپ لیا اور کہا کہ ای شخص یہ کیا ماجرا ہے تو کون اور یہ کلبۂ تنگ و تاریک کیسا اور مین کہان
آگئی حکیم نے واقعہ حیرت افزا کو حسب الاستفسار و للازم الاظہار جانکر جواب دیا کہ ای دختر نیک اختر

مجھکو اس حال کی خبر نہین تھی مین تو اپنے شہر سے اس شہر مین داخل ہونے کو آیا تھا ہرت
در شہر بند پایا یہان روشنی دیکھکر چلا آیا تو تجھکو اس حال مین مردہ سا دیکھکر مرض سلکہ
تشخیص کرکے معالج مرض ہوا خدا تعالیٰ نے تجھکو افاقہ مرض سے دیا اور تجھکو خدا ے
توانا نے صحیح و سالم کردیا مین اسی قدر واقف ہون اب تو اپنی سرگذشت سے
مطلع کر یہان یہ حرف و حکایت درمیان تھی کہ ادہم نے دروازہ سے جھانک کر تماشائے
قدرت خالق توانا کیا تو نقش مدعا کو درست پایا سبحان اللہ و جل جلالہ کرتا ہوا بیتابانہ
نہایت مسرت و اشتیاق سے اندرون خانہ آیا اور حکیم لقمان سیرت فرشتہ صورت
کو مؤدبانہ سلام کرکے برابر حکیم کے بیٹھ گیا حکیم نے اس خانہ بدوش کو صاحب خانہ
جانکر استفسار حال کیا اوسوقت ادہم نے من اولہ الی آخرہ تمام سرگذشت راست
بے کم و کاست بیان کی حکیم تھوڑی دیر متحیر ہو کر فقیر کی دلدہی و تشفی کرنے لگا بعد اوسکی
اسی جلسہ مین مناکحت اُن دونون کی حسب تراضی ترفین کردی صبح ہوئی تو
حکیم وہان سے شہر مین آیا اور یہ دونون وہین مقیم و مسکن گزین رہے آخر چند
روز بعد ایک طفل عالی گہر پاک سیرت نیکو سیرت صاحب جمال پیدا ہوا ابراہیم
نام رکھا جبکہ وہ چند سال کا ہوا تو ادہم نے مکتب مین بٹھایا اور ہمہ تن تعلیم
یابی فرزند مین صرف ہمت کی اسیطرح ایک دو زمانہ بسر ہوا ایک روز بادشاہ اُس
مکتب کی طرف سے جہان ابراہیم پڑھتے تھے گذرنے لگا تو اطفال کو پڑھتے ہوئے
دیکھا بادشاہ نے حسب عادت مقررہ کہ ہر مکتب کے اطفال کو چھٹی دلوا دیتا تھا اور معلم کو
بذل نقود و شادکام کرتا تھا اس مکتب کے لڑکون کو بھی سامنے بلوا کر رہائی دی
جب اُن کودکون مین ابراہیم آئے تو اُنکے ناصیہ جاہ و جلال و حسن جمال سے بادشاہ
کو انوار فرخی و سعادت مشاہدہ ہوئے بے اختیار شفقت و محبت سلطانی جوش زن
ہوئی بادشاہ نے اُسیوقت اُن سلطان اقالیم فضائل کو گود مین اُٹھا لیا اور اُنکا و

شمائل مین مشابہ اپنی دختر سے دیکھکر جوش کر جوش سے بہت پیار کیا اور معلم کو بلا کر بہت
کچھ دیا اور حال طفل پوچھا اسنے کہا مین اسقدر جانتا ہون کہ اسکا باپ ایک قلندر بابرکت
صبح کو اپنے ساتھ یہان لاتا ہے شام کو وقت خلاصی اطفال آپ ہی آکر ساتھ لیجاتا یہ سنکر
بادشاہ نے ابراہیم کو اپنے گھوڑے پر بٹھا کر اپنے ایوان دولت کی طرف رخ کیا اور معلم سے
کہا کہ جب فقیر مذکور آئے تو یہ حال کہکر اسے ہمارے پاس بھیجدیجیو معلم نے بتعمیل حکم
شاہی مین مجال سرتابی نہ دیکھی فرمان واجب الاذعان بجان ودل قبول کیا بادشاہ ابراہیم
کو لیکر داخل محل ہوا اور اپنی زوجہ مادر دختر مردہ کو دکھایا بانوی سلطان نے اس
صاحبزادی کی شکل وشمائل کو دیکھکر اپنی بیٹی سے ملتا ہوا پایا بے اختیار گلے سے لگایا
نہایت شفقت مادری و پدری سے فرزند جگر بند اپنے پہلو مین جاگزین کیا ادھر جب
معلم کے پاس قلندر وقت معہود پر آیا فرزند کو نہ پایا اسکے تفحص حال سے پہلے معلم نے
کیفیت واقعہ بیان کی ادہم و توقف حال سے آگاہ ہو کر باطمینان تمام قصر بادشاہ عالیمقام
کیطرف روانہ ہوئے اور حضور شاہ مین پہونچے اور بادشاہ کو اپنے فرزند کے ساتھ جلوہ آرائے
مسند دولت پایا بنہایت پاس ادب بادشاہ کو سلام کر کے وہین ٹھہر گئے بادشاہ
قلندر کو دیکھتے ہی پہچان گیا نہایت عظمت وتوقیر سے پاس بٹھا کر باعث حضوری پوچھا
ادہم نے کہا کہ میرے دلبند کو آپ لے آئے ہین اوسکے لینے کو آیا ہون مین لمحہ اسکی
مفارقت گوارا نہیں کر سکتا اور مجھسے بڑھکر اوسکی والدہ اسکی عاشق ہے اگر ایک
ساعت لینے وقت معین سے دیر لگجائیگی تو اسکے صدمۂ مہجوری مین ہلاکت کا گمان
ہے اسوقت بادشاہ نے کہا کہ ماں کا نام ونشان کیا ہے ادہم نے دلیرانہ تمام حال
بیان کیا پھر تو بادشاہ نے اس نوید سے جان تازہ پائی اور حصائیہ بشارت روح افزا
اپنی بی بی کو سنائی وہ سنکر نہایت شادمان ہوئی اسیوقت بیٹی سے ملنے بر آمادہ
و مستعد ہوئی آخر بادشاہ اور زوجۂ سلطان اور ابراہیم ادہم کے ساتھ خسرا ادہم پر آئے

ادھر دختر شاہ بھی اپنے والدین کے دیدار کی مشتاق تھی ان باپ بیٹے کے ملنے ہی پہلے تو گویا پھر
شادی کا ہنگامہ گرم کیا اور پھر سب نے نہایت خوشحالی سے جناب عزاسمہ کا شکر جان بخشی ادا
کیا پھر بادشاہ وہان سے مع دختر و داماد اپنے دولتکدہ مین آیا اور تمام عمدہ مال و متاع سلطنت
یعنی چشم و چراغ دودمان سلطنت و جلالت کو اسکے سپرد کر دیا اور ناز و نعم سے انکی
پرورش کرنے لگا حضرت ادہم تو اپنی گلیم قلندری ہی پر ہزار سلطنت کا خط اور ٹھاٹ رکھتے
کچھ تمول و تحشم دنیاوی پر ملتفت نہوئے اسی لباس فقر مین رشک قیصری و فغفوری
رہے اور اپنے فقر کو ایک گوشۂ اطمینان پر نظر مین ترقی دیتے رہے بادشاہ ذکہ سوا اسی
دختر کے اور کوئی فرزند نرکھتا تھا اپنے نواسے کو بجای فرزند صلبی مغتنم جانا اور اپنا ولیعہد
کیا اسی عالم مین یہ پاک نژاد دانا سرشت اپنی کاملیت فطرت و فطانت سے رسوم
و قواعد حکمرانی و ملکداری و معدلت شعاری اس طریقہ شایان پر ادا فرماتے تھے کہ اس سے
زیادہ متصور نہین ہوسکتا آخر بعد چند ایام بادشاہ نیک انجام نے عالم خاکدانی
سے رایت رحلت اٹھایا اور ملک جاودانی مین قیام ابدی اختیار کیا بجای بادشاہ مرحوم
ابراہیم فرمانروای مملکت ہوئے اور قوانین فرمانروائی کو نہایت خوبی سے انجام دیا مگر مقتضای
کل شی یرجع الی اصلہ اس بادشاہی ظاہری مین ضبط اہم باطنی کو بدل و جان بطریقہ
مستحسن ادا فرماتے تھے اکثر اوقات ذکر و اشغال الٰہی تعظیم و تکریم درویشان کامل ہنگامہ خلوت
و جلوت گرم کرتی تھی الغرض ریاست شاہی نعمت فقر عارفان حق شناس کی کفش برداری
دیا ہوسی جناب اشغال فرمایا تھا آخر ایک روز یہ بادشاہ معرفت پناہ اپنے شبستان دولت
مین بنہایت حصول اسباب جمعیت تخت سلطنت پر خواب نوشین فرما رہے تھے کہ ناگاہ
بالای سقف دلنشین پر کچھ کھٹکا پاؤن کی آہٹ کا زور سے معلوم ہوا اور اس صدای
ناخوش سے بادشاہ نے بیدار ہوکر آواز دی کہ کون شخص ہے یہان کیا کرتا ہے جواب دیا
کہ ہمارا ایک شتر جاتا رہا ہے اسکو ڈھونڈھتے پھرتے ہین انہون نے تعجب کیا کہ سلطان کے محل کی چھت پر دکھائی

بیخبر و مغرور اے عقل بھلا کجا ایوان شاہی کا بام اور کہاں اشتر گم شدہ کی تلاش کوئی
عقل کی بات کرو چلو اپنا رستہ لو پھر جوئندہ باخبر نے یہ مختصر جواب باصواب عبرت نما دیا
کہ ای بیخبر نادان تو جو بادشاہی مین فقر و درویشی کا دم بھرتا ہے آزادی و حق جوئی کو بدنام
کرتا ہے اس سے بڑھکر نادانی و نافہمی کیا ہوگی کہان بادشاہی اور کہان گدائی تجھکو سرائے
شاہی مین اونٹ کا آنا تو ایسا دشوار معلوم ہوا قدرت خدا سے یہ امر تو محال نہین مگر
یہ مشکل ہے کہ تو مشکدے دولت مین باہمہ سرمستی عیش و عشرت و سرشاری خواب طالب
خدا ہوسکے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ پھر پوچھا مالک خانہ کون ہے بادشاہ
نے کہا مین سلطان بلخ پھر پوچھا کہ تجھسے پہلے کون تھا بادشاہ نے کہا کہ فلان
بادشاہ و چند اہل حکومت سابقہ کے نام بتانے کے بعد اس ہادی غیب نے کہا ای بادشاہ
غافل بھلا یہ تو کہ جب اگلون نے اپنی اپنی نوبت سے اس حکومت و مملکت کو یونہین برتا
اور چھوڑا تو تجھکو بھی قیام نہین ہے پھر کسی اعتماد پر اپنے اس ملک و مال کو قرار دیتا ہے
اور بادشاہی بلخ اپنے سے منسوب کرتا ہے غرض تجھسے بڑھکر غافل و بیہوش کون ہوگا۔
سلطان معارف نشان کو یہ کلمات نہایت موثر و عبرت بخش معلوم ہوئے اور اسی
وقت سے ترک سلطنت کرکے تلاش نعمت فقر مین جادہ نوردی صحرائے لق و دق اختیار کی
آخر قطع راہ کو بیابان کرتے ہوئے ایک چرواہے سے ملاقی ہوئے آپنے اپنا لباس اسکی
پوشش نمدے سے بدل کر لیا اس مقام سے سواد مرو مین آئے اور پھر جوار نیشاپور کے
ایک غار صحرا مین سکونت اختیار کی وہان طریقہ ہیزم کشی مین اپنی قوت بسری اسطرح
کرتے رہے کہ نصف قیمت ہیزم مین اپنا گذارہ کرتے تھے اور نصف قیمت مساکین
کو دیتے تھے شہر مین آکر ہر جمعہ کی نماز مین شریک ہوتے تھے اور پھر اسی غار مین
شب و روز سکونت فرماتے تھے آخر وہان سے مکہ معظمہ مین آکر حج سے مشرف ہوئے
وہین حضرت قطب ابو اصلین خواجہ فضیل بن عیاض کی خدمت مین اکتساب ارادت و فقر و

سعادت کونین حاصل کرکے گوہر مقصود وصول وکمال سے کامیاب ہوئے نقل ہے کہ قبل
از ترک اسباب سلطنت آپ کے بعض شاہی ملبوس مثل انگشتری وتکمہ لعل و ترکش وغیرہ
نے آپ سے کہا کہ ای بادشاہ تمکو تزئین دنیاوی کے لیے خدا نے نہین خلق کیا ہے بلکہ امور عظیم
دینی آپ سے متعلق ہونگے اور ویسا ہی ایک ہوئے موافق تے آپ سے کلام
کیا ایسی واردات سے آپ سمجھتے تا ہنگام عالم ظہور مین سب امور کا ظہور دیکھا نقل ہے کہ جب
حضرت نے ترک سلطنت کرکے ویرانہ نشینی اختیار کی تھی اسی ایام مین ایک روز
ایک مقام پر آواز نوبت اپنے فرزندون کے نام پر ہوتی سنی آپ نے تحسر خیال کیا
کہ ایک روز یہی نوبت میرے نام پر بجتی تھی اب میرے فرزندون کے نام کی نوبت ہے
اسی وقت بپاسداری خاطر خواجہ بحکم خداوند عالم طبقات افلاک پر شادیانہ نوبت بجنے
لگا خواجہ نے یہ آواز غیبی سنکر انعام ایزدی کا شکر کیا نقل ہے کہ حضرت خواجہ نے بعد
ترک مملکت سیر کرتا ایک چشمہ پر وارد ہوئے لب چشمہ پر ایک زاہد متوکل رہتا تھا
غیب سے اسکے لیے ایک طبق طعام آتا تھا وہان خواجہ نے قیام کیا تمام روز مکالمت ومکالمت
زاہد مین صرف کیا شام کو بطریقہ معہود زاہد کے لیے وہی مقررہ طبق آیا اور سلطان کے
واسطے دو طبق نعمات الوان کے آئے زاہد نے رشک سے جناب باری مین عرض کی
کہ خداوند مجھے زاہد توکل گزین دیرین کے لیے تو وہی طبق معلوم اور چار روز کے
مہمان کیواسطے یہ کچھ سامان غیب سے ہدایت ہوئی کہ تو جس حیثیت کا آدمی تھا اب عالم
توکل مین بھی وہی ملتا ہے اور یہ شخص ہمارے نام پر سلطنت کو چھوڑ بیٹھا ہے اسکی نسبت
تو یہ بھی کم سے کم ہے سوا اسکے ہمکو اپنے مخصوصون ایک راز واسرار ہے اسمین دوسرے
کو کیا دخل تجھکو اسمین رشک کرنا محض اپنے حق مین بدانجامی ہے نقل ہے کہ حضرت
سلطنت چھوڑکر جو صحرا مین جاتے تھے ناگہان ایک روز ایک پیر مرد نورانی صورت
آپ سے ملاقی ہوئے اور اسم اعظم جو کاشف اسرار ارضی وسماوی تھا آپ کو تعلیم کیا اسکی برکت

خواجہ کو مکاشفہ عظیم حاصل ہوا پھر حضرت خضر علیہ السلام نے خواجہ کے پاس آکر کہا کہ اے
ابراہیم خوشا نصیب کہ تجھکو میرے بھائی الیاس نے اسم اعظم بتایا تو اوسکی مداومت
کر مطالب حقیقت بالکل تجھکو منکشف ہونگے نقل ہے کہ حضرت خواجہ کہیں جا رہے تھے کہ معظمہ
سے پشتارہ ہیزم سر پر لیے ہوئے کھڑے تھے اتفاقاً کوئی شخص بلخی آشنا سا آپکا ملا اور کہا
کہ ابراہیم سلطنت چھوڑ کے کیا پایا آپ نے بار ہیزم سر سے پھینک کر ہاتھ مارا دیکھا
تو تمام انبار طلا سے خالص کا تھا پھر فرمایا کہ دیکھا نام شوم بلخ سے تو آج میرا قوت حلال
بھی تلف ہوا اور یہ دولت نمایاں ایک شمہ بدل ترک بلخ ہے بغور دیکھ کہ کہاں وہ حکومت
اور کہاں یہ نعمت ہای بیقیاس۔ نقل ہے کہ ایک شب بحال سکونت غار بموسم سرماے
شدید میں پاشاہی خواب آپکو احتلام ہوا اسی وقت آپ اٹھے اور ارادہ غسل میں چشمہ
یخ بستہ پر آئے برف کو توڑ کر اس پانی سے غسل کیا اور نماز ادا کی مگر سردی
نوبت ہلاکت کی دلمیں محسوس ہوا کہ پوستین یا آتش ہوتی تو اس وقت کام آتی اسی خیال
میں آپ سو گئے سونے میں بحکم غیبی ایک اژدہا آپکے جسم سے تمام لپٹ گیا اور
آپکا جسم گرم ہو گیا بروقت بیداری یہ حال دیکھکر جناب باری میں عرض کی کہ خداوندا
مجھکو سردی کی زحمت سے بوسیلہ بھیجنے اژدہا بچایا اب اس بلای مہیب سے میرے
جسم کو نجات دے اسی وقت اژدہا بدن شریف سے جدا ہو کر آپکے قدموں پر سر
رکھکر غائب ہو گیا نقل ہے کہ خواجہ اپنی قوت بسری گھاس بیچ کر کرتے رہتے اسی
انبار گیاہ کی قیمت میں اپنا قوت کرتے اور فقرا کو دیکر دن کو روزہ رکھتے تمام شب عبادت
وریاضت میں بسر کرتے خواب نہ فرماتے کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ کبھی رات کو نہیں
سوتے فرمایا کہ جو عاشق کہ یاد میں ہر وقت مصروف ہو اسکو خواب سے کیا علاقہ ہے تمام شب حق
جلیل وجمیل کا خیال ہے خواب وغفلت کا گذرا چشم تصور میں محال ہے نقل ہے کہ ایک دفعہ
شیخ ابو سعید ابو الخیر بنیت زیارت خواجہ علیہ الرحمۃ آپکی قیام گاہ پر آئے اتفاقیہ حضرت

زمانہ مین کہ تشریف فرما ہوتے تھے جس غار مین آپ رہتے تھے حضرت خواجہ ابو سعید کو ایسی
نسیم روح افزا و نکہت مشک آسا آئی کہ اسکو سونگھکر حضرت خواجہ موصوف نے درود
پڑھکر فرمایا کہ یہ غار اگر انبار مشک و عنبر سے پاٹا جاتا تو بھی ایسی خوشبو نہ دیتا جیسا اس جوانمرد
کی تاثیر سکونت سے معطر ہے نقل ہے کہ حضرت خواجہ ایک دفعہ بیت المقدس
مین تھے وہان کے خادم کسی کو وہان شب باش نہونے دیتے تھے آپ ایک بوریے مین
بیٹھنے کے لئے لپیٹ کر چھپ رہے موکلان بیت شریف دروازہ کو قفل لگا کر چلے گئے
ناگہان خود بخود دروازہ کھلا اور ایک پیر مہر سیما چالیس متنفس با برکت کے ساتھ مقام
مبارک مین آکر نماز ادا کرکے خود پشت بمحراب راست فرما کر بیٹھے اور ساتھ والونکو سامنے
بٹھا کر مشغول مکالمت و مخاطبت ہوئے جماعت مین سے کسی نے کہا کہ یہان آج کوئی مہمان ہے
پیر متبرک انفاس نے مسکرا کر کہا کہ ابراہیم بن ادہم ہے مگر چالیس روز سے عبادت کا
ذوق کا مینٹھی اسکو حاصل نہین یہ باتین سنکر خواجہ بوریے سے نکلے اور پیر کو سلام
کرکے کہا یا شیخ جو کہا سچ ہے مگر وجہ بے حلاوتی عبادت کی نہین معلوم ہوتی پیر نے فرمایا کہ
ایک روز بصرہ مین خرما فروش کا ایک خرما تیری خریداری کے وقت گر پڑا تھا تو نے
مشتبہ جانکر اٹھا کر کھا لیا یہ وجہ بے لطفی کی ہے خواجہ پیر روشن ضمیر سے یہ کلام سنکر اسی وقت
جانب بصرہ روانہ ہوئے اور خرما فروش سے ملکر معافی طلب کی اسنے ماجرا پوچھکر بحل کیا مگر
اس دینداری سے وہ بھی آمادۂ اختیار راہ ہدایت ہوا تا آنکہ دوکانداری وغیرہ سے برکنار
ہوکر خواجہ کی مریدی سے رتبۂ اعلی پر فائز ہوا نقل ہے کہ ایک شخص خدمت مین آیا اس سے
آپ نے فرمایا کہ تو ولی ہونا چاہتا ہے عرض کی ہان فرمایا ارشاد کیا کہ ممالک دنیا و عقبے کو سوائے
یاد خدا دل سے محو کر دے اور وجہ حلال سے قوت مقرر کر جسکو یہ منصب حاصل نہین کبھی ولی
نہین ہوتا نقل ہے کہ کسی نے آپ سے عرض کی کہ مجھکو نصیحت و وصیت فرمائیے فرمایا کہ بستہ
کھولو اور کشادہ کو بند کرو اسنے عرض کی کہ مجھکو یہ جملہ معلوم نہ ہوا ارشاد کیا کہ کیسہ کو

کھو دی اور زبان کشادہ کو بند کر اور فرمایا کہ جب تک اہل و عیال کو بے وارث نہ خیال کرے
اور مثل سگان خاک پر نہ سوے کوئی طالب شکر دون کی صف مین قابل نشست نہین نقل ہے
کہ حضرت سے کسینے پوچھا کہ کوئی شخص گرسنہ تہی دست ہو گیا کرے فرمایا تین روز تک صبر کرے اُسنے
کہا اگر تین روز تک قوت میسر نہ آوے تو کیا تدبیر فرمایا اسی طرح چند ایام مہینہ بہر تک صبر کرے
پھر سائل نے کہا کہ اگر عابد اسی صدمہ سے مرجاے تو خون بہا و دیت کسپر ہوگی فرمایا
ہلاک کرنیوالے پر نقل ہے کہ کسی شخص نے گرانی نرخ گوشت کی آپسے شکایت کی فرمایا
اگر اب گران ہے تو ارزان کرنا سہل ہے کہا کیونکر فرمایا ایک مدت گوشت کھانا ترک کردو
آپ ارزان ہو جاویگا نقل ہے کہ ایک شخص نے آپسے عرض کی کہ مین نہایت آلودہ معاصی
ہون مجھے وصیتین ایسی فرمائیے کہ آپنے اپنا تمسک و وثوق کرون ارشاد کیا کہ چھ نصیحتیں
میری قبول کر پھر جو چاہیے کہ کچھ نقصان وعصیان نہین اول یہ کہ اُسکی نعمت نہ کھا اُسنے
عرض کی کہ کل نعمتین اُسی کی ہین ارشاد کیا کہ شرم کر کہ اُسکی نعمت کھاے اور
نافرمانی اوسکی کرے دوسرے یہ کہ اگر خطا کرے تو اُسکے ملک مین نکر اُسنے کہا سب زمین اُسی کا
ملک ہے اُس سے کہان بچکر جائیے پھر فرمایا غضب ہے کہ اُسکی زمین پر مقیم ہوا اور اُسیکا مطیع
نہ ہو تیسرے یہ کہ جرم اُس سے پوشیدہ کر کہا کہ وہ حاضر و ناظر عالم الغیب ہے گناہ کیونکر
چھپ سکتا ہے فرمایا عیب کہ اُسکا بندہ خانہ پرور اور اوسکے سامنے مبادرت جرم و خطا کی کرے
چوتھے یہ کہ وقت ورود ملک الموت کی اتنی مہلت طلب کر کہ توبہ کر لے کہا کہ مہلت دشوار ہے
ارشاد ہوا کہ جب وقت مرگ مہلت وقت توبہ نا ممکن ہے تو پہلے ہی کیون توبہ نکرلے
پانچوین یہ کہ جب قبر مین نکیر مین کچھ پوچھنے آئین تو اونکو پاس نہ آنے دے جواب دیا
یہ غیر ممکن فرمایا کہ پہلے ہی سے فکر جواب کر رکھ کہ اُسوقت عاجز نہو چھٹے یہ کہ جب روز
حشر حکم دوزخ ہو جائے تو وہان تو نہ جا اُسنے کہا حکم خدا کیونکر رد ہو ارشاد فرمایا کہ جبکہ یہ چیز
پر قدرت نہین تو فکر رستگاری عاقبت کیون نہین کرتا اُسنے عرض کی کہ حضرت کنایات مین خوب سمجھا —

کہ بغیران ہدایات کے نجات مشکل ہے پھر اسی وقت توبہ کرکے خدمت باسعادت مین رہنے
لگا نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت قطب عالم بایک جماعت فقرا سیر کنان ایک حصار مین پہونچے
ہمراہیون کی عرض سے وہین شب باش ہوکر لکڑیان حصار کی توڑ کر آگ جلائی زحمت
سرما کو آتش گرمی سے رفع کیا اور انھین لکڑیون مین روٹی پکائی اسوقت حضرت
تو نماز مین مصروف تھے اور ہمراہی فکر خورش مین کہ یکبیک بحسرت کہا کاشکے اگر گوشت ہوتا
تو کباب کرتے حضرت خواجہ نے بعد نماز کہا عجب نہین کہ قادر برحق تمہاری تمنا پوری
کرے چنانچہ فی الفور ایک شیر زیان ایک گورخر تازہ و فربہ کو پکڑے ہوئے
قریب گذرنے لگا درویشون نے شیر پر حملہ کیا شیر اس صید بیجان کو چھوڑ کر بھاگ گیا
درویشون نے یہ خورش غیبی پاکر بطور معلوم کباب کرکے بادای شکر رزاق مطلق کھا
لیا اور حضرت تمام شب نماز و اوراد مین رہے نقل ہے کہ ایکبار خواجہ سفر مین کسی کنوئین پر پہونچے
اور ڈول کنوئین مین پانی نکالنے کو ڈالا کھینچا تو زر و سیم خام تھا نکلے پھر کنوئین مین ڈالا
دوسری بار کھینچا تو زر خالص سے بھر کر نکلا پھر کنوئین مین اولٹ کر ڈالا اس دفعہ
موتیون سے بھرا ہوا نکلا پھر آپ نے ڈول اولٹا کر پانی کی طلب مین ڈالا اور کہا
کہ خداوندا یہ سامان مجکو دکھانے نہین چاہیے مین نے تیری جستجو مین سب مال اپنا
بے شمار کر دیا پھر اس دولت کی آرزو نہین فقط پانی اسواسطے چاہتا ہون کہ وضو کر کر
تیری عبادت ادا کرون پھر جو ڈول کھینچا تو پانی سے بھر نکلا آپ نے اسی وقت
وضو کرکے نماز پڑھی اور شکر ادا کیا نقل ہے کہ خواجہ جب کہ معظمہ مین آکر توطن پائی سلطنت
آپکی ایک فرزند خورد سال بدیع الجمال کو لیکر وہان آئی خواجہ نے دیدار پسر دیکھکر شفقت
پدری سے زانو پر بٹھا لیا اور بے اختیار پیار کرنے لگے اسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اے
محبوب بیٹے کی محبت مین ہماری محبت سے غافل ہوگیا یہ سنتے ہی چہرہ پر آثار تغیر نمایان ہوئے
نہایت عجز والحاح سے دعا کی کہ الٰہی جسنے تیری یاد سے مجکو باز رکھا ہے اسے دنیا سے ناپید کر

اتفاقیہ لشکر کا اسی وقت جان بحق ہو گیا خواجہ نے بعد تکفین و تدفین نماز شکرانہ ادا کی نقل ہے
کہ بروقت ترک سلطنت حضرت بلخ سے آکر ایک روز ریگ دجلہ پر قبا گزین ہوئے وہان
ارکین دولت ترک و حشم لشکر ہوئے بنابر صحبت ... آکر نہایت اصرار سے واپس
بلخ کیلیے عرض کی آپنے انکار کیا بعد اصرار و انکار طرفین کے آپنے اپنی سوزن کہ خرقہ
جامہ چاک کو پیوند کرتے تھے دریا مین ڈالکر خفا ہو کے فرمایا کہ اگر میری سوزن دریا
مین سے نکالدو تو پھر بلخ کو چلون لوگون نے بعد جد و کد بسیار بجز ناکامی کچھ نہ پایا
اسوقت خواجہ نے کہا اے ماہیان دریا میری سوزن بحکم خدا لاؤ معا ایک ہزار ماہی لب
ایک سوزن طلا وغیرہ لیے ہوئے سطح دریا پر آگئین آپنے انمین سے اپنی سوزن لیکر
اور ون کو رخصت کیا اور لوگون سے کہا کہ یہ حکم تعلق بلخ مین کہان مین بادشاہی دنیا و ما
سے بیزار ہون تم جاؤ جسکو جی چاہے اپنا حاکم کرو آخر سب آدمی نادم و منفعل ہو کر پھرے
نقل ہے کہ ایک روز معتصم باللہ عباسی نے خدمت مین آکر پوچھا کہ یا حضرت کیا سبب
آپکا ہے فرمایا دنیا اہل دنیا عقبیٰ طالبان آخرت کو دیے چھوڑ دنی مین نے یہان تو ذکر خدا اختیار کیا
ہے اور وہان لقای یزدانی مد نظر رکھتا ہے پھر اسنے پوچھا آپکا پیشہ کیا ہے ارشاد کیا کہ کار
کنان دن کو پیشہ کیا ہے نقل ہے کہ حضرت کبھی چار زانو نہ بیٹھتے تھے کسی نے باعث
پوچھا فرمایا کہ ایک روز چار زانو بیٹھے ہوئے آواز غیب سنی کہ اے ابراہیم آقا کے روبرو کہیں
خادم و غلام یون نہین بیٹھتے ہین تب سے اسی وقت اس نشست سے توبہ کی
نقل ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیم و شقیق بلخی متفق بیٹھے تھے ایک فقیر با کرامت آیا آپنے اس سے
پوچھا کہ حاتم کیونکر بسر کرتا ہے کہا کہ مل گیا تو شکر کرتا ہون اور نہین تو صبر اسنے فرمایا کہ
یہ عادت کلاب بلخ کی ایسی ہے پھر یہی سوال شقیق بلخی سے کیا اسنے جواب دیا کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہے
تو اسے تقسیم کر دیتا ہون ورنہ صبوری اختیار کرتا ہون آپنے خوش ہو کر شقیق پر نہایت
لطف و شفقت فرمائی اور کہا کہ شاباش مردان خدا کا یہی کام ہے نقل ہے کہ ایک دن بیٹھے آپ

پوچھا کہ تم کسلئے بندی ہوا خوف سے تھرا کر گر پڑ ہو ا اور پھر یہ آیت پڑھی ان کل من فی السموات والارض الا آتی الرحمن عبدا پر سنکر ذکر کیا کہ خواجہ پہلے ہی کیون نہ جواب دیا فرمایا کہ اس خوف سے تامل تھا کہ انکار عبدیت خدا کرون تو نعوذ باللہ ترک ایمان کرون اور اگر بندہ اسکا بناؤن تو حق بندگی آقا کہان سے ادا کرون نقل ہی کہ ایک دفعہ خواجہ علیہ الرحمۃ نے عبور دریا کی کشتی طلب کی ملاح نے کرایہ کشتی مانگا آپنے تہیدستی مین ریگ دریا پر ہاتھ مارا زر خالص ہو گئی اس مین کشتیبان کو کچھ دیکر عبور دریا کشتی مین کیا نقل ہی کہ حضرت خواجہ کے تین خلیفہ تھے خواجہ حذیفہ المرعشی خواجہ شفیق المرعشی خواجہ رفیق البلخی رحمۃ اللہ علیہم اور آپ آخر زمانہ مین کسی مقام معین پر نہ ٹھہرے نظر خلایق سے مخفی رہے کوئی بغداد میں کوئی شام مین قیام آپکا بتاتا ہی اصح یہ ہی کہ مقبرہ حضرت لوط علیہ السلام مین جا کر ایک غار مین چندے قیام کیا اور وہین وفات پائی بعد وفات خواجہ غیب سے آواز پائی کہ الا ان امام الارض قد مات یعنی امام زمین مر گیا لوگ اس صدای ہولناک سے متحیر ہوئے جب خبر وفات خواجہ معلوم ہوئی تو ندای غیبی کا معما کھلا آپ نے ۲۶۱ھ مین چھبیسوین جمادی الاول کو رحلت فرمائی ہی چنانچہ تاریخ وفات

اس سلطان معرفت کی یہ ہے امام اصفیا بوده

بیان حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی نور اللہ مرقدہ

یہ حضرت خلیفہ خاص حضرت سلطان ابراہیم ادہم کے ہین بسا کامل اور صاحب ولایت و کرامت ملک الاولیا امام الفقرا کاشف رموز حقیقت ماہر نکات معرفت مست بادہ علم سرمدی باصرہ طلع زمرہ محمدی تھی اور مشائخ کبار زمانہ سے تھے لقب آپکا سدید الدین ہی اور خرقہ فقر و ارادت کا حضرت سلطان ابراہیم سے حاصل کیا تھا آپ عالم علم ظاہری اور باطنی کے تھے اکثر علوم مین کتب تصنیف فرمائی ہن اور ہمیشہ آپ باوضو رہتے تھے بعد افطار تین چار لقمہ سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور اکثر فرمایا کرتے کہ غذای درویش ذکر لا الہ الا اللہ ہی اور

ارشاد کرتے ہے کہ جو شخص کسی فقیر کو صاحب حال دیکھے چاہیئے کہ اسکے پاس نہ بیٹھے اور جو فقیر سیر
ہو کر کھانا کھاوے وہ فقیر نہین غلام ہے اور بندۂ شکم ہے اور خود پرست ہے اور دنیا دار ہے اگر
چہ لوگ ایسے شخص کو اپنا معتقد کرین مگر با اینہمہ بھی اسکی صحبت سے اعراض کرنا چاہیے نقل ہے
کہ ایک روز خواجہ نے عالم رویا مین حضرت سرور کائنات صلعم کو دیکھا آپنے فرمایا کہ اے خواجہ
تجھکو راہبر درکار ہے جا اور سلطان ابراہیم ادہم کو معتقد کر آپ علی الصباح سلطان الاولیا
کے پاس گئے حضرت مراقبہ مین بیٹھے تھے اندرونی کشف سے یہ امر دریافت کرکے بہت تعظیم و تکریم
سے پیش آئے اور معانقہ کیا اور فرمایا کہ اے حذیفہ خاطر جمع رکھو کہ انشاء اللہ تعالی عنقریب
تو اپنے مقصد کو پہونچیگا اسوقت آپنے شرف ارادت سے مشرف فرمایا اور گوشہ نشینی
کی اجازت دی آخر خواجہ نے عزلت قبول کی اور رات دن ذکر خدا مین مشغول رہتے اور چھہ
مہینے تک پیر کی خدمت مین رہے اور اس مدت مین چھہ بار افطار کیا گویا ایک ماہ کا ایک روزہ
تھا جب قطب السالکین ابراہیم ادہم نے یہ ریاضت اور مجاہدہ ملاحظہ فرمایا تو الحمد شکر
بجا لائے اور کہا کہ جو کچھ فقیر کو چاہیے وہ مین حذیفہ مین دیکھتا ہون اسوقت جناب باری سے
دعا کی کہ الٰہی حذیفہ کی ترقی کر اور بندۂ خاص بنا کر اور زمرۂ درویشان مین رتبہ اسکا عالی کر اللہ
تعالی نے دعا حضرت کی قبول فرمائی اور چند مدت مین خواجہ منصب درویشی پر فائز ہوئے
حتے کہ حضرت ابراہیم ادہم نے خرقہ عنایت کیا اور اپنی جگہ پر خلیفہ مقرر کیا اور اجازت دی کہ
خلق کو ہدایت اور ارشاد سے مشرف کرو اور دین محمدی صلعم کو رونق ترقی دے کہ دنیا کو اور
اہل دنیا کو دنیا سے متنفر ہو اور خود تو بھی دنیا سے بھاگنا یہ دام بلا کا ہے اور مرشدون کے
طریق پر قائم رہنا اور خوب سمجھنا کہ دنیا رہزن مردان راہ کی ہے اور جو کوئی راہ خدا اختیار
کرے وہ خدا کی طرف رجوع ہو اور مرد وہ ہے کہ دنیا سے اپنے کو بچا دے اور اہل دنیا کو
پاس نہ آنے دے اور انسے ہرگز ملاقات نہ کرے اور اگر احیاناً کسی دنیادار سے دوچار
ہو جاوے تو استغفار کرے اور گریہ و زاری کرے اور مرشدون کو شفیع گردانے اور اہل دنیا سے

نقل ہے کہ آپ سات برس کی عمر مین قاری ہفت قرأت ہو گئے تھے اور ہر روز ایک قران شریف ختم کرتے اور ہمیشہ درویشون کی خدمت کیا کرتے اور انکی رضا جوئی مین مشغول رہتے اور ہر شخص کے واسطے دعا کرتا تھا اور آپنے خواجہ فضیل بن عیاض سے بھی ملاقات کی ہے اور خواجہ بایزید بسطامی سے بھی ملے ہین اور ان دونون صاحبون نے آپ کے بارہ مین دعا کی ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ نہایت بزرگ ہوگا اور اُس سے بہت آدمی منزل مقصود کو پہونچینگے اور سولہ برس کی عمر مین علم باطنی سے بہرہ اندوز ہوئے اور نعمت شریعت اور طریقت و معرفت کو ترتیب کامل دی ہے پوشش آپکی کمبل تھی اور ہمیشہ تضرع و زاری مین رہا کرتے یہانتک کہ لوگ دریافت کرتے کہ اے خواجہ اسقدر گریہ کسواسطے ہے تو آپ فرماتے کہ کچھ نہ پوچھو کہ مین کسواسطے گریہ وزاری کرتا ہون اگر تمھارے اللہ تعالی گوش شنوا اور چشم بینا دیوے تو تم مجھے زیادہ گریہ و زاری کرو دیکھو اپنی اصل کو کہ تم کون ہو آخر ایک مالک کے بندہ ہو اور مالک نے تمکو اسواسطے اپنی بندگی کو پیدا کیا ہے – ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون پس جب واسطے عبادت کے پیدا ہونا ثابت ہوا تو انسان کو چاہیے کہ سوا ہی عبادت کے دوسرا کام نہ کرے اور درمیان عبادت کے ناتمام ہے اور دوسرے کام مین مشغول تمام پھر اپنے مالک کو کیا جواب دیگی اور اگر فرض کرو کہ انسان نے تمام عمر عبادت کی تو حق سبحانہ تعالی پر کیا احسان کیا اور اگر عبادت مین کوتاہی کی تو سراسر ظلم ہے لائق سزا ہے اور فرمایا کہ مجھکو یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ مین کون سے فرقہ مین ہون اور انجام میرا کیا ہوگا یہ کہکر نعرہ مارا یہانتک کہ بیہوش ہوگئے جسوقت ہوش آیا اسوقت آواز غیب سے آئی کہ اے خواجہ مین تجھکو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہون اور تجھکو درویشون مین منتخب کیا ہے قیامت مین حضرت محبوب رب العالمین کے ساتھ تجھکو داخل جنت کرونگا اُسوقت تین سو کافر محفل مین موجود تھے سب اسلام لائے نقل ہے کہ جب حضرت روضہ منورہ حضرت رسول مقبول صلعم پر پہونچے جمال مبارک حضور کو بچشم ظاہر ملاحظہ کیا اور ہر دقت

دیدار خاص کا نبوت کے دیکھا تمنا مین عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ مجھکو اسی طرح دیدار سے مشرف
فرمایا کیجیئے اور رونے لگے اور کہتے کہ ای حبیب ربانی مجھے خوف ہی کہ مبادا دوزخ مین لیجا دین
حضرت نے ارشاد کیا کہ ہمت مردانہ رکھ تو ہمراہ میرے جنت مین جاویگا اور جو کوئی تجھے
وسیلہ رکھیگا وہ بھی فردوس مین داخل ہوگا نقل ہی کہ آپ ہمیشہ فقرا سے محبت رکھتے
اہل دنیا سے نفرت کرتے اور فرماتے کہ اگر میرا آخر ہنر ہو تو فقرا کرادا ورنہ انکا اثر صحبت
مجکو سم ہی نقل ہی کہ جو شخص تارک دنیا ہو کر بارادہ مریدی آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا
آپ اول چالیس روز اس شخص سے نہ ملتے بعد چالیس دن کے اپنی خدمت مین بلاکر
فرماتے کہ ای ولی اللہ آ اور معلوم کر کہ جملہ انبیا فقیر ہوئے ہین اور حضرت احمد مجتبیٰ سلطان
ہر دوسرا نے بھی الفقر فخری فرماکر فقیری کو دوست رکھا ہی نقل ہی کہ حضرت خذیفہ جو امر زبان
سے فرماتے تھے وہ ہی ظہور مین آتا تھا چنانچہ ایکبار چند فرومایہ نابکار آپکی محفل مین آکر
خواجہ سے گستاخانہ کہنے لگے کہ ہم تمھاری شغل وذکر مین حاجت ہونگے ورنہ کوئی کرشمہ
ربانی ہمکو دکھاؤ کہ اوسکی کیفیت مین مسرور محفوظ ہو کر ہم تمھاری درویشی دکاملی کو
تسلیم کرین آپنے انکا جواب نہ دیا اسیطرح مصروف بحق رہے اسی حال مین ایک نالائق نے
آپ کا ہاتھ پکڑکر مروڑا اسوقت آپنے مجبور کر تین بار آہ آہ کی اور اسی تلفظ کے ساتھ
ایک شعلہ آتش دہن مبارک سے نکلکر صاعقہ دار ان اشرار کے خرمن ہستی مین جالیا
اور اس زمرۂ وخیم العاقبت کو ایکدم مین جلاکر خاک سیاہ کر دیا نقل ہی کہ حضرت خذیفہ
سفر و حضر مین اپنے پیر قدسی ضمیر کی خدمت سے کبھی جدا نہوتے تھے اور آپ عالم تجرید مین رہے
کوئی زوجہ نہین کی اور قول مبارک ہی اذا جارنی رجل قال واللہ الذی لا الہ الا ہو
یا خذیفہ ما علمک عمل من یومن بیوم الحساب فاقول لہ یا ہذا الا تکفر من یمینک فانک لا تحنث
نیز آپکا قول ہی ایاکم یا ہذا الفجار والسفہا فانکم اذا تکلمتم یا لغوا بانکم رتیتم بعقلکم نقل ہی کہ ستر برس تک
آپنے اپنی مقام سجود و رکوع سے کہین جنبش نہین کی کبھی اعتکاف خانہ سے قدم باہر نہین رکھا اور اس عرصہ

جو حاجی حرمین شریفین آپ کے پاس آتے تھے وہ آپ سے کہتے تھے کہ یا خواجہ ممشاد رحمۃ اللہ علیہ کو بیت المقدس میں آپ کو مشغول طواف و معروف اعتکاف دیکھا تھا نقل ہے کہ حضرت قطب العالم ابراہیم ادہم نے دو سو باون سنہ ہجریہ مقدسہ میں جہان فانی سے روضہ رضوان کو رحلت فرمائی مولف کتاب نے تاریخ وفات قطب الزمان کہی ہے نقل ہے کہ بعد رحلت حضرت ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہ کے ناصر الطریقت و وارث الشریعت حجۃ العارفین برہان العاشقین شمع شائقان صبح صادقان یکہ تاز عرصہ مجاہدہ و سرافراز ناظرین تفرجگاہ مشاہدہ صاحب عظمت و کرامت عالیت فائقان دین و ملت کشاف غوامض علوم و باطنی و ظاہری حضرت قطب الزمان شیخنا ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ سجادہ و طراز خانوادہ باعزاز و امتیاز ہوئے آپ کا لقب امین الدین ہے علما ورد اولیا و مشائخ میں آپنے علم امتیاز بلند کیا تھا اور معرفت یزدانی کو بوجہ اتم حاصل فرمایا تھا زمرہ ظہرین رفیع الدرج و منیع المنزلت ہیں حضرت قطب المحققین خواجہ حذیفہ المرعشی سے مرتبہ فقر حاصل کیا تھا نقل ہے کہ عمر مبارک آپکی اکیس بیس برس کی تھی بعلامت فطرت و خوبی صلبت سترہ برس کی عمر میں دانش و خرد وافی سے بہرہ کافی حاصل کیا تھا پندرہ سال میں کلام مجید حفظ فرمایا ایک روز میں دو کلام مجید ختم کرتے تھے اور وضو تا یکا یک جز ضروری حاجات کے نہ ٹوٹتا تھا قبل اس سے کہ آپ مرید ہوں تیس برس ذکر حق میں صرف کیے اور نہایت مجاہدہ و ریاضت نفس سے اوقات گرامی کو گرامی رکھا ایک روز نہایت مایوسانہ و مجبورانہ زار زار روتے تھے اور بغایت عجز کہتے تھے کہ خداوندا ہبیرہ عاجز و بیکس نہایت گنہگار و شرمسار ہے تیرے عشق و محبت میں سوختہ اور تیری یاد میں شکستہ تیری رحمت پر چشم امیدوار ہے تو عفو کر اور اسکو اپنے ترحم و ستاری سے بخش دے اسی حال سے رجوع و خشوع میں ایک آواز غیب جانب فرازسے پیدا ہوئی کہ ای ہبیرہ تنگ نا امید ہو تجکو بخشا تجھکو مناسب ہے کہ حذیفہ کے پاس جا کر ارادت و ہدایت

حاصل کہ حضرت ہبیرہ فرمودہ بانفرا سنکر شاد وشاد خدمت حضرت حذیفہ مین آئے حضرت
حذیفہ نے انکی بہت تعظیم وتوقیر کی اور کمال مہربانی سے فرمایا اے ہبیرہ تیس برس کا شغل وذکر
تمہارا سب مقبول ومنظور جناب باری ہوا اب مجاہدہ وریاضت نہایت نا تر ہے روکش ہزار
مجاہدہ ومشاہدہ ہوا پھر آپ ایک ہفتہ مین ببرکت حصول ارادت حضرت حذیفہ منزل
تقرب یزدانی پر فائز ہوے بعد ایک برس کے خرقہ خلافت زیب بر دوش ارادت کیا
پھر حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ اے ہبیرہ اس خرقہ درویشی کی آبرو یہ ہے کہ تم اپنے پیران باصفا
کی عادات وخصائل مین صرف اوقات کرو کہ بہت جلد فائز مقصد اعلے ہو اور وقت تشریف
ارادت پھر ندائے غیب سامعہ نواز حضرت ہبیرہ ہوئی کہ اے ہبیرہ شاد ہو کہ ہمنے تجکو اپنے
مقبولون سے کیا جب سے آپنے خرقہ پہنا تمام شکر کو آشناے کام وزبان نہ کیا اور آپکا مکاشفہ
سے تمام عالم کے اشیا کا معائنہ فرماتے تھے **نقل ہے** کہ حضرت قطب المتجردین ہبیرہ بصری
فرماتے تھے کہ جب مین نے خرقہ پہنا ارواح طیبہ حضرت پیغمبر صلعم ودیگر بزرگان دین
واہل یقین موجود تھے ہر ایک مجکو دعاے خیر دیتے تھے اور خدا کے خوف سے گریان
ولرزان تھا ڈرتا تھا کہ الٰہی درویشی عجب مہم سخت ومعاملہ نازک ہے دیکھیے کیونکر عہدہ برا
ہوتا ہون آج جو خرقہ فقر پہنا ہے ایسا نہو کہ کل بروز قیامت فقرا سے شرمندہ ہون
نقل ہے کہ آپ پانچ چھ روز بعد روزہ افطار کرتے تھے اور آپکی کثرت گریہ وزاری وریاضت
شاقہ سے لوگون کو خوف خوف ہلاکت خواجہ تھا شدت گریہ مین بعض اوقات خون آنکھ سے
روان ہوتا تھا **نقل ہے** کہ حضرت جناب باری مین بنہایت گریہ وزاری عرض کرتے
تھے کہ الٰہی ہبیرہ بیچارا در بے سرمایہ ہے ایسا نہو کہ اوس سے حساب خورد ونوش لے پھر
کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس محاسبہ ومطالبہ سے نجات پاے مگر تو محض فضل وکرم سے دستگیری کر
آواز غیب آئی کہ اے ہبیرہ ہمنے تجکو بے حساب بخشدیا اور جنت علیین مین تیرا مقام ہے آپکو وہ نسبت
کامل وترقی منزلت حاصل ہوئی کہ جو کوئی آپسے بیعت کرتا ہے ایکمرتبہ اعلے پر فائز ہو جاتا تا لو رشد وافر ہوا

جو حقیقی مقصود ہوتا آپکی برکت وہ حاجت حاصل ہوتی۔ نقل ہے کہ حضرت خواجہ نہایت
اجتناب اہل دنیا سے کرتے کبھی اہل دنیا سے موانست و موافقت نکرتے خورد و نوش انکے یہان کا استعمال
مین نہ لاتے کبھی انکے گھر نہ جاتے تھے کہ ان لوگون کی صورت بھی نہ دیکھتے آپ کا یہ مقولہ تھا
کہ اہل دنیا آدمیون کا طعام حکم زہر کا اثر رکھتا ہے دل کو تیرہ روشنائی باطن کو زائل کرتا ہے
شب بیداری سے ہمیشہ آپکو سروکار تھا اوقات بھر طاعت و عبادت مین مشغول رہتے درویشون
اور مسکینون کے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتے تھے وجہ حلال پر قوت بسری کا انحصار تھا اور پیران
عظام کی طرح تین چار لقمے سے زیادہ طعام تناول نفرماتے آپ فرماتے تھے کہ درویش
کو بجز یگانگی خدا و بیگانگی ماسوا چاہیے اور آپ کسی کی مدح و ذم سے زبان اہل زمان کو
خاموش رکھتے تھے ہمیشہ یاد خدا سے تعلق اور خیال دنیا و اہل دنیا سے تفارق رکھتے تھے نقل ہے
کہ ایک روز کوئی ذی مقدور نہایت خلوص دل سے خواجہ قدسی منزل کی خدمت مین ہزار
دینار لا کر متمنی قبول ہوا آپ اوس مردود اہل دل کو دیکھکر خوف سے بیہوش ہوگئے خادم نے
بحالت بیہوشی آپکے منہ پر پانی چھڑکا تو غش سے افاقہ ہوا مگر جب بھی رنگ سرخ متغیر تھا
لوگون نے باعث تغیر حال پوچھا تو بیان فرمایا کہ جس غریب طالب محبوب و جویائے مطلوب کے سامنے
کوئی شئے نامرغوب مانع حصول مطلوب آئے تو وہ خیال ناکامی سے اس وبال جان کو دیکھکر
کیونکر نہ ڈر جائے کسطرح ہوش نہ کھو بیٹھے بلکہ ایسے وقت ایسا شخص مر جائے تو کیا عجب ہے
درویش کو زر و سیم سے کیا علاقہ کہ کسی نسبت پائے فقر و فاقہ و بینوائی شکستگی سے تعلق چاہیے
اور بے برگی دنیا و بی برگ و نوائے گدایان خدا ہو تو فقیری و درویشی کا کیا لگاؤ ہے فقیر وہی ہے
جو سوائے فقر کے کسی نوع کا سرمایہ نہ رکھے ورنہ سزاوار فقیری نہیں پھر فرمایا کہ اعوذ باللہ
من الدنیا و اہل الدنیا من الشیطان الرجیم وفات آپکی ساتوین شوال کو ہوئی [illegible] رحلت فرمائی قدس سرہ

بیان حضرت خواجہ علو ممشاد قدس سرہ

بعد آپکے مسند آرائے فقر و ارادت خرقہ پیرا سے عقیدت و ملازمت حضرت شیخ المشائخ لقب

حدیقۂ عرفان تربیت افزاے گلستان شناسائی یزدان دستگیر درماندگان کوے توحید
پا بمیر و عرصہ گاہ تجرید و تفرید شمس الفقرا بدر البصرا ستودہ صفات رفیع الدرجات عاشق صادق
عارف فائز تشریف یافتہ بزرگی و برتری حضرت قطب الاقطاب خواجہ علو ممشاد دینوری
قدس سرہ العزیز ہوے مشاہدہ و مکاشفہ و مجاہدہ کو آپکی ذات عالی سے والا ئی برتری
حاصل ہوئی تھی یہ حضرت بہت نامی گرامی واقف اسرار منتخب ابرار حافظ قرآن و مقرب
یزدان تھے لقب آپکا کریم الدین ہی حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری سے خرقہ ارادت حاصل
ہوا تھا اور مشائخ عراق و بزرگان عصر سے مثل شیخ جنید و رویم و غیرہم کے ہم صحبت
رہتے تھے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اتفاق مجالست ہوتا تھا آپکو علوم
ظاہر و باطنی و کشف و کرامت سے سرمایۂ کثیر جناب رب قدیر سے ملا تھا اور جملہ بزرگان عصر سے
آپ کو خلافت حاصل ہوئی تھی اور اوس سلسلہ میں بڑے صاحب سلسلہ ہوے ہین چار واسطے
پر سلسلہ آپ تک پہونچا ہے اوسکی تفصیل یہ ہے خواجہ ممشاد دینوری نے حضرت شیخ عبد اللہ
حنیف سے خلافت پائی وہ شیخ محمد رویم کے خلیفہ اور وہ شیخ جنید بغدادی کے اور وہ شیخ
سری سقطی کے وہ شیخ معروف کرخی کے وہ حضرت امام علی رضا کے وہ حضرت امام موسی
کاظم کے وہ حضرت امام محمد باقر کے اور وہ حضرت امام زین العابدین کے وہ حضرت علی
مرتضی اسد اللہ الغالب کے اور وہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ و وصی تھے یہ
سلسلہ اس صحبت پر ختم ہوتا ہے علاوہ ازین ان خواجہ با اوقات گرامی صفات نے اکثر
درویشون سے ملکر نعمتین پائین قبل زمانہ مریدی تیس برس تک ریاضت و عبادت کی
تھی اور یہ حال تھا کہ اکثر ساتوین دن روزہ افطار کرتے اور نہایت خشکی دہن مین ایک جرعہ
آب پی کر ایک خرما پر اکتفا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے بلکہ زمانہ طفلی مین بھی ہر روز دو دو نفل پڑھتے
تھے نقل ہے کہ حضرت ابتداے حال مین تونگر و صاحب سرمایۂ کثیر تھے جو وقت محبت یزدانی
پا کر اپنے دل صفا منزل میں ہوئی جملہ مال و متاع صرف راہ خدا کر کے متوکل ہو بیٹھے کوئی شے اپنی

بضاعت مین بجز دل و جان الفت تو امان نہ رکھی یہان تک کہ ایک روز کا آذوقہ بھی نرہا اور
رو بقبلہ جناب باری مین عرض کی کہ یارب مجھکو سوائے تیرے اور کسی سے سروکار نہین
اور کچھ نہین چاہیے اہل و عیال میرے تیرے بندے ہین انکی خبرگیری تیرے حوالہ ہے تو انکے
رزق کا کفیل ہے مجھے کیا فکر ہے ہنوز یہ کلام خوش انجام زبان پر تھا کہ ندائے غیب کے سننے سے
شادکام ہوے کہ اے علو تو میرا ہے تو نے مجھپر سہارا کیا تیرے عیال کا مین کفیل حال ہون
خاطر جمع رکھہ اپنی راہ پر چلا چل حضرت علو ممشاد اس جان نواز کلام سے شادکام ہوکر
نظر بجانب عزاسمہ کرکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوے اس مقام متبرک مین گوشہ اعتکاف مین
بیٹھکر مشغول طاعت عبادت ہوے ایک روز مشغول عبادت تھے کہ ایک شخص خوان
سر پر رکھے پیش روے خواجہ آیا اور سلام کیا خواجہ نے پوچھا کہ تو کون ہے اور کیا لایا ہے جواب دیا
کہ مین مردمان غیب مین ہون حکم خدا سے تمھارے اطفال و عیال کے لیے یہ نعمت
خداداد لایا ہون اور تمکو پیام خدا یہ ہے کہ تم نہایت اطمینان سے ہماری یاد مین ہمہ تن
مصروف رہو تیرے متعلقون کا رزق ہمنے نعمتخانہ غیب سے بغایت وسعت و کثرت
مقرر فرمایا ہے حضرت شکر باری عزاسمہ مین تر زبان ہوے اور زیادہ پہلے سے مصروف
عبادت و ریاضت ہوے اور فقر و فاقہ مین نہایت خوشی سے بسر کرتے لباس پیوند دو فتہ
وکہنہ پہنکر صرف اوقات کرتے رہتے اور آپ خوف خدا سے بدرجہ غایت لرزان و گریان
شدت گریہ سے بیہوش ہوکر دیر مین ہشیار ہوتے اسی بیہوشی و ہوشیاری مین اکثر حضرت
خضر علیہ السلام خواجہ کے پاس آکر جلیس صحبت ہوتے اور ہنگامہ مکالمت حق گرم رہتا
ایک روز خواجہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یا حضرت مین خوف خدا بہت
کرتا ہون اور آتش عشق حقیقی مین اپنا دل و جان جلاتا ہون آخر میرا انجام کیا ہوگا اور یہ
آثار بیم و ترس مجھپر ایسے کیون طاری ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اے علو تیرا انجام نہایت بخیر
ہے تو اہل اللہ مین سے ہے جسپر خدائے کریم کی نظر مہر و محبت ہوتی ہے اسکو اپنی جلال و عظمت کا ترس عطا کرتا ہو

اور اپنے دام الفت مین مبتلا فرماتا ہی یہ صورتین خوش طالعی و نیک بختی کے معنی کے جلوہ
دکھاتی ہین مگر اب چاہیے کہ کسی کامل فقیر سے بیعت کر خواجہ نے کہا کہ ایسا درویش خدا
رسیدہ کہان ہی اگر ملے تو اسکی خدمت مین جاؤن اور کچھ نعمت پاؤن حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا
کہ اس عصر مین کامل عصر ہبیرۃ البصری ہی جسپر اُسکی نظر پڑتی ہی منظور انظار و ماہر اسرار ہوجاتا ہی
تو بھی اسطرف رجوع کر خواجہ علوی ممشاد خدمت حضرت ہبیرۃ البصری مین آکے زمین خدمت
کو بوسہ دیا حضرت ہبیرہ نے فرمایا کہ اے علو خداوند عالم ہر روز تیری ترقی و علو مرتبت کرے تیرا
مرتبہ نزد خدائے عزوجل اعلے ہی اور مین نے جناب آلہی مین استدعا کی ہی کہ تو میری جاپر
سجادہ نشین ہو اور لوگون کو تجھسے استفاضہ ہو بعد مریدی خواجہ علو کو حال دنیا و دین مکشوف
ہونے لگا حضرت ہبیرہ نے خواجہ سے خطاب دیا کہ اے علو ابھی علو رتبت تیرا ترقی پائیگا ابتدا ہی
رتبہ مشاہدہ منقوش لوح محفوظ پڑھتا ہی اور مرقوم ہی کہ جب حضرت ہبیرہ جانب عرش دیکھتے
تو دل مین اثر درد پیدا ہوتا اور آہ کرکے کہتے کہ ہبیرہ طلب خدا ہی عرش و کرسی کو دیکھتا ہی
نقل ہی کہ جب حضرت علو ممشاد نے چندے خدمت حضرت ہبیرہ مین مجاہدت و ریاضت
نفس اوقات بسر کی تو ایک روز حضرت ہبیرہ نے خطاب فرمایا کہ اے علو اب مقصد تیرا حاصل ہوا
تیرا کام تکمیل کو پہونچا اب اپنے مقام کو جا اور خواجہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ یارب علو کو مقام
اعلاے مقر پر فائز کر بمجرد استماع ارشاد مبارک خواجہ علو پر بیہوشی طاری ہوگئی پھر
ہوش مین آئے پھر بیہوش ہوگئے بعد اوسکے پھر ہوشیار ہوئے یہانتک کہ چالیس مرتبہ
یہی حال طاری ہوا بعد ازان حضرت ہبیرہ نے لعاب دہن اپنا خواجہ کو چٹایا جب خواجہ کے
ہوش درست ہوئے تو پیر روشن ضمیر نے فرمایا کہ اے علو تونے اس عالم مین اپنے مقصود
و مطلوب کو معائنہ کیا خواجہ نے مودبانہ جواب دیا کہ مین نے ایک عمر صرف مجاہدہ و مراقبہ کی
مگر یہ جلوہ جو ایک دم مین دیکھا کبھی نہ دیکھا اسوقت حضرت ہبیرہ نے اپنی کملی جو سینہ
بسینہ درویشون سے اپتک پہونچی تھی خواجہ علو کو اُڑھائی اور اپنا سجادہ نشین کیا نقرت

خواجہ علو نے پھر کبھی کوئی کام بجز حکم ہبیرہ کے نہین کیا نقل ہو کہ جب کوئی بارادہ مریدی آتا
تو پہلے حضرت مراقبہ کرتے اگر بشارت ہوتی تو اشارت ارادت فرماتے ورنہ مرید نکرتے
مرید آپکا اول ہی روز بہ برکت تصرف خواجہ عرش سے ثری تک معائنہ حالات کرتا اور
اور خواجہ بجز وقت قیلولہ کبھی نہ سوتے اور چارپائی پر نہ آرام کرتے ہمیشہ ذکر حق و تلاوت
کلام مجید مین مصروف رہتے اور آپ صاحب سماع تھے اکثر مجلس سماع ترتیب دیتے
آغاز محفل مین قرآن شریف پڑھتے اور قرآن پر خاتمہ مجلس ہوتا ایک روز عالم رویا مین
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواجہ کی ہوئی عرض کی کہ یا حبیب اللہ
آپکو سماع سے کیا بالکل انکار ہی فرمایا انکرہ لیثے یعنے ایک صورت سے بالکل سماع سے پرہیز
نہین پس چاہیے کہ ابتداے مجلس قرآن مجید سے اور کسی کلام متبرک پر مجلس اختتام پائے
چنانچہ اسی دن سے یہ طریقہ ترتیب مجلس سماع کا جاری ہو نقل ہو کہ ایک روز ایک
جماعت بقصد بت پرستی کہین جاتی تھی راہ مین خواجہ کی نظر مبارک پڑی فرمایا کہ اے
منکران نعمت خدا تمکو غیر خدا معبود کی پرستاری سے شرم نہین آتی دیکھو اور راہ راست
پر آو آپ کے کلام مبارک نے اُن لوگون کے ایسا اثر کیا کہ زمرہ منکرین اپنے عزم فاسد سے
باز رہے اور حضرت کی خدمت مین آکر مشرف باسلام ہوے ڈھائی سو آدمی تھے ان سب نے
بعد مشرفی اسلام ارکان و ضوابط دین متین سیکھے پھر خواجہ نے اُنکے حق مین دعا کی کہ یارب
یہ تیرے بندے قصوروار تیری جناب مین عاجزانہ و نادمانہ حاضر ہوے ہین انکو اپنی
نعمت وسیع سے خوشحال فرما ندائے غیب آئی کہ اے علو جو دعا انکے حق مین تو کرے گا مستجاب ہو
خواجہ نے دعا کی اوسکی برکت سے کل جماعت کو کشف اسرار ہونے لگا اور چند روز مین ایک
فائز الحقیقت و کامل الطریقت ہو گیا نقل ہو کہ ایک شخص خواجہ کے پاس آیا اور
کہا کہ میرے حق مین دعا کر خواجہ نے فرمایا کہ خدا سے جا کر کہہ کہ الٰہی مجھکو دعاے ممشاد کی
کچھ حاجت نہین اوسنے کہا کہ خدا سے کہان ملون فرمایا جہان تو تھا اس بانیع نظر نے

حسب الارشاد خواجہ ممشاد عزلت گزینی اختیار کی اور اپنی خودی کو یاد خدا مین سلب کیا آخر
فائز المرتبت ہو کے ملاقات خواجہ کے لیے آیا خواجہ اسکے لینے کو ایک جماعت کثیر کے ساتھ
تالب آب گئے دیکھا کہ وہ مرد خدا سجادہ سطح آب پر بچھائے ہوئے اطمینان سے بیٹھا ہوا آتا ہی
ناظرین اس مشاہدہ سے متعجب تھے خواجہ نے خطاب کیا کہ یہ کیا صورت ہے جواب دیا کہ جو
کچھ ہے آپ ہی کی توجہ سے ہو سب آپ پر ظاہر وباہر ہے اور سب آپکی برکت دعا کا اثر ہے
کہ کسی سے مجھکو احتیاج وخوف مضرت نہین نقل ہو کہ حضرت خواجہ اکثر عُرس بزرگان
طریقت کی محفل منعقد کرکے سماع سنتے اور اس محفل مین طعام کثیر فقیر وامیر کو یکسان
تقسیم کرتے کسی نے پوچھا کہ یا خواجہ آپ سماع کو جائز رکھتے ہین یہ کیا راز ہو فرمایا کہ یہ
اسرار معرض گفتار مین نہین آسکتا مگر حضرت رسالت پناہ صلعم اور اسد اللہ کرم اللہ وجہہ
اور پیران عظام نے کسی طور پر سنا ہے مین بھی اتباع متقدیان اعظم کرتا ہون اور سماع
اسرار ایزدی مین سے ہو ہر شخص اسکے سننے کا ظرف نہین رکھتا اگر اسکی کیفیت کسی پر
منکشوف ہو تو ایک لمحہ اس ذوق سے غافل نہو اہل ظاہر یہ جانتے ہین کہ نغمہ وسرور
قوالان خوش آہنگ پر سامعان حقیقت رس وجد کرتے ہین واقع مین نظر آن والا
نظرون کی اور کمین ہو صداے ونواے قدس کی روح فزائی سے کیفیت یاب و
پر مذاق ہوتے ہین نقل ہو کہ حضرت خواجہ نے اپنی عمر مین کوئی چیز دن کو کھائی نہین
زمانہ شیر خوارگی مین رات کو دودھ پیتے دن کو نہ پیتے الغرض تمام عمر صائم رہے کسی
بزرگ نے آپ کی شان مین یہ شعر لکھا ہے شعر ہو الذی قد صائم ایامہ من عہدہ
حتی زمان رضاعہ نقل ہو کہ حضرت کا قول تھا کہ خداے عالم نے عارف کے سر مین
ایک آئینہ رکھدیا ہے جب معائنہ کرے جلوہ یزدانی نظر آئے آپکا فرمودہ ہو کہ جو شخص
دوستان خدا کی دوستی کا منکر ہو کم سے کم عذاب اسکا یہ ہو کہ ہرگز اسکو وہ نہ دے دین
جو وہ رکھتا تھا آپنے فرمایا ہے کہ فراغت کے یہ معنی ہین کہ اہل دنیا کے مطلوبات و

وستعملات سے دل کو پاک رکھے اور فرماتے ہین توکل اُسے کہتے ہین کہ جس چیز کی نفس خواہش
کرے اس سے اعراض کیا جاوے مقولہ آپکا ہی کہ جمع اُسکا نام ہی کہ خلق کو توحید مین جمع کرے
اور جو مفرقہ کہ شریعت سے معلوم ہوا اسکو اسی مین مستغرق کرے اور حکمون نے بدولت
خاموشی حکمت حاصل کی ہی اور فرمایا تصوف ایک صفائی اسرار ہی اور موافق رضائے خدا
عمل کرنا اسکا مدار ہی اور فرمایا تصوف مستغنی رہنا اور بیکار و بیسود چیزون سے احتراز کرنا ہی
اور فرمودہ مبارک ہی ادب مرید محترم و معظم رکھنا بزرگان طریقت اور خدمتگزاری یاران
باصداقت وترک اسباب دنیا اور اپنے آپ کو پابند آداب شریعت رکھنا ہے۔ آپکا قول ہے
کہ چالیس برس سے مجھکو بہشت و نعمتہاے بہشت بنظر منظوری دکھاتے ہین ہین اور سپر
مقت بھی توجہ نہین کرتا نقل ہی کہ ابو عامر شاگرد و مرید خواجہ ایک روز خدمت بابرکت
مین حاضر تھے کہ ناگہان ایک جوان آیا اور خواجہ سے بنابر مہمانی چند اصحاب التماس کیا آپنے
فرمایا کہ تو صوفیان معظم کو گھر لیجا کر تکلیف دیا چاہتا ہے یہ نہوگا ہر چند اُسنے مبالغہ و اصرار کیا
لیکن منظور نہوا بعد روانگی جوان حضار نے پوچھا کہ بخلاف عادت آج آپ نے رد و التماس
امیدوار کیا ہی مصلحت کیا ہی آپنے فرمایا کہ یہ شخص سرمایہ دنیا رکھتا تھا اب بے بضاعت
ہو گیا اب پھر اُسی کے حصول کے لیے مردان خدا کو کھانا کھلاتا ہی کہ شاید اس بذل نفقات
کی برکت سے پھر خوشحال ہو جاے اور یہ محال جسقدر یہ دنیا کو طلب کرتا ہی اتنی ہی دنیا اُس سے
بھاگتی ہی نقل ہی کہ ایکدن خواجہ دولتسرا سے باہر نکلے تو ایک کتا بھونکا حضرت نے
لا الہ الا اللہ فرمایا کتا فی الفور مرگیا نقل ہی شیخ عبداللہ الطاقی سے کہ مین نے زبانی محمد ابن
حنیف کے سنا کہ مین نے ایک روز خواجہ ممشاد کو دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوے جانب آسمان
ہاتھ اٹھائے کہتے ہین کہ یارب القلوب القلوب اسی ہنگام عرض بین آسمان نیچے اوترا
اور قریب خواجہ آ کر پھٹ گیا اور خواجہ اس شگاف آسمان مین چلے گئے نقل ہی کہ وقت واپسین
خواجہ ایک شخص نے کہا کہ خواجہ لا الہ الا اللہ زبان سے کہو خواجہ نے دیوار کیطرف رخ پھیر کر کہا

کہ خداوندا مین نے اپنے آپکو بالکل تیری طاعت مین فانی کر دیا گیا اسکی جزا یہی ہو کہ جاسوقت
تو دیکھا اور کسی نے آپ سے پوچھا کہ خواجہ اتنی عبادت و طاعت پر خدا نے تم سے کیا معاملہ فرمایا
ارشاد کیا کہ جنت با ہزار نعمت چالیس برس سے میرے سامنے موجود ہے مین اسکو نہین دیکھتا
اور ایک شخص نے پوچھا کہ یا خواجہ دل کا کیا حال ہو جاتا ہے یا کہ تیس برس سے دل کھو دیا ہے
ابتک نہین پایا جاتا کہ اور اہل اللہ نے دل کو گم کرکے نشان نہین پایا مین کیا حال دل کا بتاؤن
اور کیونکر یاد ون نقل ہے کہ حضرت ممشاد تین خلیفہ رکھتے تھے خواجہ ابو اسحاق شامی اور
ابو عامر اور شیخ احمد اسود دینوری کہ یہ صاحب سلسلہ سہروردیہ ہین نقل ہے کہ چاردہم محرم الحرام
دو سو ننانوے کو حضرت علو ممشاد جان بحق تسلیم ہوے مولف نے تاریخ وفات الہام ربانی لکھی

بیان حضرت خواجہ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہے کہ بعد حضرت علو ممشاد کے سجادہ طریقت مستقیم پر حضرت شیخ الشیوخ قطب الواصلین
اکمل الکاملین زاہد متمکین عابد مستدین مقتداے اہل ولا پیشواے اتقیا رکن ابدال قطب اہل
کمال وصاف حقایق کشاف دقایق بحر مواج اسرار الہامی حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی
رحمۃ اللہ علیہ نے زیب جلوس فرمایا یہ حضرت صاحب کشف و کرامات و مستند اولیاے
با اوقات تھے اپنے وقت کے مشائخ مین ممتاز اور مجالست رجال الغیب سے خلوت پرور رہتے
لقب آپکا شرف الدین ہے ملاقات خلایق و اغنیا سے منکش صحبت فقرا و علماے دل
خوش تھے فقر و ارادت مین یگانہ آفاق طاعت و عبادت مین یکہ و طاق تھے خرقہ فقر حضرت
قطب الکاملین خواجہ علو ممشاد سے پایا تھا آپکی مدح مین کسی نے چند شعر کہے ہین اشعار

وبہ اقتدے اہل چشت و شیوخہم ؛ کل ولی اللہ فی میلادہ ؛ منہم ابو اسحق اکبر شیخہم
طوبی لہا من شیخ الطوادہ ؛ ضحی ہذا الدین بیعونہ ؛ لا بعد موت الشیخ فی مسیادہ

نقل ہے کہ آپ فرط مجاہدت سے چھٹے ساتوین دن روزہ افطار کرتے فرماتے تھے کہ جو لذت گرسنگی
مین پائی ہے کسی چیز مین نہین علی عجب افطار کرتے تین لقمہ سے زیادہ تناول نفرماتے

مرید ہونے وقت چالیس روز استخارہ کیا آخر آواز آئی کہ اے ابواسحاق ہمارے مخلص خاص کا
مرید ہو یہ سنکر خواجہ ابو اسحاق حضرت مرشد آفاق علو ممشاد کے پاس بارادہ بیعت حاضر
ہوئے اور قدمبوسی کی حضرت علو ممشاد نے اس پاک نژاد کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مینے
یہ دعا کی ہے کہ تو درویش کامل ہو اور نیز فرزند و مرید تیرے سب کامل ہون پھر مرید کر کے
خلوت مین اجازت نشست دی ارشاد کیا کہ فقر و فاقہ و ریاضت و مجاہدہ نفس اختیار کر
خداوند عالم کا ذکر و فکر ہر وقت دل و زبان پر متمکن رکھ بحسب رشادت حضرت خواجہ
سات برس تک خدمت پیر روشن ضمیر مین مصروف عبادت و ریاضت رہے چنانچہ
سات طے کے روزون کے بعد یعنی اکیسوین دن ایک پارۂ نان اور چلو پانی سے
افطار کرتے تھے اسی ریاضت سے حضرت علو ممشاد کو بہ ندائے ہاتف معلوم ہوا کہ ابواسحاق
کامل کار و تمام عیار ہو گیا مرتبہ اعلےٰ پر پہونچ گیا اب اپنا خرقہ زیب بدن مرید خاص کر کے
اپنی جا پر بٹھاؤ اور تم ہماری بارگاہ مین حاضر ہو اُسوقت خواجہ علو ممشاد نے اس عالی
نہاد کو خرقۂ ارادت سپرد فرمایا اور اپنے سجادہ پر بٹھایا اُس حال مین آواز غیب آئی کہ ای
ابواسحاق تو مقبول ہمارا ہوا چنانچہ ایسا ہی جلوۂ شہود مین میسر آیا اور اکثر لوگون کو ان کی
برکت رشادت سے منزل وصول پر وصول ملا اور آپ ہی سے آغاز سلسلہ اہل چشت کا ظہور
مین آیا چنانچہ یہ خاندان عالی آپ کے بعد سے ملقب چشت ملقب ہوا اسکی تصریح یہ
ہے کہ جب خواجہ اپنے پیر عدیم النظیر کی خدمت مین بمقام بغداد پہونچے تو پیر روشن ضمیر نے
نام پوچھا انہے جواب دیا کہ ابواسحاق چشتی مجھکو کہتے ہین اوسوقت مرشد کامل نے فرمایا کہ
تم خواجہ چشت ہو اور اہل چشت تمھارے قدوم کی برکت سے مشرف باسلام ہونگے بعد
ازان خواجہ بر وقت منسوبیت خلافت اپنے پیر سے رخصت لیکر اور مع حشم و خدم اسی ہنگام مین
مع چار بزرگ باعظمت داخل چشت ہوئے چنانچہ دو صاحب ان مین کے ایک حضرت
خواجہ احمد ابدال دوسرے حضرت ناصر الدین خواجہ یوسف تھے پانچوین اولیا با کرامات

باہم گر سلوک سے سلسلہ ارادت یکدیگر مستحکم و مضبوط کرتے رہے بعد ایک کے دوسرے صاحب درجہ بدرجہ قائم مقام یکدیگر ہوئے ہر شخص آکے بہت مرید و خلیفہ ہوئے اور یہ صواحب مشتہر بخواجگان چشت ہوئے اور اسی نام سے نامزد کیے گئے جو کوئی انسے ارادت و بیعت حاصل کرتا چشتی کہلاتا نقل ہی کہ حضرت ابو اسحاق صاحب سماع تھے اور سماع کو بہت پسند رکھتے اور کوئی متشرع و متورع آپ پر مجال اعتراض نہ رکھتا تھا کوئی نہ کہ سکتا تھا کہ سماع کیون سنتے ہو حاضرین مجلس برکت اجلاس مبارک سے کیفیت و جد و ذوق کا ئل اٹھاتے بلکہ بعد شراکت مجلس حضور کوئی شخص الودہ معصیت نہوتا اور تاثیر مجلس سے درد دیوار جنبش کرکے متواجد ہوتے جو مریض کہ شریک جلسہ ہوتا صحیح و سالم ہوجاتا متمول دنیا دار اس محفل خاص مین یارائے دخل نہ پاتے اگر احیاناً کوئی اہل دنیا حاضر مجلس ہوتا بفیض تاثیر قدوم اقدس ترک دنیا کرکے داخل حلقہ ارادتمندان بالنسبت ہو جاتا کسی شخص نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کی مجلس مین امتناع اہل دنیا کیون ہو فرمایا کہ اہل دنیا کثیف الطبع کج نہاد اہل معرفت تارک دنیا لطیف القلب پاک نژاد پس اجتماع ضدین بے محل و محال ہی اور سماع کے استماع کے لیے اجتماع برادران متحد الطبع شرط ہی کہ الفقراء کنفس واحد اس معنی پر دال ہی پس یہ سب درویش یکدل و یک نفس فراہم ہوتے ہین اور تمام زمرہ متوجہ بحق ہوتا ہے اور ہر ایک بذوق سماع طالب دیدار دوست مین جان کھپاتاہی اور سماع سے ہر ایک پر کشف اسرار جلوہ دکھاتا ہے اور ہر ارباب سماع روشن ضمیر ہوتے ہین پس ایسے پاکیزہ مجمع مین خلل انداز و ننگا کیا کام ہے اور جب حضرت مجلس سماع مقرر کرتے تو تین روز پہلے اصحاب مجلس دیاران سماع کو مطلق کرتے اور قوالون کو توفیق توبہ پر موفق کرتے اور خود طے کا روزہ رکھتے نقل ہی کہ ایک سال قحط باران بشدت ہوا تمام خلایق گبھرائی بادشاہ کا ہر ائمہ عصر خدمت خواجہ مین لطلب استمداد مجمع الباب آئے اور نہایت لجاجت کی حضرت خواجہ نے اوسوقت قوالونکو

طلب کیا اور مجلس سماع ترتیب دی مگر بادشاہ کو داخل محفل ہونے دیا آخر سلطان نے بوساطت
فقیر اگذارش کیا کہ بشرط اجازت مین بھی حاضر جلسہ سماع ہون آپنے جواب دیا کہ اگر تم شریک
محفل ہوگے تو اثر سماع مفقود ہوجائیگا اور تلذذ مقصود ہوگا بارش نہوگی مناسب یہ ہی
کہ سلطان اپنے مقام پر منتظر بحارت ایزدی بیٹھارہے دیکھئے کہ پردہ غیب سے کیا
رحمت ہوتی ہی خدا چاہے تو خاطرخواہ نزول باران رحمت ہو آخر بادشاہ منتظر رحمت
آ حسب الارشاد شیخ کے مکان پر جا بیٹھا اور ادھر گرمی مجلس مین شیخ کو شدت وجد سے
گریہ شدید لاحق ہوا ناگہان ایک ابر مدرار سطحہ ہوا پر قایم ہوکر ایسا برسنے لگا کہ کشت
آرزوے تشنہ لبان مایوسی دم بھر مین سیراب و پر آب ہو گئی اور تمام خلق مطمئن آسودہ
دل ہوکر تر زبان توجہ خواجہ مستجاب الدعوات ہوئی دوسرون اکثر مردان شہر و خلیفہ
وقت حاضر مجلس خواجہ ہوے خواجہ اسوقت شدت سے رونے لگے اور جملہ حضار ہمراہ
شیخ عالی وقار اشکبار ہوئے اور عرض کیا کہ یا خواجہ باعث گریہ وزاری کیا ہی آپنے فرمایا
مین اس خوف سے گریان کہ خدا جانے مین کس گناہ کے عقوبت مین گرفتار ہون کہ
بادشاہ وقت بار بار میری مجلس مین آتا ہی اور مجھکو صحبت فقرا و صلحا سے نکسو کرتا ہے
پس مین خوفناک ہون کہ مبادا میرا حشر اہل دول کے ساتھ ہو یہ کہکر نعرہ کیا اور بیہوش
ہوگئے جب ہوشیار ہوے تو یہ کلمات فرماے اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی
فی زمرۃ المساکین یعنی خداوندا تین مسکین واہل سرعت کو دوست رکھتا ہون میرا حشر
بھی اسی زمرہ مین ہو یہ حال دیکھکر خلیفہ روتا ہوا نادم وخاسر مجلس سے اٹھکر اپنے مکان
کو روانہ ہوا **نقل** ہی کہ جب حضرت خواجہ کسی اہل دنیا کو دیکھتے تو زبان پر لاتے کہ اتوب
من کل المعاصی والمناہی **نقل** ہی کہ جب خواجہ کسی سفر کو جاتے چشم زدن مین کیسا ہی مقام
دور و دراز ہوتا پہونچ جاتے خداے عالم نے عجب عظمت وکرامت حضرت خواجہ کو عنایت
فرمائی تھی کہ جسکا ایک شمہ بیان نہین ہوسکتا **نقل** ہی کہ جب حضرت خواجہ بازگشت

چودھوین ربیع الثانی کو جہان فانی سے رحلت فرماے عالم روحانی ہوئے مرقد مبارک آپکا ملک شام کے کسی شہر مین ہی اور مشہور ہے کہ آپ کے مزار پر ہر شام کو من جانب غیبی چراغ روشن رہتا ہے اور کچھ بادو باران سے اوس مشعل نوری کو ضرر نہین پہونچتا کسی شخص کا شعر مناسب مقام خوب برجستہ ہی شعر اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

بیان حضرت شیخ ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ

نقل ہی کہ بعد وفات حضرت خواجہ ابو اسحاق خاندان چشت حضرت قطب سبحانی مقبول ربانی سلطان عالم راز مقبول جہان نواز شمع انجمن تحقیق رونق بخش شبستان توفیق زبدۃ الاتقیا قدوۃ الاحبار برہان صادق بلی و نخل حجت واثق علم و عمل ہادی گمراہان رہنماے راستی پناہان مورد افضال جناب مالک الازل والابد حضرت قطب المتقین شیخ ابی احمد چشتی کی ذات مجمع الصفات سے منور ہوا ان حضرت کی صفات مثل کرامات و مجاہدات و ریاضات وغیرہم کی گنجایش پذیر تحریر نہین آپ کا مکاشفات و مشاہدات مین اولیاے کبار کے پیشوا ہوتے ہین حضرت شیخ الشیوخ خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقہ خلافت آپ کو عطا کیا تھا اور آپ کو ابدال معظم مین بیان کیا ہی لقب مبارک قدوۃ الدین ہے **نقل ہی** کہ آپ نہایت باعظمت و عالی دودمان والاشان تھے سلطان فرسناقہ امیر العابد چشت کے صاحبزادے تھے حسب و نسب حسنی و حسینی اسطرح پر ہی کہ ابو احمد حسینی فرزند سلطان فرسناقہ ابن سید ابراہیم ابن سید یحیی ابن سید حسن ابن سید مجد المعانی ابن سید ناصر الدین ابن سید عبد اللہ بن سید حسن مثنی ابن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ابن حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ **نقل ہی** کہ سلطان فرسناقہ کی ایک ہمشیر نہایت عابدہ و صالحہ و عفیفہ و مکرمہ تھی گاہ گاہ حضرت ابو اسحاق شامی ان منظمہ و مکرمہ کے یہان قدم رنجہ فرماتے اور طعام نوشجان کرتے ایک روز حضرت خواجہ غیب دان نے فرمایا کہ ای عفیفہ محترمہ بشارت ہو کہ تیرے بھائی کا ایک فرزند نہایت معظم اہل اللہ ہوگا تجکو چاہیے کہ اوسکی پرورش مین نہایت سعی و نگاہداشت کرکے احتیاط کرتی رہ کوئی چیز

مقرر و معمول اسکو نہ بنیا اور برابر جان کے سمجھتی رہنا وجہ کہ یہ سلطان فرسنافہ باروار تقین اور یہی مولود متبشر و بطن مادر مین تھے اس روز سے حسب الارشاد سراسر ارشاد خواجہ کے ہمشیرہ مکرمہ سلطان نے زوجہ سلطان کی بہت احتیاط رکھنی شروع کی سواے اور و احتیاطون کے ایک یہ احتیاط کی کہ آپ خود چرخہ کات کر سوت بکوا کر اسکی قیمت مین قوت بسر ہی اپنی بھاوج کی کرتین اور کبھی لقمہ غیر حلال و مشکوک نہ کھانے دیتین اسی احتیاط مین آخر الامر چھٹی رمضان المبارک سنہ دوسو ساٹھ ہجری کو ولادت حضرت ابو احمد ہوئی وہ زمانہ خلافت معتصم باللہ کا تھا آپ کی عمر ماجدہ نے وجہ حلال سے پرورش آپکی کی اور ہر وقت حفظ و صیانت مین متوجہ رہتین اور جب کبھی حضرت ان محترمہ کے یہان تشریف لیجاتے خواجہ عالم کو گود کی مین دیکھ کر کہتے کہ یہ طفل بڑا خدا رسیدہ کامل ہوگا خاندان چشت اسکے سبب نہایت عظمت پائیگا حالات عجیبہ و کرامت اس سے ظہور مین آئینگے چنانچہ پیشین گوئی حضرت سے یہ امر ابتداً ظاہر ہوا کہ ایک خواجہ ابو احمد حضرت مرشد کامل کی مجلس سماع مین بعالم ہفت سالگی حاضر تھے اور حضرت ابو اسحاق کی نظر کیمیا اثر عین وجد و ذوق مین آپ پر پڑی اور فرمایا کہ سماع مین آو چہ مین حسب الارشاد پیر حقایق دستگیر پر تنویر ابو احمد حلقہ سماع مین آئے توفیق ایزدی رہنماے صراط حقیقت و معرفت ہوئی آپ کو علم باطنی و کشف راز مستور حاصل ہوا چنانچہ اسی خرد سالی مین ایسے علوم بیان فرماتے تھے کہ پایہ رسیدگان منزل حقایق آپ کے کشف و قائق سے حیران ہوتے تھے اور ایسے رموز سربستہ وریاضت کرتے تھے تیرہ برس کی عمر مین آپ مرید ہوکر سرگرم ذکر و عبادت و ریاضت ہوے اور ایسی شاقہ ریاضت اختیار کی کہ ساتوین روز افطار و تجدید وضو کرتے اور مثل اکابر اسلاف غذا مین نہایت قلت کرتے تین لقمہ طعام اور اسی قدر آب سے زیادہ خورد و نوش نفرماتے اور چالیس چالیس دن بعد افطار کرتے کثرت ناخورش سے نہایت نحیف و ناتوان ہوگئے کہ لوگ آپ کی صورت حال دیکھکر ہولناک ہوتے ناصیہ منور ایسا پرنور و تابان کہ شب تاریک جس مکان مین ہوتے حاضرین بے مدد چراغ شمع فروغ

روے مبارک سے کلام مجید بے وقت پڑھ لیتے نقل ہی کہ جب حضرت بیس برس کے ہوے
تو ایک روز اتفاقیہ اپنے والد ماجد فرسنافہ کے ہمراہ شکار کنان جانب کوہستان
جاتے تھے قضاء عندا اللہ ہمراہی پدر عالی مقدار و مردمان خدمتگزار سے جدا ہوکے ایک
ہولناک کوہستان مین رہ سپر ہوے کیا دیکھتے ہین کہ وہان چالیس شخص من قبیل
رجال الغیب ایک پہاڑ کے پتھر پر استادہ ہین اور حضرت خواجہ گرامی ابو اسحاق شامی
اُن اشخاص مین موجود ہین از بسکہ حضرت ابو احمد حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے
تعارف رکھتے تھے بمجرد معائنہ جب پاس تعظیم و تکریم پشت اسپ سے علٰحدہ ہوکے خدمت
خواجہ با برکت آئے اور قدم لیے اور اپنے تمام سلاح و اسپ و یراق وغیرہ کو وہین
چھوڑکر ایک خرقہ پشمین زیب تن کیا اور خدمت خواجہ مین حضوری دائمی اختیار کی ہرچند
سلطان اور خدمتیان حضرت والا نے جستجو و تلاش بے انتہا کی مگر کہین سراغ آپ کا
نہ آیا آخر چند روز بعد ایک شخص نے خبر دی کہ مین نے اُن عالی گہر نیک اختر کو فلان مقام
مین حضرت ابو اسحاق شامی کے ساتھ دیکھا تھا سلطان نے سنتے ہی چند آدمی واسطے
لانے فرزند کے روانہ کئے آخر الامر اشخاص فرستادہ پہونچے اور اُنھین روبراہ صراط مستقیم
کو افہام و تفہیم کرکے لانے لگے مگر وہ جادہ پیماے صحراے حقیقت اپنے مخطور ظاہر سے باز
نرہے اور آٹھ برس تک ہمراہی خدمت خواجہ ابو اسحاق مین سرمایہ اندوز سعادت
رہا اور ریاضت شاقہ کرکے منصب خلافت پر فائز ہوکے خرقہ درویشی کامل زیب بر دوش
کیا اور آپکے پیر روشن ضمیر نے اپنا جانشین فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے ابو احمد تو میرا فرزند
ہی مجھکو جو نعمت اپنے پیرون سے ملے وہ سب تیرے سپرد کرتا ہون اور آپ کا ہاتھ پکڑ کے
روبقبلہ کھڑے ہوکے دعا کی کہ ناگہان ندائے غیب آئی کہ اے ابو اسحاق جتنے ابو احمد کو
اپنا مقبول کیا بلکہ جو اسکے صحبت یافتہ اور ارادت آوردہ ہونگے انکو بھی اپنا فرد ست کیا
نقل ہی کہ حضرت ابو احمد نے تیس برس تک خواب خوش نہین فرمایا اور اسی زمانہ تک

کبھی وضو آپ کا بے ضرورت نہیں زائل ہوا ہمیشہ باوضو رہے اور چوتھے پانچوین دین کھانا کھاتے کبھی سیر ہوکر پانی نہین پیا اور باوجود فاقہاے چار پانچ روز کے شکر و سپاس بیقیاس ادا کرتے نقل ہی کہ حضرت بعد نماز تہجد دعا کرتے کہ یارب گنہگاران امت محمدی صلعم کو بخشدے ایک روز آواز ہاتف آئی کہ اے ابو احمد تیری دعا قبول کی اور ہزار عاصیان امت کو تیری خاطر سے بخشدیا اور تیرے ساتھ داخل بہشت کرینگے اسی طرح ہزار ہا اہل معصیت بہ برکت دعاے خواجہ عظمت ناجی ہوئے نقل ہی کہ حضرت ہمیشہ سماع سنتے اور حالت درود سماع مین جسپر آپکی نظر پڑتی وہ شخص کامل نسبت و باکراہت ہو جاتا جو کافر وارد مجلس ہوتا مسلمان ہوتا جس مریض پر نگاہ پڑجاتی صحت پاتا اور وقت سماع آپ کی پیشانی ایسی نورانی و پر ضیا ہوتی تھی کہ شب کو روشنی اوسکی شہرون کے لوگون کو معلوم ہوتی اور ہر طرف کے آدمی آپ کی مجلس مین پویان دوان حاضر ہوتے یہ حال دیکھکر اکثر علماے عصر کو آپ سے نفاق و عناد پیدا ہوا اور آپ کے اشتغال سماع پر طاعن ہوئے اور شکایت آپ کی امیر نصیر دامیر عادل سے کہ رشتہ دار آپ کے تھے کی اور اس بات پر آمادہ کیا کہ تم اپنے ہمشیرزادے کو جو مروج بدعت سماع ہی اپنی بارگاہ مین بلواکر ہمسے مناظرہ و مکالمہ کراؤ اگر وہ حق پر ہے تو اپنی راہ پر رہے اور اگر خلاف پر پایا جاتا ہی تو اسکو مزاحمت شدید کرکے باز رکھنا چاہیے آخر امیر نصیر نے مجبوراً کسی شخص کو بجہت طلب خواجہ بھیجا جب خواجہ آگاہ ماجراسے ہو تو اپنا خرقہ پہنکر گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے ایک ناخواندہ خادم خدابندہ نام کو ساتھ لیکر اپنا بارگاہ کی طرف رخ کیا جب حضرت محل امیر مین پہونچے تو وہان ستر فاضل زبردست شہر و اطراف کے مجتمع تھے اور پہلے سے امیر کو آمادہ فروگذاشت تعظیم خواجہ کر رکھا تھا بمجرد ورود مسعود خواجہ امیر پر سطوت و صولت خواجہ باعظمت ایسی مؤثر ہوئی کہ بے اختیار امیر نے استقبال کیا اور نہایت تعظیم و توقیر سے آپ کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور بغایت عظمت صدر مجلس مین آپ کو بٹھایا علما و فضلا نے مسائل مشکل پیش کیے خواجہ نے

اسی اپنے خادم ابجد خوان کو بنا برادائے جوابات مسکت و مسلم اشارہ کیا اُسوقت آپ کے خادم روشن دل نے سائلین سے خطاب کیا کہ اے کم مایگان بے بصر تمکو لیاقت سوالات مشکلہ بھی نہین مین سمجھا تھا کہ کوئی دشوار امر مین گفتگو کروگے یہ مقولات تمھارے تو بدیہی اور اسھل ہین چنانچہ خدا بندہ نے انتی مسائل کا جواب باصواب ازروے حدیث وآیات بیان کیا اور کسی کو مجال رد ونقض نہوئی اور پھر ایک دو امر آپ کے خادم نے مخاطبین نے دریافت کیے اُسمین سب باحیثیت عاجز وخاموش رہے آخر اعتراف نالیاقتی کیا بادشاہ نے اس حال مین پھر علماء سے کہا کہ اگر کوئی اور شبہ وشک باقی ہو تو اس بحث مین رفع کرلو حملہ جماعت نے اقرار عجز وتقصیر کیا اور کہا کہ ہم لوگ علوم ظاہری کے عالم ہین اور خواجہ فی الحقیقت رموز دو فالق باطنی کے ماہر کامل پس ہماری گفتگو محض قصور فہم پر مبتنی تھی اور اب ہم خواجہ کے تقصیر وار ہین یہ کہکر سب لوگ خواجہ کے قدمون پر گر پڑے طالب عفو تقصیر ہو اور عرض کی کہ ہمتو آپ کے ایک ادنی خادم کے مدمقابل نہین ہو سکتے حضرت سے تاب مقالات کجا براے خدا ہماری تقصیرین معاف فرمائیے اور آخر سب جماعت مرید ہوئی اور اپنے خیالات ماسبق سے توبہ کی یہ معاملہ حیرت اثر دیکھکر امیر نے خواجہ سے نہایت عذر بے اعتدالی کیا اور بہت کچھ متاع بیش بہا پیشکش کیے مگر خواجہ نے ایک ذرا توجہ نفرمائی اور دار عظمت کو معاودت فرما ہوے بعد ازان شہرہ ولایت وکاملیت خواجہ سامعہ نواز صغار وکبار شہر و دیار ہوا اور اکثر آدمی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر مرید ہوئے اور آپ سے فیض پایا نقل ہی کہ حضرت خواجہ کبھی نئے کپڑے نہ پہنتے اور اہل دول کے قریب نہ بیٹھتے اور آپ حافظ قرآن شریف تھے اکثر مجلس سماع منعقد کرتے اور نیز حضرت سری سقطی اور آپ حافظ قرآن شریف تھے اکثر مجلس سماع سے لطف بخوبی حاصل کرتے اور آپ بھی اپنے وجد و مستی سماع سے اکثر حضار اور قوالون کو سرنیت و مدد ذوق کرتے اور ایسے بیہوش از خود فراموش ہوتے کہ منھ سے کف جاری ہوتا اور بہوش و حواس تجارہتے

اور ایسا سمان بندھجاتا کہ صدائے سرود و قول قوالان در و دیوار سے پیدا ہوتی اور اُس سماع
سے وجدان روحانی پاتے اور بہت ہوجاتے کوئی واعظ و زاہد وقت آپ کے سماع پر دم
انکار نہ مارتا اکثر عقلاے عصر آپ کے حالات سے متحیر و متعجب ہوتے اور تعظیم و توقیر
آپ کی بیش از بیش کرتے آپ ایک شب مین دو قرآن ختم کرتے اور تین کلام اللہ دن کو
تمام کرتے جو کوئی حضرت کی زیارت کرتا تو آپ کی جبین منور پر غایت تابناکی سے نظر
اسکی نہ جم سکتی تھی نقل ہی کہ آپ کے والد صاحب محتسب تھے ایک روز آپ نے وقت فرصت
در بند خمخانہ کو کھولکر تمام خم دسبو توڑ ڈالے آخر والد خواجہ نے جوش غضب مین بالاخانہ
پر چڑھکے ایک بڑا بھاری پتھر خواجہ کے سر اقدس پر پھینکا بعنایت حافظ حقیقی وہ پتھر
ادھر رہگیا اور آپ کے سر تک نہ آسکا سلطان اس مشاہدہ کرامت سے متحیر ہوا اور
اپنے صاحبزادۂ عالی خطاب کے ہاتھ پر توبہ کی اور سنہ دوسو اسی مین یہ واقعہ بر روے کار آیا
نقل ہی کہ فضیل بن یحیی برمکی نے خواجہ پر اعتراضات و مذمت درباب سماع کیے خواجہ نے
یہ حال سنکر کہا کہ اگر وہ ناحق مجھسے متعرض ہوا ہے تو اپنی عمل کی پاداش دیکھیگا عرصہ نگذرا تھا
کہ فضیل ایک ایسی سخت زحمت مین مبتلا ہوا کہ کار معالجہ اطبا سے گذرا آخر فضیل
مایوس ہوکر رجوع بخدا لایا اور تلاوت کلام مجید مین اوقات صرف کرنے لگا عاقبت
کار فضیل نے جمال مبارک حضرت رسول مقبول صلعم کو خواب مین مشاہدہ کیا اُسی عالم
مین اپنی صحت کے لیے عرض کی حضرت محبوب کبریا نے ارشاد کیا کہ فضیل یہ ابتلاے آفت
اسی نکوہیدہ عمل کی عقوبت ہی کہ تو نے انکار سماع ابو احمد کیا اسکا منکر بزرگان طریقت سے
منکر اور انکا منکر ہمارا منکر ہے جبتک تو یہ نکرے اور مجلس سماع ابو احمد من نہ شریک ہو
صحت و شفا ناممکن فضیل جب خواب سے بیدار ہوا لرزان و ہراسان ہوکر افتان و خیزان
حضرت خواجہ کی مجلس مین دوڑا آیا خواجہ اوسوقت وجد سماع مین سرمست تھے فضیل
یہ حال دیکھکر مودب دست بستہ ایک طرف کو کھڑا ہو رہا اسی حال مین خواجہ فضیل کی

طرف سایہ انداز ہوئے اور نظر فیض اثر فضیل پر پڑی اور مسکرا کر فرمایا کہ فضیل اپنے کیے کی سزا پائی اُسنے عرض کی کہ کیسی کچھ مگر از خردان خطا و از بزرگان عطا اب امید عفو رکھتا ہون یہ کہکر پانون پر گر کے عرض کی کہ آپ کا جو کام ہو پسندیدہ خدا ہے علام ہی سلاع واقفی اسرار آلہی مین سے ہی بیخبر کیا جانے مین نے خطائے انکار سے عذاب شدید کھینچا اخیر خطاوار ہون معاف فرمائیے خواجہ نے بنظر ترحم فضیل کے سر پہ ہاتھ پھیرا معاً تکلیف مرض لاحقہ رفع دفع ہو گئی اس حال کے مشاہدہ سے سات شو اہل خلاف واعتساف بصدق دل مسلمان ہوئے اور آپ کی توجہ کامل سے عارف کامل سے واصل ہوئے نقل ہی کہ خواجہ ایک روز لب دریا اناسی ہمراہیون سے تشریف لے گئے ارادہ عبور پر کشتی حاضر وقت نہ دیکھی ساتھ والون سے فرمایا کہ سب ہمارے پاس آ دحلقہ کر لو خدا حامی ہے پار اتر جائینگے متابعین حسب الارشاد بحر مواج مین اتر پڑے او باطمینان تمام پار اتر گئے کسی کے پانون بھی تر نہوے اسوقت چوبیس متنفس کافر دیکھ رہے تھے فی الفور مسلمان ہو کر خود بھی دریا مین اتر کے دوسری طرف باسانی جا پہونچے اور بعبرکت فیض ارادت خواجہ ہر شخص رتبۂ وصول وقبول پر فائز ہوا نقل ہی کہ ایکبار حضرت کرامت پناہ راہ طے کرتے ہوئے کسی مقام مسکن وموطن کفار موسومن آزار پر ورود فرما ہوے اُن اشرار کا یہ حال تھا کہ جسکو مسلمان دیکھتے اُسکو پکڑ کر زحمت سوختگی پہونچاتے جو کوئی مومن ادھر جا نکلتا اپنے آپ کو مسلمان نہ بتاتا اور لباس کفار پہنکر اس پردہ سے چھپ چھپ کر جان بچاتا یہ نابکار ہر وارد وصادر سے دریافت طریقہ وملت کرتے اگر امیانا کوئی شخص اقرار اسلام کرتا یہ ناخدا ترس فی الفور اُسکو جلا دیتے جب خواجہ کامل النسب بھی اُدھر سے گذرے تو اُن مردم کفار نے وہی ہنجار پرشش حال انسے برتا پوچھا کہ تم مسلمان ہو فرمایا کہ الحمد للہ گمان تمہارا حق پر ہے مین مسلمان ہون کہا کہ ہم مسلمان کو مار ڈالتے ہین اور آگ مین جلا دیتے ہین یہ امتحان اُسکا ہی کہ اُسکو مارنے وجلانے مین کچھ نقصان نہ پہونچے

وہ ہی مسلمان ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمان صدق دل سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پڑھے ہرگز آگ اسپر اثر نہین کر سکتی پس اُن شریرون نے آگ جلائی اور کہا کہ آؤ حضرت
قطب الکاملین اوس آگ مین داخل ہوے اور مصلے بچھا کر مشغول نماز ہوے فی الفور
آگ بجھ گئی اور آپ کا رونگٹا بھی میلا نہوا کفار یہ عبرت افزا حال دیکھ کر متحیر ہوے اور عجز سے
پاؤن پر گر پڑے تمام زمرہ اشرار صدق دل سے مشرف باسلام ہوے سب لوگ دس ہزار
نفر تھے انمین سے سو آدمی حضرت کی خدمت مین سعادت اندوز رہے اور برکت
انفاس معنبر کہ خواجہ گرامی اوقات سے سب کے سب فائز معارف ہوئے
باقی لوگ حسب فرمودہ خواجہ اُسی شہر مین قیام پذیر رہے تمام عمر وہین
صرف کی نقل ہی کہ حضرت خواجہ پاک نہاد سنہ تین سو پچپن مین عشیرہ
جمادی الثانی کو رہگرائے منزل اقدس ہوئے مولف نے تاریخ وفات قطب العالمین لکھی ہے۔
۳۵۵

بیان حضرت خواجہ ابو محمد قدس اللہ سرہ

نقل ہی کہ بعد وفات حضرت خواجہ ابو احمد کے کاشانہ فروز خلافت حضرت بادشاہ ملک
مکاشفات سلطان اقالیم مشاہدات حجۃ المشائخ والفقرا قدوۃ الائمہ والاصفیا ولی حریم
ولایت صفی کعبہ ہدایت مفخر العباد ملجا ء والاوتاد مخزن صفا معدن وفا مطمح انظار اشتیاق
حوران بہشتی حضرت خواجہ ابو محمد بن ابو احمد چشتی قدس اللہ سرہ ہوئے یہ حضرت اپنے
والد بزرگوار سے بجمیع الصفات مماثل و مشاکل تھے اطوار کریہ و ارشایستہ اوضاع و افعال
بالیستہ سے بہرہ ور تھے کرامت ولایت گویا آپ کی ہمزاد تھی بطن مادری سے دل ہو کر
عالم شہود مین آئے تھے مجمتہ صفات گرامی اوقات عالی فطرت والا منزلت صاحب
عظمت اہل نسبت تھے آپ کا لقب ناصح الدین ہی ستر برس کا سن شریف ہوا آپنے
خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار حضرت ابو احمد چشتی سے حاصل کیا تاثیر نظر جسپر پڑ گئی
ولی کامل ہو گیا والدہ ماجدہ حضرت خواجہ سے نقل ہے کہ جب یہ فرزند چار ماہ

میرے بطن مین تھا تو آواز کلمۂ طیبہ مجکو آتی تھی مین نے اپنے شوہر یعنی خواجہ ابواحمد سے یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا کہ بشارت تجکو ہو کہ تیرے بطن سے فرزند عالی قدر مخبر الی یا مصفا پیدا ہوگا ایک روز اسی آوان مین حضرت ابواحمد قریب اپنی زوجہ کے بیٹھے تھے ناگاہ جانب شکم مادر ابو محمد کے دیکھکر فرمایا کہ السلام علیک یا ولی اللہ وخلیفتی اسکا جواب مربدن بطن سے بعبارت غیر مفہوم آیا مادر صالحہ ابو محمد نے حضرت ابو محمد سے کہا کہ ہنوز بچہ پردہ غیب مین ہے اپنے فرزند سے کیونکر تعبیر کیا نہین معلوم کہ لڑکی ہو یا لڑکا آپ نے جواب دیا کہ مجھے خداوند عالم نے پہلے ہی بشارت دی ہے کہ تیرے گھر مین پسر نیک اختر ولی کامل حمیدہ خصائل پیدا ہوگا اور نیز لوح محفوظ پر بھی یہی منقوش دیکھا ہے کہ میرے یہان ولی مادر زاد متولد ہوگا نقل ہے کہ ولادت خواجہ ابو محمد چشتی شب عاشورا کو ہوئی آپ کے پدر بزرگوار نے شب کو خواب مین دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم تشریف رکھتے ہیں اور ارشاد کرتے ہین کہ اے ابو محمد خوش ہو کہ تیرا فرزند سعادت پیوند پیدا ہوا اسکا نام ہمارے نام پر رکھنا اور ہمارا سلام اس سے کہنا جو ہین حضرت خواجہ خواب راحت سے بیدار ہوئے چار سمت سے نوید جلوہ فرماے دولت بیدار گوشزد ہوئی یعنے کہ فرزند جگر بند کے ولادت کی خبر سنی ابھی حضرت ابو محمد کو غسل ولادت نہین دیا تھا کہ آپنے سات مرتبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا پھر حضرت خواجہ ابواحمد نے وضو کرکے فرزند کا منھ دیکھا کہا السلام علیک جواب اسکا وعلیکم السلام سنا اور پھر مولود مسعود سے کہا یا شیخنا ما رأیت فی ہذہ اللیلۃ یعنے یا مرشد میرے رات کو کیا خواب دیکھا اسوقت خواجہ کرامت نے فرزند کے کان مین پیام سلام حضرت خیر الانام بیان کیا فرزند بالغ الحقیقت نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت ابواحمد نے بھی سجدہ کرکے دعا کی کہ خداوند میرے طفل کو وہی رتبہ کر اسی وقت آواز غیب سے آئی کہ اے ابو محمد تیری دعا قبول ہوئی اور یہ فرزند تیرا ہمارا مقبول ہوا نقل ہے کہ حضرت ابو محمد شب عاشورہ

جو پیدا ہوے دن کو دودھ اپنی والدہ کا نہ پیا گھر والون نے آپ کے والد کو خبر کی آپ نے
فرمایا کہ یہ لڑکا مادر زاد ولی ہے متابعت اولیا و انبیا کی کرتا ہے اسی سبب سے روز عاشورا
کو شیر نہین پیا پس رات ہوئی تو دودھ پیا ایک روز آپ اپنی والدہ کی گود مین دودھ
پیتے ہوے بہت ہنسے آپ کی والدہ نے تعجب سے آپ کے والد کو اس امر کی خبر دی آپنے
فرمایا کہ شیطان اس فرزند کے رلانے کو آیا تھا خدا تعالے نے فرشتون کو واسطے اُسکے دور
کرنے کے حکم دیا تو شیطان ڈر کر بھاگا اس سبب سے ابو محمد نے خندہ کیا نقل ہی کہ جب
سے آپ پیدا ہوے بر وقت نماز کے تھوڑی دیر تک آسمان کی طرف آنکھین اُٹھا کر
کئی بار لا الہ الا اللہ کہتے اور اوسوقت آپ کا منھ ایسا نورانی ہوتا کہ تمام گھر روشن ہو جاتا
اور جب چراغ روشن ہوتا تو آپ کی پیشانی کے فروغ سے تمام گھر چمک اُٹھتا ہی نقل ہی
کہ جب آپ ڈھائی برس کے ہوئے تو غذا کم کھاتے تھے آپ کی والدہ نے یہ حال حضرت
خواجہ سے کہا فرمایا کہ جاے خوف نہین ہی درویشون کی سیرت رکھتا ہی پس یہ فرزند بھی
عادت کم خوری کی ابھی سے کرتا ہے اور جب آپ کی بسم اللہ ہوئی اور مکتب مین گئے تو
پہلے ہی غیب سے آپ کی تختی پر یہ الفاظ لکھے ہوے تھے بسم الرحمن الرحیم علم القرآن
رب یسر ولا تعسر رب زدنی علما و فہما و تمم بالخیر پس تھوڑے ہی دنون مین آپ قرآن شریف
پڑھکر علوم دین سے بہرہ یاب ہوے اور کامل ہوگئے اور چار برس کی عمر سے نماز جماعت
کے ساتھہ پڑھنا شروع کی جب سات برس کے ہوے تو گوشہ تنہائی مین بیٹھے اور جو کچھ زبان
مبارک سے فرماتے تھے وہی ہوتا تھا اکثر خلقت نہایت اعتقاد سے آپ کی جانب رجوع
تھی جو کوئی اہل حاجت آتا اپنی مراد پاتا بیس برس تک آپ کا وضو نہیں ٹوٹا جو کافر آپکے
سامنے آتا فوراً مسلمان ہوتا یہان تک مقام چشت مین کوئی شخص بے اسلام نرہا اور جو
مسلمان آپکے پاس حاضر ہوتا تو صاحب کشف ہو جاتا اور آپکے والد بزرگوار نے آپکو اپنا خلیفہ
کیا تھا جب عمر آپکی چوبیس برس کی ہوئی تو آپکے والد نے انتقال کیا اور آپ قائم مقام اُنکے ہوئے اگرچہ

اور درویش ہر قسم کے آدمی حضرت کی خدمت مین آکر اپنی مراد کو پہونچتے نقل ہی کہ سات
برس کی عمر مین آپ کے والد نے خرقۂ درویشی پہنا کر اپنا جانشین کیا اور اس قسم کی
نصیحتین کین کہ فقر و فاقہ کو نہایت عزیز رکھنا اور درویشی کو غنیمت جاننا فقیرون کی
صحبت اختیار کرنا اور ایسی ریاضت شاقہ کرتے تھے کہ کئی برس تک چت سینین ہوگئے
اور کنوئین مین نماز معکوس ادا کی تھوڑے سے دنون مین بڑے کامل اور امید گاہ خلایق
ہوئے بارہ برس تک ایک حجرہ مین آپ نے اعتکاف کیا اور ساتوین روز ایک خرمے سے
افطار فرماتے تھے نقل ہی کہ ایک روز زمانہ طفلی مین مکتب کو جاتے ہوئے حضرت
خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت خضر نے فرمایا کہ اے ابو محمد تجھکو بشارت ہو
کہ مین خداے تعالے کے حکم سے تجھے علم ظاہری و باطنی سکھانے آتا ہون خواجہ نے حضرت
کے قدم کو چوم کر کہا کہ زہے نصیب جو کچھ ارشاد فرمانا ہو فرمائیے پس خضر علیہ السلام نے آپکو
اسم اعظم سکھایا اسی وقت خواجہ ابو محمد کو اسرار باطنی منکشف ہوئے پس ابو محمد آ سے اپنے
گھر پلٹ آئے آپ کی والدہ نے فرمایا کہ اے فرزند آج کیا پڑھا اپنی تختی دکھاو اور سبق سناو
جواب دیا مین نے جو پڑھا ہی وہ تختی اور کتاب سے جدا ہی یہ سنکر آپکی والدہ کلام مجید دکھا کر
کہنے لگین کہ اسے پڑھو آپنے کہا کہ قرآن اپنے پاس رکھو مین حفظ سنائے دیتا ہون پھر
تھوڑے عرصہ مین تمام کلام اللہ سنا دیا آپکی والدہ ماجدہ نہایت حیران ہوئین اور بہت
شکر خداے کریم کا کیا نقل ہی کہ ایک روز خواجہ ابو احمد محفل سماع مین تھے اور قوال بہت
اچھا گا رہے تھے اور ناگاہ حضرت ابو محمد بھی اس جگہ آ نکلے اور آپکے والد کی نظر عین وجد مین
آپ پر پڑی فرمایا کہ اے فرزند یہان آؤ اسی وقت خواجہ ابو محمد حلقہ سماع مین حاضر ہوگئے
اور اثر نظر مبارک سے ایسے مست اور بیہوش ہوئے کہ سات دن تک ہوش نہ آیا پس
آپ کے والد نے سات دن تک مجلس سماع برپا رکھی نمازون کے وقت قوالونکی رخصت
ہو جاتی اور پھر وہی ہنگامہ قوالی کا گرم رہتا آخر سات روز کے بعد حضرت ابو محمد کو

ہوش آیا او قوال چپ ہو رہے تھوڑے وصہ مین آپنے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا تو تو تو
بجھوا اس کلام کے عالم غیب سے ایک آواز سرود اور نغمہ کی پیدا ہوئی اور حضرت ابو محمد اور جمیع
حاضرین مصروف سماع رہے چنانچہ کئی دن تک ایسی ہی آواز غیب سے آتی رہی اور حضرت ابو محمد
بیخود رہے جب ہوش آیا تو آپنے والد کے قدمو نپر گر کر عرض کی کہ یا حضرت جو اسرار کہ سماع سے
کھلتے ہین کسی شغل اور ذکر سے نہین کھلتے یہ کیفیت آپ کی بدولت حاصل ہوئی پھر
آپ کے والد نے فرمایا کہ سماع ایک عجب مخفی راز ہی کہ ہر ایک کو اسکا حال نہین کھلتا جو کوئی
لایق اور قابل ہوتا ہی اسی کو یہ کیفیت کھلتی ہی اور اگر مین اسکا حال بیان کرون تو تمام
خلقت ورد و وظیفہ چھوڑ کر مصروف سماع ہو جاے نقل ہی کہ ایک روز حضرت لب دریا
بیٹھے ہوے اپنا خرقہ سیتے تھے ناگاہ پسر خلیفہ وہان پہونچکر گھوڑے سے اتر کر خدمت مین
حاضر ہوا اور ادب سے بیٹھ گیا اوسوقت حضرت نے یہ اُس سے خطاب کیا کہ حضرت رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی بڈھیا کسی بادشاہ کے عہد مین فاقہ سے شب
بسر کرے اُسکی پرشش اس حاکم وقت سے ہوگی پس تمکو خدا نے جو حاکم ایک جماعت کثیر کا
کیا ہی لازم ہی کہ متفحص حال فقرا و غربا ہوتے رہو اور پریشانون اور محتاجون کی حالت سے
غافل و بیخبر نرہو ورنہ فرداے قیامت کو تم سے اس قصور کی پرشش ہوگی اور بجز انفعال
وحسرت تمکو کچھ بن نہ آئیگا جب نصایح خواجہ تمام ہوئے خلیفہ زادہ نے خدام سے
نقد وجنس منگوا کر پیشکش خواجہ کرامت کیا خواجہ عالی نژاد نے اس بضاعت مستعار
دنیادی کو دیکھ کر متبسم فرما کر کہا کہ یہ رسم و راہ ہمارے پیران حق آگاہ کی نہین ہی اور مین نے
بھی کبھی اپنے نفس کو اس آلودگی مین آلودہ نہین کیا اور اب بھی قبول نہین کرتا ہماری
فقیری امیری و تونگری سے ہزار درجہ بہتر ہی ہرچند سلطان زادہ نے اصرار کیا مگر بیان
وہی انکار رہا اور فرمایا کہ خدا وند عالم نے ابواب گنجہاے غنیٰ اپنے بندگان متوکل پر
مفتوح کر رکھے ہین انکو اس قلیل بضاعت کی کیا پروا ہی پھر بھی ابن خلیفہ نے الحاح کثیر کیا

اسوقت خواجہ نے اسمان کی جانب رُخ کیکے دعا کی کہ یارب اپنے بندگان مقبول کو جو تو
دولتین دکھاتا ہے اسکو بھی دکھا فی الحال نمایان دریا جوق جوق ایکایک دینار سرخ دہن
میں لیکر ساحل پر آئین اور ایک ایک اپنا منہ کھولا بلکزادہ نے یہ تماشاے قدرت معائنہ کرکے
حیرت سے جل عظمت کہا اور خواجہ گرامی عظمت کے قدمون پر گر پڑا تا آنکہ اسی عالم تجویز انفعال مین
وہان سے معاودت کی **نقل ہی** کہ جب محمود سبکتگین غزوہ سومنات پر آیا تو اوسوقت غیب سے
خواجہ کو بھی ہدایت جہاد و نصرت دہادی مین اہل اسلام ہوئی تا آنکہ ستر برس کی عمر مین آپ
ایک جماعت فقرا کے ساتھ وارد ہونگا۔ ہوئے اور کفار پر جہاد کرنے لگے ایکروز کفار نے
حملہ شدید کیا تو مردان اسلام بہ تنگ و پریشان ہونے لگے اسوقت خواجہ نے اپنے مرید
محمد کاکو نام موجودہ چشت کو یاد فرمایا اور ارشاد کیا کہ ای کاکو جلد آکر کفار کو پس پا اور منہزم
کر چنانچہ اسی وقت محمد کاکو موجود ہوے اور سپاہ کفار پر قتال عظیم کیا اور جملہ اشرار بہزیمت خوردہ
ہوے جسوقت کہ خواجہ نے اپنے مرید کو معرکہ مین بلایا تھا اسوقت وہ مقام چشت مین غضبناک
ولف دردان جوش وخروش مین پھر رہے تھے لوگون نے پوچھا کہ ای محمد کاکو کیا کرتے ہو فرمایا کہ
قتل کفار جبکہ سلطان محمود بدستیاری و مددگاری ظاہری و باطنی لشکر فیروزہ پر مظفر
ومنصور ہوا تو خواجہ سے اور بھی رجوع عقیدت وارادت لایا اور آپ کے قدمون پر
سرارادت رکھا **نقل ہی** کہ ایک ہمشیرہ عفیفہ عالی نہاد چہل سالہ عمر نا کتخدا تھین چرخہ کات
کر وجہ حلال سے قوت بسری کرتی تھین شب و روز ریاضت وعبادت مین مصروف
رہتی تھین حضرت خواجہ ازراہ کشف اُنسے فرماتے تھے کہ تم سے ایک فرزند صالح خداودست
پیدا ہوگا مگر چونکہ ولادت فرزند بے زوج ممکن نہین اسلیے آپ اُن عالی گہر سے فرماتے
تھے کہ تم اپنا عقد کروا لو بسبب بے تعلقی واحتیاط کے راضی نہوتی تھین آخر الامر خواجہ نے
نے پدر عالیمقدار کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ ای ابو محمد تم اپنی ہمشیرہ کی شادی ایک
سید زادہ محمد سمعان نام مقیم فلان مقام سے کرو اور اس مرد صالح نیک فطرت کو اپنے پاس بلا

اور ایسی ہی بشارت اپنی صاحبزادی کو دربارۂ تحویل مناکحت فرمائی کہ وہ پاک گوہر حباب شاد
بدرہا می ہوگئیں جب حضرت ابو محمد بیدار ہوئے اسی وقت ایک خط محمد سمعان کو بایں مضمون لکھا
کرقم مجیرد مطالعہ اس تحریر کے جلد ادھر کو روانہ ہو کر ایک نعش پانون مین وہان پہنو اور دوسری
یہان آکر پہنو یعنی کھانے کو وہان کھاؤ تو و پانی یہان بہان پیو قاصد گرامی نامہ نامی لیکر مقام
مقصود پر پہونچا تو محمد سمعان کو اپنے دروازے پر اسی شان سے دیکھا کہ ایک کفش زیر پا ہے
دوسرا پانون برہنہ قاصد نے خط دیا تو اونھون نے مضمون دیکھکر فرمایا کہ بسم اللہ مین
پہلے ہی سے تیار بیٹھا ہون اسی صورت سے آپ روانہ ہو گئے جب خواجہ ابو محمد سے ملاقات
ہوئی تو آپ انکو دیکھکر بہت خوش ہوئے ایک دو روز بعد عقد اپنی ہمشیرہ پاکیزہ سرشت کا
ان والانژاد سے کر دیا چنانچہ ایک فرزند ارجمند انکے متولد ہوا اسکا نام ابو یوسف رکھا
خواجہ نے آثار جلالت ناصیۂ مولود سے دریافت فرماکر اپنی فرزندی مین لیکر تربیت
و تعلیم فرمانی شروع کی تا آنکہ ایک وقت معین پر خواجہ ابو یوسف کو اپنی خلافت ظاہری
و باطنی سپرد کرکے ناصر الدین لقب فرمایا اور آپ کو قطب الاقطاب مقرر کیا **نقل ہی کہ**
استاد مروان رحمۃ اللہ علیہ ساکن قصبۂ سنجان مسکہ خواف مرید و خلیفہ حضرت ابو محمد
کے تھے اور ہمیشہ باوضو رہتے تھے استنجون کے ڈھیلے قبل استنجا اکثر اپنے رخسار سے
صاف کرتے تھے انکو حضرت نے خلافت دیکر وطن کی رخصت دی انھون نے التماس کیا
کہ مین آپ کی مفارقت کی تاب نہین رکھتا خواجہ نے فرمایا کہ تم وطن کو جاؤ اور ہم تم سے
ہر حال مین ہر جگہ ملاقات جسمانی و روحانی کرتے رہینگے چنانچہ خواف فرماتے ہین
کہ مین چشت مین اپنے خواجہ باکرامت کا جمال عالم بچشم ظاہر دیکھتا تھا اور وقت
اشتیاق پردہاے مفارقت درمیان سے اٹھ جاتے تھے **نقل ہی** کہ حضرت تین خلیفہ
رکھتے تھے ابو یوسف چشتی و محمد کاکو و استاد مروان رحمۃ اللہ علیہم وفات آپ کی
سنہ چار سو گیارہ ہجری چہ بقعی ... الشانی کو واقع ہوئی تاریخ انتقال حضرت کی امام

مؤلف کتاب نے لکھی ہے

بیان حضرت خواجہ ابویوسف قدس سرہ

نقل ہے کہ یہ حضرت ابو محمد کے خلیفہ خاندان سید الاولیا سیر الاقطاب مویدو دین سلطان اہل الیقین زبدہ صابران قدوہ ماہران معاضد امامت مقام کرامت پیشواے ارباب تصوف حضرت قطب العارفین ناصر الدین خواجہ ابویوسف چشتی الحسینی قدس اللہ سرہ ہوے آپ جمال طریقت کمال معرفت وکرامت ظاہر و باطن سے سرمایہ کثیر رکھتے تھے علم وعمل بدرجہ کمال مستلزم حال تھا خرقہ فقر وارادت اپنے ماموں حضرت ابو محمد چشتی سے حاصل کیا تھا اور حضرت ابویوسف حضرت ابو محمد کے بھانجے اور محمد سمعان کے بیٹے ہیں جب آپ کی عمر چھتیس برس کی ہوئی تو حضرت ابو محمد آپ کے ماموں نے انتقال فرمایا اور آپ انکے قائم مقام ہوے سلسلہ انکے نسب مبارک کا حضرت علی علیہ السلام تک بدین تفصیل پہونچتا ہی ابویوسف بن محمد سمعان ابن سید ابراہیم ابن سید محمد ابن سید حسین ابن سید عبد اللہ ملقب بہ علی اکبر بن امام حسن عسکری ابن امام علی تقی ابن امام محمد تقی ابن امام علی رضا ابن امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین ابن حضرت علی مرتضی علیہم السلام نقل ہی کہ جو شخص حضرت کی خدمت میں آتا متقی ہوجاتا تونگر اہل دنیا جو آتا تو اُسے دیکھ کر آپ کو خوف واعراض ہوتا اور آپ روکر کہتے الٰہی انا فقیر ومسکین اکثر فقرا وصلحا سے ہم صحبت وہم نوالہ ہوتے اور نہایت تعظیم کرتے اور فرماتے کہ فقیر خدا ورسول کے دوست ہوتے ہیں پس کوئی شخص دوستان خدا کو دوست نہیں رکھتا باوجود اس بے تعلقی واعراض دنیا اکثر مخلوق عالم آپکے مرید ومعتقد تھے اور آپکے پاس جو کچھ ہوتا تھا نذر فقرا کرتے اگر خادم کچھ چھپا رکھتا تو کشف سے دریافت کرکے اُس سے لیکر قسمت ہمسایہ وجوار فرماتے تھے نقل ہے کہ حضرت خواجہ بیس سالگی بزمان حیات پیر ومرشد اپنے کے

ایک روز کسی امیر کے دروازے پر سیر کنان پہونچے امیر کی بیٹی باہر صحن خانہ مین بیٹھی تھی
اوسکو دیکھکر خواجہ مائل ہوے اوسی وقت حاجب در سے فرمایا کہ اپنے آقا سے پیام دے
کر اپنی دختر ہمسے منعقد کرے خادم نے بجنسہ پیام کی تبلیغ کی امیر نے جواب دیا کہ ہماری خوش قسمتی
ہی مگر مین لڑکی حضرت قطب العارفین کے پاس بھیجتا ہون وہ خطبہ آپ پڑھین یہ جواب
خادم نے خواجہ سے عرض کیا تو آپ نے بفطرت سلیم سے امیر کی بدطینتی کو دریافت کیا
مشتعل ہوکر فرمایا کہ ہیان فقط امتحان ارادت امیر تھا ورنہ ہمکو پروا نہین یہ کہکر خانہ
دولتخانہ رجوع فرمائی اور ادہر دختر امیر کبیر کو درد شکم شدید ہوا اس خوف سے امیر نے خادم کو
پیام دیکر بعقب خواجہ روانہ کیا کہ آپ معاودت فرمائین مین ابھی آپکی تعمیل ارشاد کرونگا خواجہ نے
انکار مطلق فرمایا اور بیان دختر امیر نے صدمہ عظیم سے رحلت کی نقل ہی کہ حضرت بعد رحلت
اپنے مرشد بزرگ کے ایک دفعہ وارد ہرات ہوکے ہانسے مراجعت کرنے مین ایک موضع مین پہونچ
کر انکا نام کیک تھا وہان ایک فقیر اہل دل بالنسبت صاحب دختر رہتا تھا آپنے اسکے گھر
اقامت اختیار کی اسی شب دختر درویش نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک ماہ کامل اتر کر
ہمکنار دختر ہوا صبح کو درویش نے بیٹی کا خواب خواجہ عالی صفات سے بیان کیا آپنے بطور تعبیر بیان
فرمایا کہ وہ ماہ تابان مین ہون تو اپنی بیٹی مجھسے منعقد کر درویش نے بسبب لاعلمی حال عرض
کیا کہ مین آپ ایسے بزرگ عالی منش سے کیونکر درستی پیوند کی مبادرت کرسکتا ہون آپنے
فرمایا قضی الامر یہ کہذا یعنے حکم خداوندی نافذ ہوا ہی تو اس مناکحت مین تامل نکر
کیونکہ ولادت مطلع فرزندان و قطب زمانہ کا اس سے ظہور ہوگا درویش نے دختر کے
پاس کیفیت عالم خواب دختر سے پرسش کی اوسنے جو واقعہ دیکھا تھا بعینہ بیان کیا
درویش یہ مطابقت حال طرفین دیکھکر توافق جانبین پر آمادہ و مستعد ہوا اور بیٹی سے
کہا کہ تجھے بشارت ہو جسکی حکایت تو نے کہی وہی قمر فلک جمال و کمال آج تیرے
کاشانہ مین جلوہ فرما ہوا وہان سے لڑکی کو لیے حاضر خدمت خواجہ ہوا آپ نے

اسی وقت اپنا مقدار اس سے گیا چندے وہان قیام کرکے پھر چشت مین تشریف لائے اور سن
ولیہ ذی عصمت سے حضرت خواجہ مودود چشتی اور خواجہ تاج الدین ابو الفتح متولد ہوئے
نقل ہی کہ حضرت خواجہ موسم گرما مین خانقاہ سے باچند رفقا تشریف لائے تھے راستہ
کی گرمی سے وتپش سب بیتاب ہوے آخر بے اختیار آپ سے استدعاے ظہور چشمہ آب سرد کی
آپ نے فی الفور اپنا عصا زمین پر مارا وہان سے فوراً زمین شق ہوکر پانی جاری ہوا
ہمراہیون نے نہایت خوشدلی سے سیر ہوکر پیا اور وضو کرکے دوگانہ شکر ادا کیا چنانچہ اتبک
وہ چشمہ فیض جاری ہی گرمی مین نہایت سرد اور جاڑے مین معتدل ہوتا ہی تپ والے کو اسکے
استعمال سے صحت ہوتی ہی اہل احتیاج کی دعا کو اس مقام پر گوہر اجابت حاصل ہوتا ہی نقل ہی
کہ حضرت کے صومعہ کے دروازے پر ایک سنگ مسطح مصفا عریض وطویل رکھا ہوا تھا وہان اکثر
بیٹھکر خواجہ عبادت کرتے تھے ایک روز آپ پرسے اُٹھکر دوسرا کو چلے عقب مین سنگ
روان تھا خلقت یہ کرامت دیکھکر گروہ گروہ جمع ہوگئی آپنے پیاس شورش خلق سنگ سے
مخاطب ہوکر فرمایا کہ قف مکانک پس وہ پتھر وہین ٹھہر گیا بعد ازان لوگون نے اکثر اوقات
اسی سنگ پر حضرت خضر کے ساتھ خواجہ کو بیٹھا دیکھا اور وہان وعدہ والو بشرت رہتا ہی
اتبک لوگون کو اس مقام کی زیارت ہوتی ہے نقل ہی کہ حضرت خواجہ جب حضرت ابو محمد
کی خدمت مین بارادہ مریدی حاضر ہوے آپ کے قدمون پر سر رکھا حضرت ابو محمد نے
نہایت شفقت والطاف سے فرمائی اور ناصر الدین لقب کرکے کہا کہ اے ناصر الدین علم خدا
ادراک سے باہر ہے مگر بہدایت وارشاد ایزدی کسیکو حاصل ہوتا ہے پھر حضرت ابو یوسف نے
حضرت سے ایک مشکل سوال کیا آپنے سات سو جواب باصواب دیے حضرت ابو یوسف متحیر
کرامت ہوکر بنہایت صدق عقیدہ مشرف ہوئے حضرت ابو محمد نے فرمایا کہ اے ناصر الدین
سات بار میرا نام لیکر آسمان کی طرف دیکھو خواجہ نے تعمیل کی تو عرش اعظم تک حجاب
اٹھگئے پھر فرمایا کہ ناصر الدین اسی طرح میرے نام پر زمین پر دیکھو بروقت بجا آوری ارشاد تحت الثرا

تحت الثری تک مشاہدہ ہونے لگے پھر حضرت ابو محمد نے اسم اعظم خضر علیہ السلام کا بتایا ہوا آپ کو
عنایت کیا پھر تو جملہ اسرار و استار آپ پر روشن ہوگئے پھر حضرت ابو محمد نے آپکو اپنا جانشین و
خلیفہ مقرر کرکے کہا کہ ناصر الدین خدا تعالے نے تجکو اپنے مقبولون کا منصب عنایت کیا
مناسب ہی کہ فقر و فاقہ اختیار کر اور فقرا سے دوستی و اتحاد رکھ کہ ہمارے مرشدان کامل کا
یہی طریقہ ہے خواجہ نے نصایح حضرت کے قبول کیے بجاے خود چار برس تک تنہا مشغول
عبادت رہے اکثر اوقات تین چار روز بعد افطار کرکے تین لقمہ سے زیادہ نہ کھاتے
جامہ پیوندی پہنتے اکثر سماع سنتے اور اُس سے ذوق کثیر اٹھاتے مجلس مین بجز فقرا و علما
کوئی نہ آتا اگر اتفاقیہ کوئی دنیادار داخل مجلس ہوتا اسوقت ذوق ہا ب سماع نہوتے
بجز چند فقرا جملہ اہل ظواہر کو مجلس سے نکلوا دیتے اگر کوئی مجلس مین بیٹھا رہتا تو مجذوب ہوکر
ترک دنیا کرتا اس محفل مین جملہ اہل ذوق و سماع حلاوت ذوق پاتے اگر فاسق یہان آنکلتا
آیندہ فسق سے تائب ہوکر دنیا سے تعلق خاطر اٹھاتا آپ فرماتے تھے کہ اگر فاسق میری محفل
مین آجاے تو صاحب نعمت و اہل معرفت ہو جاے اور صالحین کا تو کیا ذکر ہی **نقل ہی**
کہ خواجہ کے روے مبارک سے حالت سماع مین ایک عمود نور آسمان تک ظہور پاتا ہر فقیر کو
مجلس خواجہ مین صحت ہوتی کسی کو آپکے حضور سماع مین تاب انکار نہوتی اور اکثر اوقات
شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی مجلس سماع مین آکر ذوق سماع حاصل کرتے اور آپکے روے منور کو
دیکھ کر وجد کرتے لوگون نے پوچھا کہ یا شبلی تم حضرت خواجہ کے مشاہدہ سے کیون وجد و ذوق
کرتے ہو اور سماع سنتے ہو آپ نے فرمایا کہ مین دیدار خواجہ ابو یوسف مین ایک جلوہ دیکھتا ہون
کہ تم دیکھو کر بیقرار ہو جاؤ خداے تعالے نے خواجہ کو رتبہ عظیم و درجہ مقبول عطا کیا ہی **نقل ہی**
کہ ایک شخص نے خواجہ سے کہا کہ اگر سماع اچھا ہوتا تو حضرت جنید کیون توبہ کرتے آپنے فرمایا
کہ شبلی انکا بھائی خلیفہ میری مجلس سماع مین آکر ذوق سماع پاتا ہے اگر اچھا نہوتا تو شبلی
کو اجازت سماع کیون ہوتی مگر نکتہ یہ ہی کہ جنید کو یاران مجلس سماع نہ بہم پہونچے بے لطفی

تنہائی سے توبہ کرلی ورنہ جسکو اخوان اہل دل بین اسکو سماع ضرور ہو اگر جنید اس مجلس مین
تو کبھی توبہ نکرتے اور سماع سے وہ حاصل ہوتا ہو کہ عبادت چہل سالہ سے ممکن نہین نقل ہی
کہ ایک روز خواجہ کسی راہ سے گذرتے تھے ایک مسجد بنی ہوئی دیکھی اُسمین ایک شہتیر جماعت
کثیر بالاے مسجد رکھنے کو اٹھارہے تے شہتیر کو جنبش نہ تھی آپ یہ معائنہ کرکے گھوڑے سے
بالاے مسجد آئے اور ایک سرا شہتیر کا پکڑکے بسم اللہ کہکے کھینچا شہتیر اپنے مقام پر
جا بیٹھا طرفہ یہ کہ شہتیر ایک گز کم تھا بمین کرامت خواجہ مقام پر درست آگیا ابتک اُس مقام
کی زیارت ہوتی ہو یہ مسجد چشت مین گذرادہ ہر یو پر واقع ہو نقل ہو کہ اول خواجہ کو
قرآن شریف حفظ نہ تھا آپ اسمین مغموم رہتے تھے آخر ایک شب اپنے مرشد کامل کو خواب مین
دیکھا کہ وجہ ملال پوچھتے ہین آپ نے عرض کی کہ کلام مجید کا حفظ نہونا دل پر شاق ہو حضرت نے
فرمایا کہ سات بار الحمد پڑھو خواجہ بجا آوری ارشاد سے اسی وقت سے حافظ کلام مجید ہوگئے
دستور تھا کہ ہر روز پانچ کلام اللہ ختم کرتے تھے نقل ہو کہ ایک شب خواجہ نے نفس سے خطاب
کیا کہ اے نفس اگر تو اسقدر میری یاری کرے کہ ایک ختم مجید دو رکعت کے ساتھ ادا
کردن تو خوب ہو اُسوقت کاہلی نفس سے مقصود خاطر فوت ہوا باعث کاہلی یہ تھا کہ پانی
بہت پی لیا تھا اس سبب سے خواجہ نے تیس برس تک پانی پینے مین کمی اختیار کی نقل ہی
کہ خواجہ بیعمر ہجاد سالگی چندروز قریب مزار قاضی مکی بزرگ وقت کے اقامت گزین تھے
کچھ دنوں بر اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب سکونت اختیار کی اوقات ریاضت
مین صرف کرتے تھے پھر منظور ہوا کہ زیر زمین اعتکاف خانہ بنایئے بسبب سختی زمین کے
کندیدگی سے لوگ عاجز تھے اسوقت حضرت نے کدال آپ اٹھاکر تھوڑی سی دیر مین اُس
مقام کو درست کردیا ابتک یہ مقام زیارت گاہ خاص وعام ہو بارہ برس تک یہین آپنے
ریاضت کی وہ درد بیخودی و عشق خدا حاصل کیا کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وضو کرنے مین
چند ساعت آپ کو غیبت ہو جاتی تھی پھر اپنی جا پر آکر اتمام وضو کرتے تھے اسی ہنگام مین

حضرت عبداللہ انصاری نے آپ سے ملاقات کی معاینہ حالات سے بہت خوش ہوئے اور کہا
کہ چشتی ایسے صاحب تصرفات وکرامات ہونے چاہئیں نقل ہی کہ حضرت خواجہ اُسی
موضع میں ایک مدت تک عالم مستی وبیخودی میں رہے لوگوں سے نفرت گزین تھے
رجال الغیب ہی اکثر ہمجلسہ ہوتے ہزاروں مرد وزن آپ کے مرید خدمتگزار تھے دو شخص آپکے
مریدان میں سے بشکل اژدہا متشکل ہو کر دروازے پر پاسبانی کرتے تھے جو شخص قابل بار ہوتا اُسکو
کچھ نکہتے بدطینت پر حملہ کرکے دخل سے باز رکھتے بعد وفات خواجہ ایک مدت تک وہی خادم
وہاں رہے آخر زمانہ غلبۂ کفار میں غائب ہوگئے نقل ہی کہ خواجہ بزرگ نہاد تیسری
رجب المرجب سنہ چار سو اُنسٹھ ہجری کو رہ نورد عالم قدس ہوئے عارف و
کامل بودہ آپ کی تاریخ وفات صاحب تالیف نے لکھی ہی

بیان حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہ

نقل ہی کہ بعد وفات حضرت خواجہ ابویوسف کے خلیفہ شرف اسلام والمسلمین مورد
عنایات رب العالمین سایۂ خلیق آسائے گردگار رجعت اولیائے نامدار قبلہ حاجا کعبہ مرادات
شمع ہدایت صوفیان کرام چراغ ولایت چشتیان عظام مقرب بارگاہ حضرت معبود تاج
العرفا خواجہ مودود ابن ناصر الدین خواجہ ابویوسف چشتی قدس اللہ سرہ ہوئے
لقب آپ کا قطب الدین ہی آپ ولی مادر زاد ہیں اقوال مبارک جملہ مشائخ کبار کے مسلمات
سے ہیں صلحائے عصر آپ کے معتقد ومحکوم تھے زمانہ طفلی سے پیران والا نظر آپکے پاس احترام
وعظمت میں صرف ہمت کرتے تھے مشائخ وقت میں سے کوئی فائق آپ سے نتھا اکثر مقاصد
مشکل ودقائق اہل دل آپ سے حل ہوتے تھے جو کوئی حاضر خدمت ہوتا کامیاب نعمت ہوتا
اقوال وافعال میں شریعت کی پوری پوری تبعیت تھی علوم ظاہر وباطن سے
ذی سرمایہ تھے جب کوئی امر غیب سے مشاہدہ ہوتا یا ندائے غیبی معلوم ہوتی تو اسکو
کرتے تھے اپنے پدر بزرگوار سے خرقہ فقیری وتقاضائے مریدی حاصل کیا ہے قبلہ

ولایت مین آپ کی ذی عظمتی مشہور ہو نسب سعادت آپ کا حسینی ہو اکثر عالم اطہران آپ کو
ہوتا تھا اسی کرامت پر اکثر مرید ہوتے **نقل ہو** کہ عمران بزرگوار کی عمر ستانوے برس کی ہوئی ہے
عالم طفلی ہی سے ہمسا ئین دختران اہل دل سے موافقت رکھتے تھے فقر و زہد و اتقا سے سروکار
تھا سات برس کے سن مین قرآن شریف حفظ کر لیا علوم ظاہریہ مین یہ کمال حاصل تھا
حتی کہ سیزدہ برس کی عمر مین کتاب منہاج العارفین بتوضیح حال خواجگان و خلاصۃ الشریعت
تصنیف فرمائی تھی آپ کو کشف قلوب و کشف قبور و کشف ارواح حاصل تھا جو کوئی
خدمت مین آتا اسکا محفوظ قلبی آپ بیان کر دیتے تھے صاحب قبر کا حال تمام و کمال
بتاتے تھے چوبیس برس کی عمر مین اپنے والد بزرگوار کے قائم مقام سلطان سنجر بن ملک شاہ کے
عہد مین آپ کا دور خلافت تھا **نقل ہو** کہ جب آپ مرید ہوئے تو بیس برس تک خلوت
مین ذکر مشغول و مجاہدہ و ریاضت شاقہ رہے پانچ پانچ دن کے بعد افطار کرتے تیس سال
سوئے نہین جب آپ خلیفہ ہوئے گلیم درویشی پائی تو آپ کے والد ماجد نے خطاب فرمایا کہ
کہ اے مودود یہ خلعت عطیہ حضرت رسول مقبول صلعم بخشیدہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
کا ہو تجکو سزاوار ہو کہ مدح و ذم سے بحث نہ رکھے ریاضت شدید کرے تجکو قابل دیکھ کر تفویض
کرتا ہون اور اسی وقت اسم اعظم حضرت خضر علیہ السلام کا بتا ہوا آپ کو عنایت کیا
اوسکی برکت سے علوم ظاہری و باطنی پر آپ کو عبور تام ہو گیا بلکہ ہر شخص حاضر طلبہ اہل ہمت
و صاحب کرامت ہو گیا تھا مریدان باصفا تحت الثری سے عرش اعلے تک باخبر تھے فیض آپ کا
ایسا عام ہوا ہو کہ نواحی چشت سے بلخ تک بحسب روایت بعض دس ہزار خلیفہ ہوئے ہین اور
مریدان واثق الارادت کا تو حصر و شمار نہین جو شخص تین روز خانقاہ مین رہتا اسکا مطلب
حاصل ہو جاتا جس کسیکو مریدان و فرزندان گرامی مین سے مہم سخت پیش آتی یہ وقت یاد و استمداد
آپ کی تشریف آوری سے وہ مہم رفع ہو جاتی اگرچہ کسی مقام پر طالب ہوتا اگر آپ تصریح سے
وہین پہونچتے بلکہ بعد وفات خواجہ بھی یہی آپ کے تصرفات آپکے فرزندان عالی نہادین

ظاہر ہوتے جاتے تھے آپکی اولاد کثرت سے ایران و توران و ہندوستان مین صاحب افادہ
و افاضہ ہے نقل ہے کہ آپ بزمان طفلی ایک روز مکتب کو جاتے تھے راہ مین ایک جوئے آب
بنہایت لطافت تیزی سے روان تھی روانی آب کا شور اور موسم نوبہار کی کیفیت کا نور بہت
خوش آیندہ تھا مخلوق جوق جوق تماشا و سیر کے لیے موجود تھی آپ بھی ٹھہر گئے لڑکون نے
آپ کو دیکھکر متفق اللفظ عرض کی کہ یا حضرت اگر آپ اس آب تیز رو مردافگن سے گذر جائین تو ہم
سب آپکو ولی کامل جانین آپ سنتے ہی بسم اللہ کر کے کفش پہنے پہنے ہوئے چشمہ مین اتر گئے اور غایت
اطمینان سے سطح آب پر گام چلا ہوئے طرفۃ العین مین اس کنارہ پر جا کر پھر بسلامت حال ادھر کو اس
سبکروی سے تشریف لائے اور قدم بھی آپ کے تر نہوئے یہ کرامت دیکھ کر دو سو آدمی
حاضر الوقت آپکے مرید ہوئے نقل ہے کہ آپ زمانہ کودکی مین مکتب مین بیٹھے ہوئے تھے
اور طفل دبوان مکتب نہایت عسرت سے وقت سے تنگ تھے سب نے آپ سے باصرار استدعا نعمت
خداداد کی بعد مبالغہ بسیار آپ کو ترحم بیشمار آیا اور اپنی آستین مین ہاتھ ڈالکر باہر نکالا نبات
و شکر اسقدر نکلنی شروع ہوئی کہ سب حضار اٹھاتے اٹھاتے تنگ ہو گئے یہ ماجرا سنکر گرد و پیش
کے صغار و کبار بکثرت جمع ہو کر نعمت یاب ہونے لگے جب انبوہ کثیر سے شور و غوغا ہوا تو آپ نے
بخیال ظہور شورش دست شکر بار آستین مین ڈالکر روک لیا نعمت نبات بند ہوگئی شدہ شدہ
یہ خبر آپکے والد ماجد کو پہونچی بلا کر فرمایا کہ اب ایسے اسرار نہانی کا اظہار کبھی نکرنا کہ پیران عظام
کرامت چھپاتے ہین اور تم ایسے اشاعت و اعلان سے ظاہر عام کرتے ہو مجھے خوف ہے کہ روز محشر
بسبب مخالفت ورزی حضرت سے مجھکو خجالت ہوگی مگر آپ کے آثار ولایت سے باخبر تھے
بلکہ گاہے گاہے فرماتے تھے کہ یہ لڑکا قطب الاقطاب ہوگا نقل ہے کہ ایک دفعہ خواجہ بایام
خرد سالگی بارادۂ شکار جانب رباط خانہ سے گذرنے مین خود اندرون رباط خانہ تشریف لے گئے
اور شغل طاعت و عبادت مین مشغول ہوئے ہمراہی ذوق صید شکار مین جد و جہد کرنے لگے بارہ
ہزار جن جو حضرت ابو احمد چشتی کے مرید ہوئے تھے آپ کی پابوسی سے وہان مشرف ہوئے بیان جواہر میالہ

شکاری نے آپ کو اپنے زمرہ مین نہ دیکھا جستجو کرتے ہوئے رباط خانہ مین آئے اور بہت سے چرند پرند زندہ و کشتہ شکار کرکے خدمت مین لائے دیکھا کہ ایک انبوہ کثیر حیوانات اور حالی الخیل کا آپکے گرد و پیش مصروف خدمت پابوسی مین ہی یہ دیکھکر شکاری متحیر ہوے آخر جانوران صید کردہ کو پیش کیا آپنے جو نادہ جانور شیر دار تھین انکا دودھ نکلوایا ہمین کرامت سے شیرون کے بھی شیر پیدا ہوگیا اور وہ تمام شیر جملہ ہمراہیان شکار کو بلوایا اور صید مذبوح جانورون کے کباب بنواکر سبکو کھلواے اور حضار متانہ کرامت سے حیران ہوکر سب کے سب مرید ہوے اور آپکا شہرہ کرامت مشہور عالم ہوا اطراف کے آدمی اکثر مرید ہوے **نقل** ہی کہ حضرت غایت خوش خلقی سے ہر اعلے ادنے کی تعظیم وتکریم کرتے تھے اور دست الطاف سے ہر اہل حاجت کی حاجت برآری فرماتے تھے جسکو جو طلب ہوتی تھی وہ ہی دیکر رضامند کرتے تھے پہلے سب سلام مین سبقت فرماتے تھے یہانتک کہ لونڈی غلام کو بھی پہلے سلام کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ خواجہ سبقت سلام مین کیا وقیقہ ہی آپنے فرمایا کہ حضرت جناب رسول صلعم معراج مین قریب خداے عالم ہوپنچے تو اول ارشاد یزدانی ہوا کہ السلام علیک یا ایہا النبی لیس بسبب پیروی افعال خدا و رسول مجھپر یہ امر خیر اختیار کرنا مجھپر فرض عین ہی **نقل** ہی کہ جب حضرت زیارت کعبہ کا عزم کرتے چشم زدن مین ہوپنچکر ارکان حج ادا کرتے اور کبھی کسی طبیعت سے خود نہ جاتے تو بحکم خداے جلیل کعبہ شریف کو فرشتگان مکرم آپ کے قریب لے آتے کہ حضرت بہ فراغ خاطر مناسک لوازم بجالاتے تھے **نقل** ہی کہ خواجہ مکرم اکثر مجلس منعقد کرکے سماع سنتے اور بہت ذوق اٹھاتے مشائخ اعظم اور اکثر صغیر و کبیر مجلس خاص مین حاضر ہوتے تھے طعام تقسیم ہوتا تھا آغاز مجلس مین قرآن خوانی ہوتی تھی اور آخر کو بھی کلام مجید پڑھا جاتا حضرت وقت سماع غایت ذوق مین گریہ کرکے حضار کو بھی رلاتے اور کبھی ہستی مین لبون پر کف لے آتے کبھی تبسم کرنے مین رنگ سرخ ہوجاتا بعض اوقات یک دو ساعت مجلس سے غائب ہوکر پھر ظاہر ہوتے حاضرین مجلس حلاوت سماع ذوق و وجد اٹھاتے بلکہ نعمت پاتے کسی نے حضرت سے پوچھا کہ یا خواجہ صاحب سماع مجلس مین سے کیون غائب ہو جاتے ہو کہا کہ صاحب سماع کو لیجاتی نور اسوقت متبرک ملجا آتی

اُسکی برکت سے پرہو کر خفا مین مستور رہو کر عالم علوی مین رونما ہوتا ہی اور خلقت جو نگاہ باطنی
عاری ہے اُسے نہین دیکھ سکتی اگر کوئی آگاہ دل ہو تو اوسکے مقام کو دیکھے اور اگر مین مدارج
سماع بیان کرون تو لوگ مجھکو ہلاک کر ڈالین اور اکثر خود عبادت سے غافل ہو جاوین از بسکہ
پیر مرشدان کامل نے یہ راز چھپایا ہی مین ایک شمہ ظاہر نہین کر سکتا کیونکہ بزرگون سے بر
عکسی نہین کر سکتا نقل ہی کہ جب آپکے والد ماجد نے انتقال کیا اور آپ کی سجادہ نشینی ظہور مین
آئی تو سن مبارک چوبیس برس کا تھا اس خیال سی حضرت شیخ الاسلام احمد جام زندہ فیل نے
بپاس حرمت خاندان خواجہ عالی فطرت عزم مصمم کیا کہ ابھی خواجہ کم ہین شاید بباعث
خوردسالی کوئی نقص تکمیل استحکام مدارج حسن عقیدت اہل ارادت مین رہجائے اور فتور
وقوع مین آئے اسلیے خود وہان چلکر اُس گوہر معدن کرامت کو درۃ التاج سجادہ خاندان علیہ
چشتیہ اور خلائق کا مرجع عام آپکی ذات والا کو ٹھہرائیے یا چند مریدان با صفا و خدام با وفا ساتھ
سے روانہ مقام ہرات کہ جہان مسکن خواجہ تھا ہوئے منافقین نے موقع عرض پاکر خواجہ سے
کہا کہ شیخ احمد جام آپ کو سلب اقتدار کرنیکو یہ سامان تمام آتے ہین آپنے یہ کلمہ سنکر ایک لمحہ
تامل کیا پھر فرمایا کہ تمھارا زعم غلط ہی بلکہ شیخ از روے محبت ہماری ازدیاد شوکت و تائید و
نصرت کیواسطے آتے ہین جب شیخ عالی مرتبت قریب آئے تو پھر کسینے خبر پہونچائی کہ شیخ مریدان
کثیر کے ساتھ آپہونچے آپ بھی جائین تو بہت سامان شایان وعیان جانفشان کے ہمراہ جائین
پھر خواجہ نے اُس غرض آمیز کلام پر التفات نکیا اور کچھ تھوڑے سے مریدون کے ساتھ براے
استقبال شیخ روانہ ہوئے اُسوقت حضرت شیخ کو کسی بدکیش نے خبر دی کہ خواجہ آپسے مقابلہ کو
آتے ہین حضرت شیخ نے جواب دیا کہ یہ امر بے اصل ہی خواجہ باکمال ہمارا استقبال کو انہی مریدون
کے ساتھ آتے ہین یہ انبوہ ہزار دو ہزار مریدان خلاص شعار خواجہ عالی وقار کا ہی آخر الامر
خواجہ اپنے ہزارون مریدون کے ساتھ ساحل دریاے تونکسا پر پہونچے اور اوس کنارہ پر حضرت
شیخ الاسلام با جلال اردیان خوشی انجام تشریف لائے فقط دریا حائل تھا حضرت شیخ اوسوقت

شیر پر سوار تھی اور دوسرا خواجہ دیوار پر دیوار مثل صبا کردار پر روان تھی بر وقت مواجہ طرفین خدمتیان شیخ نے
کہا کہ ہم تمہارے پاس آئے ہین یا تم یہان آؤگے خواجہ نے کہا کہ تم مہمان دور سے آتے ہو ہم
باستقبال قریب سے آئے ہین ہم اور دوسر تمہاری ملاقات کو آتے ہین پھر خواجہ باکرامت نے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر دریا مین مع ہمراہیان واثق الارادت کے قدم رکھا اور سب کے ساتھ
مع الخیر طرفۃ العین مین اُس طرف جا پہونچے اور شیخ عالی منزلت سے ملاقات کی شیخ نے
یہ تصرف خواجہ دیکھ کر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ خواجہ ہمارے خیال کے خلاف اکمل الکاملین ہی
مگر شکر خدا کا کہ اس تقریب سے دیدار خواجہ نصیب ہوا تھوڑی دیر مخاطب مکالمت رہی پھر
خواجہ نے شیخ سے کہا کہ آپ میرے مکان پر چلیے اور خواجگان مکرم کے مزارات کی زیارت
فرمائیے شیخ نے فرمایا کہ مقصود تمہارا ملنا تھا اور زیارت خواجگان مرحوم کی اُنکی ارواح کی یمن
تصرف سے ہر جا میسر ہے یہ کہکر مراجعت کی اور خواجہ مشایعت کنان ساتھ تھی تا آنکہ مکان خواجہ
علی حکیم پر کہ معتقد شیخ تھا شیخ فروکش ہوئے اور خواجہ بھی ہمراہ تھی دونون بزرگ تین روز تک
وہین مقیم رہے بزم سماع منعقد کر کے وجد و ذوق حاصل کیا اس سے پہلے وقت فروکشی کے
خادم شیخ نے عرض کی تھی کہ رخت خواب کس مقام پر لگایا جاے فرمایا کہ ابھی صبر کرو ایک
مہم درپیش ہے چنانچہ اوسکا ظہور یہ ہوا کہ اہل نفاق نے بہ طینت بد ارادہ کیا کہ شیخ کو شہید
کر ڈالین اور بہت سے لوگ تیغ و خنجر در دست وقت سماع قریب شیخ آئے شیخ نے اونکو سمجھا اور دیکھکر
اُسی حالت مین نگاہ غیظ سے دیکھا سب خوف سے تھرانے لگے اور اُسی وقت خواجہ نے بھی اُن
کو تند اندیشونپر نظر عتاب ڈالی تمام جماعت فاسد العزیمت بیہوش ہو کر گر پڑی اور جس وقت
تک کہ شیخ و خواجہ حالت لاحقہ سماع سے ہوشیار نہوئے وہ سب ناکس بیحس و حرکت پڑے رہے
وقت رفع بیخودی خواجہ نے حال غوغا گوئی زمرہ خام فہم تمام و کمال شیخ سراپا عظمت و
جلال سے کہکر انکار عتاب و خطاب کیا شیخ نے ماجرا سنکر بنہایت تمکین و حلم خواجہ سے کہا کہ صاحب
ان لوگون نے جیسا عمل مذموم سوچا تھا اُسکی سزا اُنکا مینبغی پائی اب انکو معفو کرنا چاہیے خواجہ نے کہا یہ لوگ کبھی

خطاوار ہین جب آپ عفو کرین تو مین تقلیداً معاف کرون شیخ نے کہا کہ مین نے معاف کیا
خواجہ نے کہا علے ہذا القیاس جو ہین دونون بزرگون نے یہ کلام فرمایا سب اشخاص ہوش مین آکر
شیخ کے قدمون پر گرے باظہار ندامت توبہ کی بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام وہان سے رخصت
ہوکر جانب مقام روانہ ہوئے اور خواجہ عظیم الشان نے سمت چشت نہضت فرمائی وقت
تفارق ہمدگر شیخ نے کہا کہ خواجہ علوم باطنی سے سرمایہ دار ہو علوم ظاہری کا اکتساب بھی بوجہ تام کرو خواجہ
بپاس نصیحت شیخ اسی روز سے تحصیل علوم ظاہری مین سعی بلیغ کی تھوڑے دنون مین تکمیل
فرمائی اگرچہ صاحب نفحات نے یہ نقل اور طرح لکھی ہے مگر خواجہ نے اپنے ملفوظات مین اسی
طرح تحریر فرمایا ہی نقل ہی کہ جب خواجہ ہمراہی شیخ سے جدا ہوکر راہی چشت ہوئے راہ مین ایک جانب
سے یاموود و یاموود کی صدا آپکے گوش زد ہوئی آپ اسی طرف کو سراغ جویان پہونچے قریب
پہونچکر ایک شخص نابینا کو اس صدا کا قائل دیکھا آپنے فرمایا کہ اے بندۂ خدا یہ صدا کیا ہی اسنے
کہا کہ مین بسبب ابتلائے بلائے ہیچ و تکلیف جناب باری مین مدت سے گریہ و زاری کرتا تھا
ایک روز ندا آئی کہ ای شخص ایسے تو یاموود دکہ ہمارا بندۂ مقبول ہی فلان روز تیری پاس
پہونچکر تیری نجات ہمسے طلب کریگا تو تجھکو اس بلا سے رہائی ہوگی چنانچہ کئی روز سے نام
میرے ورد زبان ہی اور آج روز موعود ہی دیکھیے وہ شخص کب آئے یہ سنکر خواجہ نے کہا کہ
موود و میرا نام ہے تیرا کیا کام ہے بیان کر اسنے روشنی چشم کی استدعا کی آپنے دعا کرکے لعاب
دہن اپنا اسکی آنکھون مین لگایا قدرت خدا سے اسیوقت بینا ہوگیا اور جملہ تکالیف سے
نجات پائی نقل ہی کہ جب خواجہ علیہ الرحمۃ چشت مین آئے چند مقام کئے وہان سے جانب بلخ
روانہ ہوئے جب قریب شہر آئے عمائد و خوانین و مشائخ وغیرہم گروہ در گروہ آپکی استقبال
کو چند فرسخ آئے نہایت اعزاز و اکرام سے شہر مین لیگئے جب ایک فرقہ علما و فضلا نے مخلوق
عام کی طرف سے بحق خواجہ عالیمقام اہتمام احترام و اکرام غایت الغایت دیکھا تو نہایت حسد سے
در پے الزام و اہانت خواجہ ہوئے اور اپنے متابعین ہمراہی سے یہ امر مشتہر کیا کہ خواجہ ایک درویش سادہ

ہم لوگ جبتک اسکے علم وفضل ظاہری وباطنی کا امتحان نہ کرلین کوئی شخص وثوق ارادت نکرے
آخر روز جمعہ مسجد جامع مین خواجہ اپنے متابعین کے ساتھ موجود ہوئے اور کئی سو عالم متجر با چند
تلامذہ وطلبا بارادۂ امتحان مسجد مین آئے اور خواجہ سے بعد ملاقات ہزارون سوال مشکل از
مشکل کئے خواجہ نے بمدد غیبی جملہ سوالون کے جواب باصواب دیے اور سب علما شرمندہ ہوئے
آخر الامر درباب سماع گفتگو کی اور کہا کہ با اینہمہ ماہریت علوم باطنی وظاہری سماع سے آپکو پرہیز نہین
اسکا باعث کیا ہی آپنے فرمایا کہ پہلے مشائخ عظام خاصۃً حضرت خواجہ ابراہیم ادہم با اینہمہ اقتدار
اجتہاد سماع سنتے تھے ہمکو آنکی تقلید فرض ہی پھر علما نے کہا کہ وہ تو سب کے سامنے بالا ہی ہوا
سیکروحی کرتے تھے اسکا رتبہ انھین کو شایان تھا آپ کہان اڑ سکتے ہین آپنے بسم اللہ کرکے
یکایک مجلس سے پرواز کی اور مثل عقاب تیز پرواز بچشم زدن مین نہایت بلند ہوگئے اسوقت
لوگون نے حیرت وعبرت سے فریاد وفغان کی آپ بپاس عجز والحاح مخلوق رفتہ رفتہ
زمین پر اتر آئے اسوقت دس ہزار آدمی حاضر تھے سب مرید ہوئے مگر مدعیون نے حب جبلی
لانسلم کہکر کہا کہ یہ کرشمہ تو اکثر جوگی لوگ کرتے ہین ہم تو جب مانین کہ یہ سنگ کلان جسپر
درِ مسجد یکایک اپنی جا سے اکھڑ کر حلقۂ مجلس مین آکر تمھاری ولایت کی گواہی دے آپنے اس
سنگ کی طرف توجہ کی بمجرد نظر وہ پتھر ایک لغزش عظیم کرکے اپنے مقام سے جدا ہوکر
قریب خواجہ آیا اور بآواز فصیح آپ کے ولایت کی گواہی دی اسوقت جملہ
منکرین رو براہ ہوکر آپکے قدم پر گرے اور توبہ کرکے مرید ہوئے نقل ہی کہ حضرت
خواجہ ایکبار با چند رفیقان عقیدت شعار بلخ سے بخارا کو جاتے ہوئے ایک دریا پہ
وارد ہوئے بعزم عبور دریا ملاحون سے کشتی طلب کی انھون نے بسبب عبور کرانے
ایک کاروان کی کشتی لانے مین توقف کیا حضرت نے بعد انتظار بسیار اپنے ہمراہیون
کو مجتمع کرکے بسم اللہ کی اور دریا مین اوترکے طرفۃ العین مین عبور کیا آپ اسپ
باد رفتار پر اور دیگر ہمراہی پیادہ سطح آب پر سے مثل زمین ہموار گذار کرتے جاتے تھے

اہل کشتی دریامین اور اکثر ساحل نشین ساحل پر یہ واقعہ حیرت خیز دیکھکر متعجب تھے بعد عبور دریا جملہ
موجودین واقعہ آپکی خدمت مین حاضر ہوکر قدمبوس ہوئے الحاصل وہان سے حضرت
بعافیت تمام بخارا مین تشریف لاکر باکتساب علم فقہ شیخ نجم الدین عمر کے شاگرد ہوئے
استاد کو آپکی ذہانت صوری وفطانت معنوی سے بیش بیش شفقت ہوئی اور آپ نے
ایک تلمیذ ارشد ملک الحبن کے ساتھ آپکو ہمسبق کیا اور ملک الحبن کو باعث اتحاد ہمکیتبی و
ہمدرسی خواجہ سے بہت انس پیدا ہوا اور ایسا عہد قویم محبت یا ہمدگر مستحکم ہوا کہ آپکی اولاد کو
نسلاً بعد نسل اولاد جناب مانتی رہی اور کبھی کچھ ضرر کسیکو نہین پہونچا بعد اوسکے علماے
بخارا نے انسے مناظرہ کیا اور آپ نے بدلائل ساطع وبراہین قاطع آن سبکو ملزم کرکے اپنا
مرید و معتقد کیا نقل ہی کہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی ناقل ہین کہ میرے سامنے بایام عاشورا
درحالیکہ محفل خواجہ مین سررشتہ سخن من قبیل معرفت تاب پذیر تھا ایک جوان زاہد وضع
خرقہ در بر وسجادہ بدوش وارد بزم ہوکر ایک گوشہ مین خاموش ہو بیٹھا جب خواجہ روشنضمیر
نے اوسپر نظر ڈالی تو فرمایا کہ اے شخص تو جو دریافت کرتا ہی بیان کر جوان نے آگے
بڑھکے عرض کی کہ اس حدیث شریف اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ کا کیا مطلب ہے
اور اوسمین راز کیا ہی اسوقت خواجہ نے فرمایا کہ مدعا اس سے یہ ہے کہ تو زنار توڑکر
مسلمان ہو اور وحدانیت خدا پر اقرار کر اوسنے کہا کہ یا خواجہ مجھے زنار سے کیا علاقہ
مین مسلمان ہون اسوقت خواجہ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اسنے خرقہ جوان کے بدن سے
کھینچ لیا دیکھا تو وہ جوان نامسلمان زناربند تھا پھر جوان نادم ہوکر روتا ہوا خواجہ کے
قدمون پر گرا اور صدق دل سے اسلام لایا نقل ہی کہ حضرت کے گیارہ خلیفہ
نامی ہوئے ہین ہرچند کہ آپ کے خلیفہ بیت المقدس سے چشت تک ہزارون تھے لیکن
یہ گیارہ بہت صاحب عظمت تھے اول صاحبزادہ والا آپ کے ابی احمد دوسرے خواجہ
حاجی شریف زندنی تیسرے شیخ ابو النصر چوتھے زاہد پانچوین شیخ حسن چھٹے خواجہ شیر نوش

ساتوین شیخ عثمان رومی آٹھوین شیخ احمد مدرون نوین خواجہ محمد ہشام دسوین خواجہ ابوالحسن
مالی گیارھوین شاہ جہان کہ ملقب بہ شاہ سبحان تھے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہے کہ قبل
رحلت کے آپنے فرمایا کہ اب ہماری تیاری ہے چنانچہ ایک روز دروازے کی سمت
تکنا شروع کیا جسطرح کوئی کیسکا منتظر ہوتا ہے اسوقت ایک شخص بلباس نورانی
پیدا ہوا اور خواجہ کو سلام کیا اور روبرو آکر ایک پارہ حریر کا دیا کہ اسمین کچھ لکھا ہوا تھا
آپنے اوسکو پڑھا اور سر پر رکھا اور رحلت فرمائی عالم مین شور وغوغا ہوا اور اطراف وجوانب
سے آدمی جمع ہوئے اور تجہیز وتکفین کرکے نعش کو واسطے نماز کے رکھا کہ ایک آواز
غیب سے آئی یہان تک کہ لوگ دور ہوگئے اور رجال الغیب نے اول نماز پڑھی
پھر جوق جوق جنات آتے گئے اور نماز پڑھتے گئے اور اکثر جنات آپ کے
مرید تھے انھون نے بھی نماز ادا کی پھر مریدان خاص اور مردمان نے نماز پڑھی پھر
غیب سے آواز آئی اور لوگ دور ہٹ گئے تھوڑی دیر مین نعش مبارک آپکی زمین
سے بالا ہوئی اور قبر کی جانب چلی تمام آدمی اسکے پیچھے ہوئے یہان تک کہ متصل قبر
کے پہونچی اور جس جگہ قبر کھودی تھی اوسمین بلا وساطت انسان کے آرام
گزین ہوئی آدمیون نے قبر درست کرکے مدفون کیا اور آپ سجدہ گاہ عالم وعالمیان
کے ہوئے اور قیامت تک رہینگے اس حال کو دیکھکر ہزار دن کافر مسلمان ہوئے اور
یہ واقعہ غرہ ماہ رجب ۲۰۰ھ ہجری مین واقع ہوا تاریخ رحلت اس امام بہشت کی آن محبت
اولیا بود ہے رضی اللہ تعالی عنہ ہرچند کہ خلیفہ آپکے حد شمار سے زائد تھے لیکن ان
سبمین گیارہ خلیفہ جنکا ذکر اوپر گذرا صاحب مناصب عالیہ ہوئے اور ایک سے سلسلہ چشتیہ جاری ہوا اور
ان سبمین حاجی شریف بسا بزرگ تھے اور حضرت کی جانشین تھے چنانچہ احوال انکا مذکور ہوتا ہے

بیان حضرت خواجہ شریف زندنی قدس سرہٗ

احوال صدق مقال اس بادشاہ فلک حقیقت اور شاہنشاہ اقلیم معرفت عمدہ علماے

علماے جہان زبدۂ صلحاے دوران متقی کامل عابد و عامل دانندۂ علم غیب تارک غیب ولی کامل روشن دل شمع انجمن تمیز حضرت خواجہ شریف زندنی قدس سرہٗ العزیز کاہی کہ حال عجیب اور آثار غریب مکاشفات جلیہ اور مشاہدات علیہ رکھتے تھے اور زمرۂ اولیاے کرام مین عدیم المثال اور صاحب حال کمال تھے اور خرقہ فقر و ارادت کا حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے پایا تھا اور عمر حضرت کی یکصد و بست سال کی ہوئی اور چودھوین سال سے کبھی وضو آپ کا سواے متوضا کے شکست نہین ہوا اور تمام عمر پارچہ پیوند شدہ کے سوا کبھی نہین پہنا اور ہمیشہ فقر و فاقہ کو دوست رکھتے تھے اور جب فاقہ ہوتا تو سو رکعت نماز شکرانہ ادا کرتے اور فرماتے کہ فقر و فاقہ طریق انبیا اور اولیا کا ہے اگر فقر و فاقہ سے ملال ہو تو روز قیامت کو اوس گروہ سے خجالت ہوگی نقل ہے کہ جب کوئی محتاج یا فقیر آپکے پاس آتا تو آپ نہایت تعظیم و تکریم کرتے اور از بس خاطرداری سے پیش آتے اور اگر کوئی دنیادار آتا تو اوسکی جانب متوجہ کبھی نہ ہوتے اور نہ کسی اہل دنیا کے یہان جاتے اور فرماتے کہ فقرا کا غلام ہون اگر مجکو فروخت کردین تو عذر نکرون نقل ہے کہ آپ چالیس برس تک جنگل و بیابان مین رہے اور آدمیون سے تنفر کرتے اور اکثر گوشہ نشینی کو دوست رکھتے اور اگر اشتہا غالب ہوتی بعد چار پانچ روز کے میوۂ صحرائی یا برگ درختان وحشت تناول فرماتے اور کبھی ساگ بے نمک پکاکے بعض روز آپکا جو کوئی کھالیتا تو سامجذوب ہوتا اور جسپر آپکی نگاہ پڑتی وہ ولی کامل ہوجاتا اکثر درویش اس زمانے کے آپ کی خدمت کرتے اور آپ اکثر راگ سنا کرتے اور وجد مین بیہوش ہوجاتے اور گریہ وزاری کرتے جہان تک آپ کے رونیکی آواز جاتی وہان تک لوگ بیخود ہوجاتے اور نماز مین بھی استغراق بدرجہ کمال ہوتا اور آپ کا قول ہی کہ جو کوئی مجلس مین ذکر خداوند جل و علا نکرے خام ہے عاشق وہ ہے کہ محبوب کا ذکر سنکر بیخود ہوجاوے ورنہ عاشق نہین ہے نقل ہی کہ جسوقت آپ حضرت

مودود چشتی کی خدمت مین حاضر ہوئے تو خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ اے حاجی تو نیک بخت ہی
مین نے خدای عز وجل سے اپنا جانشین چاہا تھا پس تجکو اللہ تعالے نے بھیجا ہی تو
خلق کو ہدایت وارشاد سے فیض پہونچا اور جو کوئی تیرا مرید ہوگا اہل نعمت ہوگا اب
عزلت نشینی اختیار کر بموجب خواجہ والا نہاد کے حاجی صاحب نے عزلت قبول
اور خواجہ صاحب نے کمال شفقت فرمائی اور اسم اعظم کہ پیران عظام کے
سینہ بسینہ چلا آیا تھا آپ کو عنایت کیا اُسی وقت علم لدنی منکشف ہوگیا اور علم دینی
یاد ہوا اور خواجہ صاحب نے گلیم اپنی عنایت کی اور خلافت دی اور کہا کہ الٰہی حاجی شریف
درویش کو کہ ہمیشہ تیری یاد مین رہتا ہی قبول کر آواز آئی کہ حاجی ہمارا دوست ہی اور ہم
اُس سے راضی ہین اور اوسکو یہ خرقہ مبارک ہوا اور ہمنے اُسکو قبول کیا نقل ہی کہ آپ
راگ بہت سنا کرتے بلکہ اگر پر عاشق تھے اور اکثر آپ کی مجلس مین عالم اور صالح لوگ
حاضر ہوتے اور جو کوئی راگ سنتا فوراً تارک الدنیا ہو جاتا نقل ہے کہ اوس شہر مین ایک
فقیر سات دختر رکھتا تھا کہ وہ سن بلوغ کو پہونچ گئی تھین اور فقر فاقہ سے تنگ تھا
اور قوت ایک روز کا نہ رکھتا تھا ایک روز حاجی صاحب کی خدمت مین آیا اور حال
التماس کیا حاجی صاحب نے فرمایا کہ اے درویش گو آج تو رنج اوٹھاتا ہی کل عیش وآرام
سے بیٹھے گا اور تو کل صبح ہی ہمارے پاس آ فقیر وہان سے رخصت ہوا تو راہ
مین ایک ترسا سے ملاقات ہوئی اُسنے دریافت کیا کہ اے درویش تیرا کیا حال ہی
درویش نے کہا کہ سات دختر بالغہ رکھتا ہون اُنکی فکر سے ملول ہون آج خواجہ شریف
کے پاس شکایت لیگیا تھا اُنھون نے فرمایا کہ کل ہمارے پاس آ دیکھیے کل کیا ظہور مین
آوے ترسا نے کہا کہ حاجی شریف مفلس ہے اُسکے پاس کچھ نہوگا اسواسطے وعدہ فردا
کا بہانہ کر دیا اب تو اونکے پاس جا اور یہ کہا اگر آپ کو کچھ دینا ہی تو سات برس تک فلان
ترسا کی خدمت کیجیے وہ سات ہزار دینار دینے کا وعدہ کرتا ہی درویش نے آگے آپ سے بیان کیا

همراه هوئے اور اُس ترسا کے پاس گئے ترسا نے کہا کہ جو کچھ آپ سے اس درویش نے کہا ہی وہ مجھکو منظور ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بھی منظور ہی اسی وقت روبرو قاضی شہر کے کردی کہ بالعوض سات ہزار دینار کی سات برس تک اسکی خدمت کرونگا اور اُس سے سات ہزار دینار لیکر درویش کو عنایت کردیے اور ترسا سے فرمایا کہ جو خدمت میرے سپرد کرتا ہی کہ وہی کہ میں انجام دون ترسا نے کہا کہ شکو پاسبانی کیا کرو یہ ہی خدمت سات برس تک مقرر کی آپنے قبول کیا یہ خبر خلیفہ شہر کو پہونچی اُسنے اُسیوقت ستر ہزار دینار آپکی خدمت مین بھیجے اور کہلا بھیجا کہ سات ہزار دینار ترسا کو دیکر مخلصی حاصل کیجیے اور باقی خرچ خانقاہ مین صرف فرمائیے جسوقت وہ زر آپکے پاس آیا آپنے کل دینار اُسی وقت فقرا و مساکین کو ایثار کر دیے ترسا نے عرض کی کہ آپنے یہ زر جو فقرا کو تقسیم کیا اسمین سے میرے دینار مجھکو دیکر رہائی کیون نہ پائی کہ اس محنت مین گرفتار رہے حضرت نے ارشاد کیا کہ اے ترسا تو اس راز سے خبردار نہین ہی جو کچھ اس محنت و مشقت مین لطف ہی وہ دنیا کی راحت مین نہین ہے خداوند جل شانہ فقر و فاقہ کو دوست رکھتا ہی پس جس سے وہ راضی ہو وہ بات بہتر ہی اور جبر کسی سے وہ راضی ہوتا ہی وہ اسکو مصیبت مین مبتلا رکھتا ہے اور جس سے ناراض ہوتا ہے اسکو راحت عنایت کرتا ہی ترسا نے جو یہ حال حضرت کا دیکھا دل اُسکا نرم ہوا اور کہا کہ اے خواجہ مین نے اپنی خوشی سے تجکو آزاد کیا حضرت نے فرمایا کہ اے ترسا جو تونے مجکو دل سے آزاد کیا اللہ تعالی تجکو آتش دوزخ سے آزاد کریگا ترسا نے جسوقت یہ کلمہ آپکی زبان مبارک سے سنا فوراً کلمہ طیبہ بصدق دل پڑھا اور مسلمان ہوا اور حضرت کی خدمت مین رہا چند عرصہ مین ولی کامل ہوا نقل ہے کہ ایک شخص کچھ زر نقد و اسطے نذر کے آپکی خدمت مین لایا حضرت نے ارشاد کیا کہ اے شخص تجکو فقیرون سے عداوت کسواسطے ہی کہ جو دشمن خدا اور ترک کردہ فقرا کا ہو اُنکے سامنے لایا ذرا آنکھ کھول اور صحرا کی طرف دیکھ وہ شخص حیران ہوا اور جون ہی جانب صحرا نظر کی تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک دریا زر سرخ و سپید کا روان ہی فور اً

دیکھکر قدمبوسی کی حضرت نے ارشاد کیا کہ جس کسی کے خزانہ غیب تصرف مین ہو اسکو حاجت
دوسرے کی نظر پر کیون ہو نقل ہی کہ جب سلطان سنجری نے وفات پائی تو ایک شخص نے
اسکو خواب مین دیکھا اور دریافت کیا کہ تجھسے کیا معاملہ درپیش آیا سلطان نے
کہا کہ جسوقت فرشتے بموجب حکم کے مجکو طرف دوزخ کی لیجانے لگے تو خداوند جل وعلا نے
فرمایا کہ اسکو دوزخ مین مت لیجاؤ کہ ایک دن جامع مسجد دمشق مین اسنے خواجہ حاجی شریف
کی قدمبوسی حاصل کی تھی اسکی برکت سے آج عذاب دوزخ سے اسکو نجات دیگئی اور ایضا
اسکو نقل ہی کہ اس بادشاہ عالم قدس نے دسوین ماہ رجب المرجب کو اس دار فنا سے
طرف عالم بقا کے رحلت فرمائی اور مرقد منور آپ کا شہر قنوج مین کنارے دریا کے
جانب شمال کو واقع ہی انا للہ وانا الیہ راجعون اگرچہ تشریف لانا آپ کا ہندوستان مین
کسی کتاب سے ثابت نہین مگر نواح قنوج مین شہرت تمام رکھتا ہی واللہ اعلم بالصواب
عمر حضرت کی ایکسو بیس برس کی تھی اور سنہ ۶۱۲ھ مین آپنے انتقال فرمایا اور تاریخ رحلت

جامی شریف ہی ۶۱۲

بیان حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ

کنیت حضرت کی ابوالنور تھی علوم شریعت وحقیقت مین امام عصر اور مقتدای دوران تھے
اور صاحب اسرار غیب اور کرامات تھے اور سلطان الاقطاب تھے کہ اکثر ابدال اور اوتاد
آپسے فیضیاب تھے خرقہ فقر وارادت کا حضرت حاجی شریف زندنی قدس اللہ سرہ
السامی سے حاصل کیا تھا اور موضع ہارون کہ علاقہ نیشاپور ہے آپ کا مسکن تھا
ستر برس ریاضت کی تھی اور اس مدت مین آپ طعام سیر ہو کر نہ کھایا تھا اور شب کو
بیدار رہتے تھے اور کبھی دعا آپکی خلاف نہ گئی اور حافظ قرآن شریف تھے ہر روز
ایک کلام اللہ ختم کرتے تھے اور راگ سے بہت ذوق رکھتے تھے نقل ہی کہ جسوقت
حضرت حاجی شریف نے کلاہ چہار ترکی اور خرقہ خلافت عنایت کیا تو فرمایا کہ اے عثمان

تھا چار ترکی سے مراد چار ترک ہے اول ترک دنیا دوسرے ترک عقبیٰ تیسرے خورد و خواب
مگر قدر سے جو بہ اسد رمق کہ ضروریات سے ہی چہارم ترک خواہش نفس کہ جو کچھ نفس چاہے
وہ نہ کرے جو کوئی کہ یہ چار چیز ترک کرے اسکو کلاہ چار ترکی سزاوار ہی نقل ہی کہ جب آپ
کو مرشد نے خرقہ عنایت کیا تو آپ بموجب ارشاد کے سیاحت کو تشریف لیگئے ایک روز
ایسے مقام پر پہونچے کہ وہان آتش پرست رہتے تھے اور ایک آتش کدہ روشن تھا اسکی پرستش
کرتے تھے جب آپ نے اُسکے قریب قیام کیا تو خادم سے ارشاد فرمایا کہ تھوڑی آگ لاؤ
کہ نان پختہ کرین خادم آگ لینے کے واسطے اُس آتش کدہ پر گیا آتش پرستون نے کہا
کہ یہ آگ ہم نہ دینگے ہر چند خادم نے تکرار کی مگر انھون نے نہ مانا آخر خادم نے حضرت سے
آکر عرض کیا آپ خود تشریف لیگئے اور اُنسے آتش طلب کی اُن لوگون نے مثل سابق کے
انکار کیا حضرت نے فرمایا کہ تم کسواسطے انکار کرتے ہو آتش پرستون نے جواب دیا کہ یہ
ہمارا معبود ہی آپنے فرمایا کہ یہ معبود نہین بلکہ معبود نے اسکو پیدا کیا ہی تم لوگ غافل ہو اگر آتش
پرستی سے توبہ کروگے تو قیامت مین آتش دوزخ سے نجات پاؤگے اُنھون نے کہا کہ اگر
تم اس آتش کدہ مین کود وا ور آگ اثر نکرے تو ہمکو یقین ہو کہ تم سچے ہو آپنے اُسیوقت
دوگانہ نماز پڑھکر ایک آتش پرست کی گود مین سے ایک طفل کو لیکر آگ مین ڈالدیا چار
گھڑی تک وہ لڑکا آگ مین پڑا رہا اور ایک بال تک نہین جلا اور پھر آپ بھی درمیان
آتش تشریف لیگئے تمام آگ اُس خلیل خدا پر گلزار ہوگئی تمام مجوس یہ کرامت حضرت
کی دیکھکر حیران ہوئے اور سبنے اسلام قبول کیا اور آپنے سردار مجوس کا نام عبداللہ
اور اس طفل کا نام ابراہیم رکھا اور صدہا مجوس مشرف باسلام ہوئے نقل ہی کہ
خلیفہ وقت نے آپسے عداوت شروع کی اور حکم دیا کہ کوئی مجلس سماع خواجہ مین نہ جاوے
اور جو کوئی راگ سنے اسکو دار پر کھینچو اور قوالون کی نسبت بھی یہ حکم دیا اور خواجہ صاحب
کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ خواجہ کو امتناع سماع کرے وہ شخص روبرو خواجہ کے آیا

اور پیغام خلیفہ پہونچایا اور یہ بھی کہا کہ حضرت جنید بغدادی نے سماع سے توبہ کی تھی پھر تم
کسطرح راگ سنتے ہو آپنے جواب دیا کہ خلیفہ سماع کی اسرار سے واقف نہین ہی وہ کیا جانی
اور ہم سنتے تو خدا سے راگ طلب کرکے لیتے اور مباح کیا ہی اور التجا کی ہی کہ تمجھے اولاد اور
پیروان ہمارے راگ سے لطف اوٹھائین اس شخص نے جواب حضرت کا خلیفہ کو پہونچایا خلیفہ
نے دوسرے دن کل علما کو جمع کیا اور حضرت کو طلب کیا آپ بھی تشریف لیگئے جسوقت مجلس
بادشاہ مین داخل ہوئے خلیفہ عقب پردہ کے بیٹھ گیا اور جسقدر علما وہان موجود تھے سبکے
اندام پر لرزہ گیا اور آپ کی صورت دیکھتے ہی سبکے سینہ کا علم محو ہوگیا اور ابجد تک کسکو یاد
نہین رہی ہر چند خلیفہ علما کو ترغیب بحث کی دیتا تھا وہ خاموش تھے یہانتک کہ سبنے
اپنی خطا کا اعتراف کیا اور آپکے قدم پر سر ڈالے اور عفو قصور چاہا آپنے ارشاد کیا
کہ اے نادانو تم قدر سماع کی کیا جانو یہ ایک سر ہے اسرار الہی سے اور شیخ جنید نے جو کمال
مشکل دیکھا اس دل اوٹھالیا اور ترک کیا اور ہم کو ترک کرنا جنید کا حجت نہین ہو سکتی
پیران عظام نے راگ کو دل سے دوست رکھا ہی اور خواجہ شبلی کہ مرید حضرت جنید
کے تھے جب مجلس خواجہ ابی یوسف مین آتے تو راگ سنتے اور تعجب حاصل کرتے اور
فضل برمکی نے ایک روز اعتراض حضرت ابو احمد پر کیا تھا اسی وقت سزا کو پہونچا اور
پشیمان ہوا تم بھی اگر مناقشہ رکھتے ہو تو دلیل خاندان چشتیہ کی ظاہر کرون سب نے
عاجزی کی اور توبہ کی اور کہا کہ حضرت اس سے زیادہ اور کیا برہان ہو گی کہ جو کچھ ہم
لوگونے دیکھا اب ہمپر رحم فرمائیے حضرت کو رحم آیا اور ایک نگاہ لطف سے انکی طرف
دیکھا سبکو علم پھر یاد آگیا اور مرید ہوئے اور چند عرصہ مین رتبہ ولایت کو پہونچے اور آپ
نے سب نے سننا اختیار کیا حضرت وہان سے اوٹھکر دولت خانہ کو تشریف لیگئے
اور آٹھ روز تک متواتر راگ سنا اور پھر کسی نے اعتراض نہین کیا نقل ہی کہ حضرت
خواجہ معین الدین چشتی سنجری اور خواجہ عثمانی دجلہ کے کنارے پر بیٹھے تھے اور کشتی نہ تھی

آپنے خواجہ معین الدین سے فرمایا کہ آنکھیں بند کر جسوقت آنکھیں بند کیں تو پھر کھولنے کا حکم دیا جب کھولیں تو دونوں صاحب دجلہ کے دوسرے کنارے پر موجود تھے نقل ہی کہ خواجہ معین الدین نے فرمایا کہ ایک روز ایک شخص خدمت مین حضرت کی حاضر ہوا نہایت پریشان اور متفکر تھا حضرت نے استفسار فرمایا کہ کیا حال ہی اوس شخص نے عرض کیا کہ چالیس برس سے میرا فرزند غائب ہی کچھ خبر نہین کہ زندہ ہی یا مرگیا اب مین امیدوار ہون کہ میرے فرزند کو مجھسے ملادیجیے آپنے سب حاضرین مجلس سے کہا کہ فاتحہ خیر پڑھو سب نے فاتحہ پڑھنی شروع کی اور آپ مراقبہ مین تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آنکھین کھولین اور پھر حکم فاتحہ کا حاضرین کو دیا اور پھر مراقبہ فرمایا اور تھوڑی دیر کے بعد آنکھین کھول کر ارشاد کیا کہ جا تیرا فرزند تیرے مکان پر آگیا وہ شخص اپنے مکان کو دوڑا گیا دیکھا تو اوسکا فرزند گھر مین موجود ہے اوس سے ملاقات کر کے بہت محظوظ ہوا اور اوسیوقت اوسکو ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت خواجہ نے اوس لڑکے سے فرمایا کہ تو کہان تھا اور کیونکر آیا اپنا حال بیان کر اوسنے عرض کیا کہ یا حضرت مین ایک جزیرہ مین قوم یہود کا قیدی تھا آج ایک ولی اللہ آپکی صورت مجکو وہان نظر آیا اوسنے میری زنجیر کو ہاتھ لگایا وہ زنجیر فوراً ٹوٹ گئی پھر مجھسے کہا کہ میرے قدم پر قدم رکھ مین حکم بجالایا تھوڑی دیر مین پایا کہ قریب اس شہر کے پایا دہانسے مکان پر آیا اور والدین سے ملا حضرت نے کہا کہ جاؤ وہ دونون مرید ہوئے اور بہت شکر یہ حضرت کا ادا کیا تمام حاضرین اس کرامت کو دیکھکر متحیر ہوئے نقل ہی کہ ایک روز ستر نفر کافر متفق ہوکر واسطے امتحان کے حضرت کے پاس آئے اور ہرایک نے اپنے دلمین قسم طعام اور میوہ کا مقرر کیا کہ اگر یہ شخص خواجہ ہمکو کھلاوے تو ہم جانین کہ آج خواجہ برابر کوئی روے زمین پر بزرگ نہین ہی جسوقت سب جا کر بیٹھے آپنے کہا کہ آؤ فرزندان آدم اور خادم سے ارشاد کیا کہ انکے ہاتھ دہلاؤ خادم نے سبکے ہاتھ دھلائے

حضرت نے بسم اللہ کرکے آسمان کیطرف ہاتھ بلند کیا قسم قسم طعام سے آپکے ہاتھ بھر آیا آپ نے
اونکے سامنے رکھنا شروع کیا اور جو چیز جسکے مرغوب تھی وہی اوسکے سامنے رکھی وہ دونون فرقے
وہ کھانا کھایا اور یہ کرامت دیکھکر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے خواجہ آج تمہارے برابر کوئی
عالم مین نہین ہی اگر ہم لوگ ایمان لاوین اور مسلمان ہوون تو یہ بزرگی ہمکو حاصل ہو سکتی ہی
یا نہین آپنے فرمایا کہ مین بیچارہ کیا ہون اگر خداوند کریم مہربانی فرماوے تو مجھسے ہزار
درجہ بہتر ہو سکتے ہو سب نے اسلام قبول کیا اور عرش سے لیکر فرش تک اونکو روشن ہو گیا
اور چند عرصہ مین درجہ ولایت کو پہونچے اور آپکی خدمت مین رہے نقل ہی حضرت خواجہ
معین الدین حسن سنجری سے کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا مریدان حضرت پیرومرشد سے
اوسکا انتقال ہو گیا جسوقت اوسکو قبر مین رکھا تب سب آدمی تو دفن کرکے چلے آئے اور مین بھی
تھوڑی دیر اوسکی قبر پر ٹھہرا رہا تھوڑی دیر مین عذاب کے فرشتے آئے اور ساتھ اونکے حضرت
پیرومرشد بھی تشریف لائے اور فرشتون سے فرمایا کہ یہ میرا مرید ہی اسکو عذاب مت کرو
فرشتہ چلے گئے اور پھر وہ فرشتہ آگئے اور خواجہ علیہ الرحمہ سے عرض کیا کہ خداوند تعالے
نے فرمایا ہی کہ یہ مرید آپکا آپسے برخلاف تھا اسواسطے عذاب کا حکم ہی خواجہ نے فرمایا کہ ہرچند
میرے برخلاف تھا لیکن میرے ہاتھ مین ہاتھ دیا تھا اسکا لحاظ ضرور ہی اوسیوقت حکم
جل وعلا ہوا کہ فرشتہ عذاب چلے آوین اور اس بندہ سے متعرض نہون اسکو بہمت خواجہ
کے سبب سے بخشا آئی اس بندہ کمترین کو بطفیل خواجہ عثمان قدس سرہ کی بخش اور جملہ
مریدان اس خاندان کو عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے نجات دے آمین ثم آمین
نقل ہی کہ آپکے چار خلیفہ تھے ایک حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی دوسرے
شیخ نجم الدین صغرا تیسرے شیخ سعدی چوتھے شیخ محمد ترک رحمۃ اللہ علیہم اور عمر حضرت
کی اکیانوے سال کی تھی اور پانچوین ماہ شوال سنہ ۶۱۷ کو اس دار فنا سے طرف
ملک بقا کے حضرت نے رحلت فرمائی چنانچہ تاریخ وصال حضرت کی وصال عاشق خدا ہے

بیان حضرت خواجہ خواجگان معین الحق والدین حسن سنجری قدس سرہ

آفتاب عالمتاب فقر و افتخار بادشاہ ولایت کرامت و اسرار مہبط انوار کاشف رموز خفی و جلی
نونہال باغ مصطفوی نور دیدۂ انوار مرتضوی سر حلقۂ خاندان چشتیہ سالک جویان حقیقیہ
امام طریقت ہادی شریعت اوصاف اوس محبوب الٰہی کے آفتاب کی طرح روشن ہین
حاجت اظہار نہین کون ہی جو خبردار نہین نور اسلام ہندوستان مین حضرت کے نفس
نفیس سے تابان ہی خرقہ فقر و ارادت کا حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے حاصل کیا ریاضت
اور عبادت مین عمر بسر کی نماز عشا ہمیشہ صبح کے وضو سے پڑھی ستر برس تک کبھی وضو
آپکا سوا متوضا کے نگیا اور جسپر نظر فیض اثر پڑی فورا مرتبۂ ولایت کو پہونچا سات روز
کے بعد روزہ افطار فرماتے اور پانچ مثقال نان خشک کو پانی مین تر کر کے کھایا کرتے
اور جامۂ پیوند لگا پہنتے وطن آپکا سنجرستان تھا اور نسب حضرت کا بارہ پشت تک بصحت
حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا تھا اس طریق سے کہ خواجہ معین الدین غیاث
الدین بن کمال الدین بن سید احمد حسین بن سید طاہر بن سید عبد العزیز بن ابراہیم بن
امام علی رضا بن موسی کاظم بن امام جعفر بن محمد باقر بن امام زین العابدین بن سید کونین
حضرت امام حسین بن علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین آپکے والد نے بیچ اصفہان
کے نشو و نما پایا اور عراق مین وفات پائی اور آپکی والدۂ ماجدہ خاص الملک نام ستے
بھی وفات پائی گیارہ برس کی عمر مین آپ یتیم اور بیکس ہو گئے ترکہ باپ کا تین فرزندون
پر تقسیم ہوا ایک قطعہ باغ کا خواجہ صاحب کے حصے مین آیا ایک روز آپ اوس باغ مین
تشریف رکھتے تھے کہ ایک مجذوب ابراہیم قلندر نام اوس باغ مین آیا خواجہ نے اوسکی
بہت خاطر کی اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور خوشہ انگور کے اوسکے سامنے رکھے مجذوب
نے وہ انگور نہ کھائے اور اپنی بغل سے ایک کنجی روٹی نکالا اور اوسکو منہ مین چبایا اور کچھ
نکالکر خواجہ صاحب کے منہ مین دیا جبدم خواجہ کے حلق کے نیچے اوترا انوار الٰہی نے دل

مین جلوہ کیا اور ایک عجب کیفیت ہوئی اور دنیا اور سامان دنیا کی طرف سے دل سیر ہوگیا اور زاد سیدم باغ وغیرہ کو فروخت کیا اور مستحقون کو تقسیم کر دیا اور طلب خدا مین سفر اختیار کیا پہلے سمرقند کو تشریف لے گئے اور وہان جاکر علوم ظاہری تحصیل کیا اور قرآن شریف حفظ کیا اور بعد فراغت تحصیل علوم کے جانب عراق عنان عزیمت منعطف کی اور قصبہ ہارون مین کہ نواحی نیشاپور سے ہی پہونچکر خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت مین گئے اور مرید ہوئے اور سالہا سال خدمت مین رہے اور ہر طرح کی خدمت بجالائے اور کار باطن کی تکمیل کرتے رہے آخر خرقۂ خلافت پایا بعد اوسکے بغداد کو تشریف لیگئے اور اثنا ر راہ مین قصبۂ سنجان پڑتا ہے وہان حضرت نجم الدین کبری سے اونسے ملاقات کی اور وہان سے کوہ جودی پر گئے اور وہان حضرت غوث الثقلین قطب دارین محبوب سبحانی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ السامی کی خدمت سے مشرف ہوئے اور ہمرکاب حضرت کے جیلان کو تشریف لے گئے اور وہان سے بغداد کو گئے اور چند مدت وہان رہکر مستفیض ہوئے اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی سے بھی نعمت حاصل کی اور پھر خدمت مین محبوب سبحانی شیخ اوحد الدین کرمانی کے مشرف ہوئے اور خرقہ خلافت کا حاصل کیا پھر وہان سے ہمدان گئے اور علم وفیض باطن کا یوسف ہمدانی سے حاصل کیا پھر تبریز گئے اور شیخ ابوسعید سے فیض لیا اسیطرح شیخ محمود اصفہانی اور شیخ ابوسعید ابوالخیر اور ناصر الدین اور شیخ ابوالحسن خرقانی اور شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی صحبت سے رموز عرفان اور نعمت فراوان حاصل کی اور حضرت عثمان ہارونی نے ایک روز مجلس خاص مین کہ اکثر اوسوقت مشائخ موجود تھے خواجہ صاحب کو طلب کیا اور فرمایا کہ اے معین الدین وضو کر اور دوگانہ نماز کا ادا کر حضرت فوراً تعمیل حکم پیرومرشد کی کر کے قبلہ رو بیٹھے اور بموجب حکم کے اول سورہ بقر پڑھا پھر اکیس بار درود شریف پڑھا پھر حضرت

عثمان قدس سرہ الرحمان نے خواجہ کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف منھ کرکے کہا کہ ای معین الدین تجکو میں نے خدای عز و جل تک پہونچایا اور مقبول درگاہ کبریا کا کیا اور تمام بال سر کے ترا شے اور کلاہ چار ترکی سر پر رکھی اور اسم اعظم کہ پیران عظام سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا بتلایا اور کملی عنایت کی اور فرمایا کہ ایک ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ جب پڑھ چکے تو ارشاد کیا کہ اوپر سر اوٹھا کر دیکھ خواجہ صاحب نے جب سر اوٹھایا تو عرش سے تحت الثری تک نظر آیا پھر فرمایا کہ ایکہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ پھر پڑھا اور سر بالا کیا ہیژدہ ہزار عالم منکشف ہوگئے پھر فرمایا کہ ایکبار سورہ اخلاص پڑھکر دیکھ جب حضرت نے دیکھا تو حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے دریافت کیا کہ اب کیا نظر آتا ہی خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ حجاب عظمت دیکھتا ہون فرمایا کہ ای معین الدین تو اپنے مقصد کو پہونچا شکر کر اور ایک خشت سامنے پڑی تھی کہا اسکو لا خواجہ صاحب نے وہ خشت اوٹھائی تو زر سرخ کی تھی کہا اسکو محتاج و مساکین پر کردے آپنے اوسیوقت تقسیم کردی اور بیس برس تک آپ مرشد کی خدمت مین رہے اور جب اتفاق سفر کا ہوتا تو جامہ وغیرہ سامان پر رکھکر ہمراہ جاتے یہانتک خدمت کی کہ مقبول خدا وند جل شانہ ہوئے ع ہر کہ خدمت کرد او مقبول شد نقل ہی کہ ایک مرتبہ دونون بزرگوار کعبہ معظمہ کو تشریف لیگئے اور حضرت عثمان نے نیچے ناودان کعبہ کے کھڑے ہوکر خواجہ صاحب کے حق مین دعا کی غیب سے ایک آواز کی کہ معین الدین دوست ہمارا ہے اور ہمنے اوسکو قبول کیا اور پھر روضۂ منورہ حضرت سرور کائنات صلعم پر تشریف لیگئے وہان خواجہ صاحب نے جسوقت سلام کیا تو روضۂ اقدس سے آواز آئی کہ علیکم السلام یا قطب المشائخ اور پھر وہان سے بغداد گئے اور پیرو مرشد نے حضرت کو رخصت دی اوٓہ ہارون کو گئے اور خواجہ صاحب نے بغداد مین اعتکاف کیا اور پھر سفر کا ارادہ کیا اور اولیا۔۔۔ کرام سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی نعمت حاصل کی نقل ہی کہ جسوقت خواجہ صاحب

نعمت اپنے پیر سے پائی تو حضرت عثمان ہارونی نے کہا کہ معین الدین محبوب الٰہی ہی اور ہمکو اوسکے مریدان سے فخر ہے اور ایک ایک مرید اوسکا اولیائے کامل سے ہوگا اور آتش دوزخ اوسپر اثر نکریگی خواجہ صاحب کو راگ سے کمال ذوق تھا اور آپ کبھی کبھی راگ کو سنتے اور کوئی اعتراض آپ پر نکرتا تھا اور اکثر علمای متبحر اور مشائخ کبار آپکی بزم سماع مین حاضر ہوتے اور جو ایک دفعہ راگ سنتا صاحب ذوق ہوتا اور جسقدر اوس زمانہ مین ولی اللہ تھے سب آپکو پیشوا جانتے تھے اور فرمان پذیر تھے نقل ہی کہ ایک روز آپ طواف کعبہ کر رہے تھے کہ آواز آئی ای معین الدین ہم تجھسے خوشنود ہین اور تجکو قبول کیا ہمنے جو کچھ تیری خواہش ہو بیان کر ہم عنایت کرینگے خواجہ صاحب نے عرض کی کہ الٰہی مریدان مرید معین الدین کو کہ قیامت تک اس سلسلہ مین ہون بخش دے آواز آئی کہ ہمنے بخشا سبکو جو تیرے خاندان مین ہوگا وہ بلاحساب جنت کو جاویگا شکر ہی کہ یہ جو یاے گنہگار بھی اسی خاندان عالیشان کا غلام ہی بلاشک بہشت کو جاویگا الحمد للہ والمنۃ نقل ہے کہ آپکے مطبخ مین اسقدر طعام پکتا تھا کہ تمام شہر کے غربا و مساکین سیر ہو کر کھاتے تھے اور ہمیشہ یہ دستور تھا کہ خادم حاضر ہوتا اور عرض کرتا کہ واسطے لنگر کے خرچ مرحمت ہو حضرت گوشہ مصلا اوٹھا کر فرماتے کہ جسقدر آج ضرورت ہو لے وہ خادم اوسقدر لے لیتا اور صرف کرتا نقل ہی کہ سات نفر شامی کہ کمال ریاضت کرتے تھے اور آتش پرستی اونکا شیوہ تھا اور ریاضت یہان تک تھی کہ بعد چھ مہینے کے لقمہ کھاتے اور مخلوق ازبس معتقد تھے اور اونکو دیوتا تصور کرتے تھے ایک روز وہ ساتون حضرت کی ملاقات کو آئے جسوقت روے مبارک نظر آیا ساتون کے بدنون پر لرزہ آگیا اور منھ زرد ہوگئے یہان تک کہ حضرت کے قریب جانا مشکل ہوگیا آخر قدم چومے اور ساتون قدمون پر گر پڑے آپنے فرمایا کہ اے نادانو تم آتش پرستی کرتے ہو خدای کیون نہین کو کیون نہین پوجتے کہ اپنی مقصد کو پہونچو اونھون نے عرض کی کہ حضرت ہمکو

دوزخ کا ہیبت خوف ہی اسواسطے آگ کو پوچھتے ہین خواجہ صاحب نے فرمایا کہ آگ کا کیا مقدور ہی
کہ بلا حکم خالق کچھ کر سکے شامیون نے کہا کہ یا حضرت آپ جو خدا کی بندگی کرتے ہین تو آپکو
کیا آگ نہین جلاویگی حضرت نے فرمایا کہ معین کی جوتی کو بھی نہین جلا سکتی ہے یہ فرما کر
نعلین مبارک کہ عزت تاج سکندر و کسری و خاقان تھی آگ مین ڈالدی حکم خدا سے
نعلین گرم تک بھی نہ ہوئی اور ایک آواز غیب سے آئی کہ سب حاضرین نے سنی کہ آگ کی
کیا مجال ہی کہ ہمارے دوست کی نعلین جلا سکے اون شامیون نے جو یہ کرامت دیکھی صدق
دل سے ایمان لائے اور حضرت کی خدمت مین رہنے لگے چند روز مین کامل ہو گئے نقل ہی
کہ جو کافر آپکا روے مبارک دیکھتا تھا وہ مسلمان ہو جاتا تھا چنانچہ بغداد مین کوئی
کافر آپکی برکت سے باقی نرہا کہ مسلمان نہوا ہو نقل ہی کہ ایک روز آپنے فرمایا کہ علامت
شناخت خدای تعالی کی تحقیق خلق سے ہے اور معرفت کے مقدمہ مین خاموش
تھے اور فرمایا کہ جو مین اپنے پوست سے باہر آیا عاشق و معشوق و عشق کو ایک دیکھا
یعنی جو عالم وحدت مین ہونچا سکو ایک پایا اور یہ بھی فرمایا کہ مرید مستحق فقر کا اوسوقت
ہوکہ عالم فانی مین باقی رہے اور مرید ثابت اوسوقت ہوتا ہی کہ بیس برس تک کوئی گناہ
اوسکا کرام کاتبین نے نہ لکھا ہو اور ارشاد فرمایا کہ حاجی خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہین اور
عارف اپنے دلمین گرد عرش کے حجاب عظمت کا طواف کرتے ہین اور فرمایا کہ مین نے
مدت تک خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اب مدت سے خانہ کعبہ میرا طواف کرتا ہی اور فرمایا
کہ جسوقت دوزخ عرصہ محشر مین آویگی تو تمام عرصہ قیامت جلنے لگیگا اوسکے بچاو کے
واسطے وہ بندگی خداوند تعالی جل شانہ کی کرنی چاہیے کہ بہتر اوس سے کوئی طاعت
نہو اور وہ طاعت یہ ہے کہ درماندگان کی فریاد سننا اور عاجزون اور بیچارگان
کی حاجت روا کرنا اور بھوکون کو کھلانا اور پیاسون کو پلانا اور جو کوئی یہ خصلت
اختیار کرے حق تعالی اوسکو دوست رکھیگا اول سخاوت مثل دریا کے

دوسرے شفقت مانند آفتاب کے تیسرے تواضع ہم رنگ زمین کے اور فرمایا کہ نشان محبت کا یہ ہی کہ متحمل تیغ کے ہو اور فرمایا کہ عارفون کا ایک مرتبہ ہی کہ جب اوس مرتبہ کو پہونچی ہین تمام عالم اور جو کچھ عالم مین ہی دو انگشت مین دیکھتی ہین اور فرمایا کہ کمتر رتبہ عارف کا یہ ہی کہ صفات خداوندی اوسمین ہو اور کمال درجہ عارف کا محبت مین یہ ہی کہ جو کوئی اوسپر دعوی کرے تو وہ اوسپر شفقت کرے اور کرامت سے ملزم بنائے نقل ہی کہ خواجہ صاحب نے دو مرتبہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ السامی سے ملاقات کی اول مرتبہ مین کہ حضرت پیران پیر دستگیر نے خواجہ صاحب کے حق مین دعا کی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ شخص مقتداے مشائخ اور اولیاء کبار سے ہوگا کہ بہت فیض سے منزل قرب الہی کو پہونچینگے دوسری مرتبہ کہ خواجہ صاحب کوہ جودی پر تشریف لیگئے تھے وہان چند روز صحبت کا اتفاق ہوا اور کلمہ و کلام کے مشغول ہوئے اور خواجہ صاحب نے کہا کہ یا حضرت سخن معرفت الہی سے کچھ بیان کیجئے حضرت غوث الثقلین نے فرمایا کہ ان باتون کے واسطے تخلیہ درکار ہی اسرار الہی اسطرح عیان نکرنا چاہیے خواجہ صاحب نے کہا کہ تخلیہ مین جانا دو سبب سے مجکو مانع ہے اول یہ کہ مبادا یہ خبر حضرت پیر مرشد خواجہ عثمان ہارونی کو پہونچے اور اونکو خیال دیگر ہو دوسرے یہ کہ یہ جماعت کہ موجود ہی دو حال سے خالی نہین ہی یا تو محرم یا نا محرم اگر واقف ہے تو محرم سے حجاب کیا اور اگر نا محرم ہی تو سخن معرفت سے یہ لوگ بھی آگاہ ہو جاوینگے کلمہ حق اُنسے دریغ نہ کرنا چاہیے اور اگر محض نا محرم ہین تو نکات معرفت کو کیا سمجھینگے حضرت غوث الثقلین اس گفتگو کو سنکر خاموش ہو رہے اور کچھ جواب ندیا پھر خواجہ صاحب نے جیلان مین ایک حجرہ تیار کرایا اور اوسمین معتکف ہوئے تھے کہتے ہین کہ ابتک وہ حجرہ برقرار ہے اور وہان کے آدمی اوسکی زیارت کرتے ہین اور حضرت خواجہ سادات حسینی سے ہین اور حضرت غوث پاک آپکے بھانجے ہین اور نسب حضرت کا حسنی اور حسینی ہے اور کل ولی اللہ کے دوش پر آپکا قدم ہے تمام اصفیا ہین اور آپ تک نظر نہ

جیسا کہ زندگی مین جاری تھا برقرار ہی اور صاف آپکے ہیں روہ ہزار عالم مین آفتاب کی طرح روشن
ہین حاجت بیان نہین عمر شریف ایک نو نوّے یا نو ستّر سال کی تھی اور ۵۳۷ھ ہجری مین تولد ہوی
اور ۶۳۳ھ ہجری مین انتقال فرمایا تاریخ وفات معشوق آلہی ہی رضی اللہ عنہ آپ بھی حضرت
غوث پاک کے مجمع منزل مقصود دکھا نقل ہی کہ ایک عورت آپ کے پاس فریاد
کرتی ہوئی آئی کہ یا حضرت میرے فرزند کو حاکم شہر نے بے قصور سولی دیدیا آپ اسوقت
وضو کر رہے تھے آپنے فرمایا کہ پھر بیان کر اس عورت نے مکرر عرض کی آپنے عصا ہاتھ مین لیا اور
اسکے ہمراہ ہوئے تمام خادم اور مردمان شہر یہ حال سنکر ہمراہ حضرت کے ہوئے اور ہر شخص کی
زبان پر یہی تھا کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی آخر حضرت قریب اسکی نعش کے پہونچے اور
دیر تک اسکی جانب نگاہ کرتے رہے بعدہ سر اس مقتول کا تن سے ملا کر ارشاد کیا کہ اے
مظلوم اگر تجکو بے گناہ مارا ہی تو بحکم خدا ے جان آفرین کے زندہ ہو اور عصا اسکی
گردن پر رکھا فوراً وہ شخص کلمہ پڑھکر کھڑا ہو گیا آپنے اسکی مادر کے حوالہ کیا اور خانقاہ کو
تشریف لائے اور فرمایا کہ بندہ کو خداے عز و جل سے اسقدر نسبت ہونا ضرور ہی اب
یہان سے ذکر تشریف آوری ہندوستان کا لہ آپ کے قدوم میمنت لزوم سے ظلمات
کفر مین چراغ اسلام روشن ہوا اور راجہ جیپال کا بیان ہوتا ہی نقل ہی کہ جب حضرت اپنے
پیر روشن ضمیر سے رخصت حاصل کرکے اطراف عالم مین رخصت فرما ہوئے اور سفر اختیار
کیا جہان پر آپ پہونچتے وہان قبرستان مین قیام فرماتے اور جہان شہرت ہوتی وہان سے
آپ خفیہ چلے جاتے کہ کوئی شخص خبردار نہو تا تھوڑے دنون مین کعبہ شریف تشریف
لیگئے اور وہان سے مدینہ منورہ پہونچے اور ریاضت شاقہ اختیار کی زیارت روضہ
حضرت پیغمبر خدا صلعم سے مشرف ہوئے اور چند روز اقامت کی ایک روز روضہ منورہ سے آواز آئی
کہ معین الدین کو حاضر کرو خادمون نے جستجو کی اور معین الدین کہکر پکارا وہان اس نام کے بہت
آدمی تھے خادمون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہان اس نام کے بہت لوگ ہین کوئی خاص نشان

اس شخص کا ارشاد ہو پھر ندا آئی کہ معین الدین چشتی کو حاضر کرو تھا دمون نے پھر تفحص کیا اور خواجہ صاحب کو روضۂ منورہ مین لیگئے اسوقت حضرت کا عجب حال تھا نالان اور گریان صلواۃ پڑھتے ہوئے قریب روضۂ اطہر کے دست بستہ کھڑے ہوئی آواز آئی کہ قریب آؤ ای قطب المشائخ حضرت حال وجد مین اندرون گئے اور جمال جہان آرای اُس سرور کائنات مفخر موجودات رحمت للعالمیان محبوب سبحان رسول مقبول صلعم سے مشرف ہوئی (جا ہتے ہین جسکو بلاتے ہین یون دولت دیدار دکھاتے ہین) اور ارشاد ہوا کہ ای معین الدین تو خاص ہمارا دین ہی اور معین دین ہی اب تجکو لازم ہی کہ طرف ہندوستان کے جا اور وہان ایک شہر اجمیر ہی اوس جگہہ فرزند ہمارا سید حسین نام بہ نیت جہاد گیا ہی اب اُسکو کفارون نے شہید کر ڈالا اور شہر مین بدستور کفر جاری ہوگیا ترے سبب سے پھر وہان شمع اسلام روشن ہوگی اور کفار غارت ہونگے اور حضور نے ایک انار خواجہ صاحب کے روبرو کیا اور فرمایا کہ اسکو دیکھ کہ تجکو معلوم ہو جاوے کہ وہ کون سا شہر ہے خواجہ صاحب نے اس انار مین اجمیر کو دیکھا تمام وکمال نظر آیا پس حضرت خواجہ نے فاتحہ خیر پڑھی اور اوس درگاہ معظم سے استمداد چاہی اور رخصت ہوکر متوجہ اقلیم ہندوستان کی ہوئی چالیس آدمی آپ کی ہمراہی مین تیار ہوئے بعد قطع منازل ہندوستان مین داخل ہوئے ہرچند راجہ اجمیر نے منجمان کے کہنے سے اطراف مین بنام حکام حکمنامہ جاری کردیے تھے کہ اس صورت کا درویش اگر وارد ہو تو اوسکو ہلاک کرنا لیکن آپ مع چالیس خدام کے علانیہ تشریف لائے اور کوئی متعرض نہوا اور آپ اجمیر مین داخل ہوئے اور باہر شہر کے ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اسی جگہ راجہ کے اونٹ کھڑے ہوتے تھے اور یہ راجہ پتھورا کا بیٹا تھا اور بخطاب مہاراجہ مشہور تھا ساربان وہان اونٹ لائے اور جماعت درویشان کو دیکھکر گھبرائے ایک نے درویشون سے کہا کہ تم یہان کسکے حکم سے ٹھہرے ہو یہان سے چلے جاؤ کہ یہ مہاراج کے اونٹ بدھنے کی جگہ ہی یہان سے لبتہ اُٹھاؤ حضرت ارشاد فرمایا کہ اچھا

ہم جانے ہین تمھاری یہان بیٹھنےکی یہ فرماکر اور بر خوض انا ساگر کے تشریف لیگئے اور گرد اس
تالاب کے بتخانے بہت تھے اُنکو قریب آپنے مقام کیا اور وہان جسوقت راجہ کے اونٹ
آئے سب بیٹھ گئے حالانکہ ایک رات اور ایک دن گذر گیا اور وہ اونٹ نہ اُٹھے اسوقت
سار بانون نے راجہ سے کہا راجہ نے ساربانون کو سمجھایا کہ تم لوگ درویشون کے پاس
جاؤ اور منت وسماجت کرو انکی ہی دعا سے یہ بیٹھ گئے اور انکی ہی دعا سے کھڑے
ہونگے ہم اس امر مین کچھ کر نہین سکتے آخر ساربان حضرت کی خدمت فیضدرجت مین گئے
اور اظہار عجز و انکساری کیا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جسکے حکم سے بیٹھ گئے تھے اسی کے حکم
سے کھڑے ہوجاوینگے ساربان نے آکر جو دیکھا تو سب اونٹ کھڑے ہین یہ خبر شہر مین
مشہور ہوئی کافرون نے ہجوم کرکے راجہ کو بہکایا کہ یہ درویش متصل تبخانہ کے قیام
پذیر ہین انکا رہنا وہان مناسب نہین کہ ہماری مذہب کے برخلاف ہین راجہ نے
اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ درویشون کو وہان سے اوٹھا دیوین جسوقت وہ لوگ حضرت
کے قریب گئے اور الفاظ سخت کہنے لگے حضرت نے تھوڑی خاک اُٹھاکر اور اوسپر
آیت الکرسی پڑھکر انکی جانب پھینکی کچھ آدمی تو خشک ہوکر رہگئے کچھ دیوانہ وار ادھر اودھر
بھاگنے لگے اور بعضے مقہور ہوکر راجہ کے پاس گئے دوسرے روز رام دیو مہنت
ایک جماعت کثیر ہمراہ لیکر حضرت پر یورش لایا جسوقت قریب پہونچا لرزہ سکے بدن پر پڑا
حتی کہ رام دیو قدمبوس ہوا اور صدق دل سے اسلام لایا آپ نے ایک قدح پانی بھر کے
اور دم کرکے رام دیو کو دیا اُسکے پیتے ہی رام دیو کا دل مثل آئینہ صاف ہوگیا
اور انوار ربانی نے اُسکے سینہ مین تابش کی پھر تو رام دیو نے اُس جماعت کو مارنا شروع
کیا اور چوب وسنگ ہر طرف سے لاکر معاندان کو ہلاک کرنے لگا خواجہ صاحب نے جو
یہ خدمت اُسکی ملاحظہ کی تو شادی دیو اسکا نام رکھا راجہ نے جو یہ
کرامت حضرت کی دیکھی تو سبکو جمع کرکے کہا کہ یہ درویش بڑا جادوگر ہے جب تک

کہ کوئی جادوگر ایسے رتبہ کا نادیکھا اس سے بازی نہ بیجا و بیجا آخر جیپال جادوگر کو کہ تمام ہند مین مشہور تھا طلب کیا جیپال ڈیڑھ ہزار چیلے ہمراہ لیکر حاضر ہوا اور ہرایک اُسکے چیلون سے جیپال ثانی تھا راجہ کے پاس آئے اور راجہ سے اجازت لیکر بمقابلہ اس شیر خدا روانہ ہوئے جسوقت سامنے گئے حضرت نے تازہ وضو کیا اور ایک خادم کو عصا مبارک دیا کہ چیار طرف فرودگاہ کے خط حلقہ کھینچے کہ جیپال کا جادو اندر اس حاطہ کے اثر نکرے جب گروہ اشقیائی اُس خط کے اندر قدم رکھا منھ کے بل اوندھے گرے آخر تالاب نا ساگر پر قدم کیا اور پانی چشمہ کا خدام ذوی الاحترام پر بند کیا حضرت نے شادی دیو سے فرمایا کہ جسطرح ممکن ہو ایک قدح پانی کا اس تالاب مین سے لاوہ حکم بجالایا اور قدح لیکر کنارے اُس تالاب کر گیا اور قدح کو پانی سے بھرا کل پانی اُس تالاب کا اُس قدح مین آگیا اور تالاب مین ایک قطرہ پانی کا نرہا جسقدر خرچ پانی کا تھا اُس قدح سے صرف ہوتا تھا اور بدستور لبالب رہتا تھا اودھر لشکر جیپال تشنگی سے جان بلب ہونے لگا بلکہ اکثر مرگئے آخر جیپال قریب خط دائرہ کے آیا اور عرض کیا کہ بندگان خدا پر یہ تکلیف گوارا نہ چاہیے آپ فقیر ہین آپ کو ترحم چاہیے حضرت نے شادی دیو سے فرمایا کہ اُس قدح کو تالاب مین ڈال آؤ شادی دیو نے ویسا ہی کیا تالاب بدستور بھر گیا پھر جادوگرون نے جادو کرنا شروع کیا ہزارون سانپ پہاڑ مین سے نکلنے لگے اور خط دائرہ پر پھنچکر مردہ کی صورت ہوگئے جب جیپال نے دیکھا کہ یہ جادو کام نہ آیا تو آگ آسمان سے برسانی شروع کی اور اسقدر آگ برسائی کہ انبار اخگرون کے اُس جنگل مین ہوگئے اور ہزارون درخت جلکر خاکستر ہوگئے لیکن اندرون دائرہ کے ایک چنگاری بھی نہ آئی جب جیپال اُس جادو سے بھی مایوس ہوا تو پوست آہو پر بیٹھکر آسمان کی طرف اڑا حضرت نے جب یہ امر ملاحظہ فرمایا اپنی نعلین سے ارشاد کیا کہ تو بھی اُڑا اور جیپال کو کفش کاری کرتی ہوئی لا آخر نعلین بھی اُڑائی اور جیپال کے سر پر لگنی شروع ہوئی یہان تک لگی کہ اسکی ضرب سے سر ورم کر آیا آخر جیپال کو کہین جا بے

امن ندہلی ناچار خواجہ صاحب کے قدمون پر آگرا اور بعجز و انکسار کیا حضرت نے کفش کو منع فرمایا جیپال یہ کرامت دیکھکر مسلمان ہوا اور صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھا حضرت نے فرمایا کہ جیپال کیا چاہتا ہے التماس کیا کہ قیامت تک زندہ رہون آپنے دعا کی خداوند تعالی نے قبول فرمائی آپنے فرمایا کہ تونے عمر دائمی پائی لیکن نگاہ خلق سے پوشیدہ رہیگا چنانچہ مشہور ہے کہ جیپال اب تک زندہ ہے اور ہر پنجشنبہ کو زیارت مین آتا ہے اور بموجب خواہش کے ہزار عالم اسپر منکشف ہوگئے جب یہ خبر راجہ کو پہونچی مثل شادی دیو کے سے بھی مایوس ہوا اور شرمندگی سے وہان نہ ٹھہرا اور شہر کو واپس چلا گیا اور پھر کسیطرح متعرض نہوا بعد تھوڑے دنون کے حضرت نے مکان سکونت شہر مین تجویز کیا اور جہان اب روضہ منورہ ہے وہان قیام فرمایا اور راجہ کو نصیحت مشفقانہ سے دعوت اسلام کی لیکن اُس بدبخت نے قبول نکیا قطعہ کب سیاہی سپید ہوتی ہے + لاکھ دھویا کرے اُسے کوئی + ماش کے تخم سی نہو گندم - گرچہ بویا کرے اُسے کوئی + فرمایا کہ تجکو لشکر اسلام قتل کریگا چنانچہ اسی عرصہ مین حضرت سلطان شہاب الدین کو خواب مین آگاہ کیا اور وہ آیا اور زندہ گرفتار کیا اور دہلی و اجمیر کو فتح کرکے ڈہل اسلام بجایا اور پھر راجہ کو قتل کیا + نقل ہے کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے فرمایا کہ جب تک بندہ بیچ خدمت حضرت پیر ومرشد کے رہا کبھی آپ کو کسی پر غصہ ہوتے نہ دیکھا البتہ ایکبار کہ حضرت کہین تشریف لیے جاتے تھے کہ ایک خادم شیخ علی آپکے ساتھ تھا اسکو ایک شخص نے آکر برا کہنا شروع کیا اور دامن اسکا پکڑ لیا حضرت نے فرمایا کہ تونے اسکا دامن کیون پکڑا اُسنے عرض کی کہ اسپر میرا قرض چاہیے وہ نہین دیتا ہے آپنے ارشاد کیا کہ اب تمکو دیدیگا اُس شخص نے نمانا آپکو غصہ آیا اور ردا زمین پر ڈالدی اور کہا کہ جسقدر تیرا قرضہ ہے اسکے نیچے سے لے لے مگر زیادہ نہ لینا اُس شخص نے چاہا کہ کچھ اپنے قرضہ سے زیادہ لے کہ اُسکا ہاتھ خشک ہوگیا فریاد کرنے لگا کہ میری توبہ ہے مین نے اپنا قرضہ بھی چھوڑا پھر ایسی خطا نہ ہوگی حضرت کو رحم آیا اور قصور اسکا

معاف کیا اور ہاتھ اُسکا اچھا ہوگیا نقل ہی کہ ایک شخص حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اشتیاق قدمبوسی ظاہر کیا آپنے فرمایا کہ تو جو وعدہ کر کے آیا ہی اُسکو ایفا کر وہ شخص کانپنے لگا اور عرض کیا کہ فلان شخص نے مجکو آپ کو مارنے کے واسطے بھیجا تھا میرا قصور معاف فرمایئے مرید ہوا اور مدت العمر خدمت مین رہا حاضرین نے اُس شخص کا نام دریافت کیا آپنے فرمایا کہ ہرگز اُسکا نام ظاہر نکرنا ہماری دین مین پردہ پوشی کا حکم ہی نقل ہی کہ حضرت کی دو بیبیان تھین ایک کا نام عفت کہ دختر سید وجیہ الدین عم سید حسین خنگ سوار کی تھین اور دوسری امتہ اللہ کہ کسی راجہ کی بیٹی تھین اور اہلیہ اول سی تین فرزند تولد ہوئے خواجہ ابو سعید و خواجہ فخر الدین و خواجہ حسام الدین قدس اللہ سرہم العزیز اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت لاولد تھے غلط ہی کسواسطے کہ حضرت حمید الدین ناگوری سی نقل ہی کہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ پہلے جو کچھ ارادہ ہوتا تھا بلا دعا کے حاصل ہوتا تھا اور جیسے کہ اولاد ہوگئی بعد دعا کے حصول ہوتا ہی حمید الدین نے عرض کی کہ بجا ہی جب تک حضرت عیسےٰ پیدا نہ ہوئے تھے تو بی بی مریم کو میوہ غیر فصلی ملتے تھے اور جب حضرت پیدا ہوئے تو حکم ہوا کہ درخت خرما سے خرما توڑ خواجہ نے یہ سنکر تبسم فرمایا اور کہتے ہین کہ عمر خواجہ ابو سعید کی پچاس برس کی تھی اور اونکے دو فرزند تھے اور خواجہ فخر الدین بہت بزرگ اور صاحب نعمت تھے اور بعد انتقال خواجہ صاحب کے بیس برس تک زندہ رہے اور عمر اُنکی ستر برس کی ہوئی اور اونکے پانچ فرزند تھے اور قصبہ سرداد مین کہ اجمیر سے سولہ کوس ہی انتقال فرمایا اور وہین دفن ہوئے اور خواجہ حسام الدین پسر خرد غائب ہوگئے اور چہل ابدال مین شامل ہوئے اور جب وہ غائب ہوئے تھے تو پینتالیس برس کی عمر تھی اور اُنکے سات فرزند تھے اور منجملہ اُنکے خواجہ حسام الدین سوختہ بہت صاحب کرامت تھے اور حضرت نظام الدین اولیا کے مصاحب تھے قبر اُنکی قصبہ سانبھر مین کہ اجمیر سے مغرب کی جانب ہی موجود ہی اور اہلیہ دوسری کہ دختر راجہ دکن کی تھین کہ ایک شخص جہاد

جہاد سے لوٹ مین لایا تھا اور حضرت کو نذر کیا تھا اُنسے صاحبزادی بی بی حافظ جمال تولد ہوئین کہ صاحب کرامت تھین اور حضرت نے خرقہ خلافت کا انکو عطا فرمایا تھا بہت عابدہ تھین چنانچہ ہزارہا مستورات انکی توجہ سے مقام قرب کو پہونچین اور دو صاحبزادے اور بھی اسی بی بی سے پیدا ہوئے تھے لیکن حالت شیر خوارگی مین انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور حضرت خواجہ کے خلیفہ بے شمار تھے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و خواجہ فخر الدین و شیخ حمید الدین ناگوری و شیخ وجیہ الدین و شیخ حمید الدین صوفی و خواجہ برہان الدین و شیخ احمد و شیخ محسن و خواجہ سلیمان و شیخ شمس الدین و خواجہ حسن خیاط و جیپال جوگی المعروف بہ عبداللہ و شیخ صدر الدین و بی بی حافظ جمال و شیخ محمد ترک و شیخ علی سنجری و خواجہ یادگار سبزواری و خواجہ عبداللہ بیابانی و شیخ وفا کہ اُنکے واسطے حضرت نے دعا کی تھی کہ عزیز خلق ہوگا چنانچہ بول و براز اُنکا مخلوق متبرک سمجھکر لیجاتے تھی اور اوسمین خوشبو مثل مشک ہوتی تھی و شیخ وحید و سلطان مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور سلطان مسعود غازی وہ نہین ہین کہ بہرایچ مین آسودہ ہین یہ صاحب اوُدہ مین ہین نقل ہی کہ جب حضرت نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا بعد نماز عشا کے دروازہ حجرہ کیا بند کرلیا اور سبکو منع کردیا کہ کوئی نہ آوے خادمان نے صبح تک آواز پای مبارک کی سنی کہ گویا کوئی وجد مین ہے آخر شب وہ صدا موقوف ہوئی اور جب وقت نماز کا ہوا ہرچند دستک دی کچھ جواب نہ آیا ناچار دروازہ کھولا دیکھا کہ حضرت رحمت حق مین شامل ہوئے اور رات کو بہت ولی اللہ نے عالم رویا مین حضرت رسالت پناہ کو دیکھا آپ فرماتے ہین کہ کل واسطے استقبال محبوب خدا معین الدین کے ہم آوینگے اور حضرت کی پیشانی پر بخط روشن لکھا تھا کہ مات حبیب اللہ فی حب اللہ ولادت با سعادت آپکی بیچ سال پانسو سینتیس کے ہوئی تھی اور وفات اس جامع کمالات کی روز دوشنبہ چھٹی ماہ رجب المرجب سال چھ سو تیتیس مین بیچ عہد سلطنت سلطان شمس الدین التمش کو واقع ہوئی روضہ منورہ اجمیر مین ہی اور

پہلے مقبرہ خواجہ حسین ناگوری نے تیار کرایا تھا پھر بادشاہان دہلی نے اور وجہ تسمیہ اجمیر کی یہ ہی کہ اجا نام راجہ تھا اسکے نام سے یہ شہر آباد ہوا ہی و نیز بمعنی آفتاب و میر بمعنی کوہ اور بکثرت زبان سے اجمیر ہوگیا تاریخ وفات حضرت خواجہ صاحب کی خواجہ حی ہی ۶۳۲ اور حروف ملفوظی سے وہ ہی فقرہ تاریخ ہے کہ جو غیب سے پیشانی مبارک پر تحریر تھا مات حبیب اللہ فی حب اللہ ۶۳۲ اسمیں دو الف اللہ کہ زائد ہین اور دو لام اللہ کے نکال لینے سے بی کم و کاست تاریخ ہی ہوتا ہی ایسا معلوم کہ خداوند کریم نے ملفوظی تاریخ لی ہی اور یہ قاعدہ کے قرین ہی سبحان اللہ

بیان حضرت قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ السامی

یہ حضرت اکابر اولیای کامل اور اصفیای عاجل سے تھے صاحب کشف و کرامت و مستجاب الدعوات تھے اس رتبہ عظیم کا ولی بعد حضرت ہند الولی کے دوسرا نہین ہوا حالات حضرت کی اظہر من الشمس محتاج بیان نہین اسواسطے اوصاف اس جامع کمالات کی لکھنا دریا کو کوزہ مین بند کرنا ہی آپ کو راگ سننے سے بہت ذوق تھا ہر وقت حالت استغراق مین رہتی تھی جو کچھ زبان مبارک سے فرماتے وہ ہوتا خرقۂ فقر و ارادت کا حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے حاصل کیا اصل آپ کی سادات اوس سے تھی کہ قصبات ماوراءالنہر سے ہی سید حسینی تھے اور نسب آپ کا چند واسطہ سے ساتھ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے پہونچتا ہی اس طریق سے کہ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی بن سید کمال الدین بن سید موسی بن سید احمد بن سید کمال الدین بن سید محمد بن سید احمد بن سید اسحاق بن سید احسن بن سید معروف بن سید احمد حسینی بن سید رضی اللہ بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم نقل ہی کہ جبکہ حضرت خواجہ کی عمر ڈیڑھ سال کی ہوئی تو آپکے پدر بزرگوار نے اس جہان بے ثبات سے طرف عالم بقا کے رحلت فرمائی اور آپکی والدہ ماجدہ نے کہ مریم وقت تھین سایہ عاطفت مین پرورش کیا جب پانچ برس کے ہوئے تو آپکی والدہ نے ایک ہمسایہ کو بلا کر کہ وہ آدمی صالح تھا خواجہ کو حوالہ کیا اور فرمایا کہ کسی معلم کے اسکو سپرد کر دے کہ علوم ظاہری و باطنی کی اسکو

تعلیم کرے وہ شخص خواجہ کو لیگیا راہ مین ایک ولی اللہ سے ملاقات ہوئی اُنھون نے دریافت
کیا کہ اس لڑکے کو کہان لیے جاتے ہو اُنہون ہمسایہ نے بیان کیا کہ کسی معلم کو سپرد کرونگا اُن ولی
اللہ نے کہا کہ اس لڑکے کو میرے حوالہ کرو کہ مین ایسے معلم کو حوالہ کرونگا کہ علوم ظاہری باطنی
مین بے نظیر ہو مالع نے اُنکے سپرد کر دیا وہ شیخ ابو حفظ اوشی قدس سرہ کی خدمت مین لیگئے اور
فرمایا کہ حکم احکم الحاکمین اسطرح ہے کہ اس طفل کو ساتھ سعی موفورہ کے علوم ظاہری باطنی سے مستفیض کرو
شیخ ابو حفظ نے قبول کیا اور تعلیم خواجہ مین متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای طفل عجب بختیار ہے تو کہ
خضر علیہ السلام نے تجھکو میرے سپرد کیا ہے اور حکم خدا تیرے واسطے ایسا ہی ہے چنانچہ چار روز مین
آپنے قرآن شریف حفظ کرلیا اور تھوڑے دنون مین کل علوم ظاہری و باطنی سے ماہر ہوگئے اور
علم لدنی کی جستجو کرنے لگے یہانتک کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی خدمت مین پہونچے اور
مرید ہوئے سترہ برس کی عمر مین خرقہ خلافت حاصل کیا اور حسب الارشاد پیر روشن ضمیر کے
قطب دہلی ہوئے اور دہلی مین تشریف لائے اور ہدایت خلق مین مشغول ہوئے نقل ہے کہ
آپ کی والدہ نے فرمایا کہ جب خواجہ شکم مین تھے اور مین واسطے نماز کے وقت تہجد اُٹھا کرتی تو آپ
حرکت کرتے اور آواز ذکر کی سینے مین آتی اور ایک پہر تک یہ ہی حال رہتا اور جب چار برس
کے ہوئے تو آپ کو خواجہ معین الدین چشتی کی خدمت مین لیگئے خواجہ صاحب نے ایک تختی آپکو
دی اور کہا کہ اسپر کچھ لکھو اسوقت غیب سے آواز آئی کہ اے معین الدین توقف کر کہ قاضی
حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ ہمارے قطب الدین کو تعلیم کریگا اور تجھسے کسب کمالات
اور حصول نعمت کریگا خواجہ نے تختی ہاتھ سے رکھدی اس اثنا مین قاضی حمید الدین کو
بشارت ہوئی کہ جلد جا اوش مین قطب الدین کو تعلیم کر حسب الحکم خداوند عالم قاضی
حمید الدین اوش مین داخل ہوئے اور مجلس خواجہ مین پہونچے اور تختی ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ
قطب الدین اسپر کیا لکھون آپنے فرمایا کہ لکھ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا الی آخرہ قاضی
نے کہا کہ یہ پندرھوین سیپارہ کی آیت ہے حضرت نے فرمایا کہ والدہ ماجدہ نے پندرہ سیپارہ کی

حافظ ہین جب وہ یاد کیا کرتی تھین تو مین شکم مادر مین اُسکو سنکر یاد کرتا تھا چنانچہ پندرہ
مجکو یاد ہین قاضی نے کہا کہ پڑھو آپنے اوسیوقت پڑھکر سنا دیے حالانکہ چار برس کی
عمر تھی قاضی نے سبحان الذی لکھکر کہا کہ قطب الدین پڑھو آپنے بسم اللہ کرکے سبق شروع
کیا یہانتک کہ چار روز مین سارا قران ختم کیا اور حافظ قران ہو گئے پہلی روایت مین جو لکھا ہے
کہ شیخ ابوحفص نے پڑھایا وہ روایت اسطرح پر ہے کہ بعد جانے قاضی حمید الدین کے شیخ موصوف
نے باقی تحصیل تمام کرائی کیونکہ قاضی حمید الدین نے بعد شروع کرانے اور ختم کرانے قران
شریف کے کہا کہ بابا تو خدا کا دوست ہے تجکو خود خدا تعلیم کرتا ہے تجھے حاجت اُستاد کی نہین
ہے چنانچہ قاضی اُسی وقت رخصت ہوئی پہر حضرت تحصیل سے فارغ ہو کر خدمت سراپا
برکت حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری مین رہکر تحصیل علم لدنی مین مصروف
ہوئے جب جذبہ عشق الہی سے دلمین جلوہ گر ہوا اور شعلہ محبت الٰہی نے یہانتک دلمین اثر
کیا کہ ہر وقت حالت جذب نمایاں تھی وہان سے بغداد تشریف لیگئے اور مسجد امام الوحد
مین کہ خواجہ صاحب رونق افروز تھے قدمبوس ہوئے اور اُس مجلس مین حضرت شیخ
شہاب الدین سہروردی اور شیخ اوحد الدین کرمانی اور برہان الدین چشتی اور شیخ محمد
اصفہانی کہ ہر ایک اولیای عظام سے تھا موجود تھے ہر ایک نے نعمت اور برکت عنایت
کی بس تھوڑے زمانہ مین کام آپکا مرتبہ اعلے پر پہونچایا اور بنظر تربیت پیر روشنضمیر سے
درجہ کمال کو پہونچے اُسوقت عمر حضرت کی ستره برس کی تھی ہنوز ریش مبارک بھی نہین
نکلی تھی کہ خرقہ خلافت کا خواجہ حسن سنجری نے عنایت کیا اور وجہ خلافت کی یہ ہوئی
کہ خواجہ قطب الدین نے اور خواجہ معین الدین نے چالیس روز حضرت رسالت
پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معائنہ مین متواتر دیکھا اور دوسرے مشائخ بھی حضور کے
ہمراہ تھے حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ معین الدین قطب الدین دوست خدا کا ہے
اُسکو خرقہ خلافت کا دو حکم ایزدی سے ولایت دہلی اُسکے تصرف مین آئی ہے وہان روانہ کرو

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ دہلی مین تشریف لائے حال اسکا آیندہ مرقوم ہوگا یہان کچھ ذکر
قاضی حمید الدین ناگوری کا بیان ہوتا ہے کہ بیچ مقدمہ راگ کی مناقشے درمیان مین آئے اور
برہان چشتیونکی ظاہر ہوئی اسکا اظہار کیا جاتا ہو کہ ایک روز حضرت قاضی حمید الدین
ناگوری جو دہلی مین تشریف لے گئے تو ایک جنگل مین مرغ طوطلس کہ جسکو ققنس کہتے ہین نظر
آیا اسکی منقار مین بارہ سو سوراخ ہین اور جب مست ہوتا ہی تو ہر ہر سوراخ مین اوسکی
آوازین مختلف پیدا ہوتی ہین حمید الدین نے جو وہ صدائے دلکش استماع کین تو مست
اور بیخود ہو گئے ہر چند کہ مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے تھے لیکن اثر
صحبت خاندان چشت کا غالب آیا دیر تک اسی ذوق مین رہے اسی عرصہ مین
حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ ای حمید الدین یہ راگ کہ تو نے
سنا پہلے بھی مشائخ کیا اور اولیاے نامدار نے سنا ہی اور جائز رکھا ہی اور شیخ جنید
بغدادی نے جو اس قسم کے یاران طریقت نہ دیکھے تو انھون نے موقوف رکھا قاضی نے
کہا کہ اے خواجہ مجکو ذوق راگ کا نہایت ہی اگر اسوقت کہین قوال دستیاب ہون تو نیز
راگ سنون خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ای حمید الدین جسوقت سے کہ جنید بغدادی نے راگ
ترک کیا ہی جو کوئی سنتا ہی اسکو دار پر کھینچتے ہین اور قوالون کا روزینہ خلیفہ وقت نے بیت المال
سے مقرر کر دیا ہی تا کسی مجلس مین بجا دین لیکن خواجہ جنید بغدادی کی خواجہ ناصر الدین ابی یوسف
چشتی اور خواجہ حاجی شریف زندنی نے راگ بہت سنا ہی اور کسیکی یہ طاقت نہوئی کہ انکو منع
کرتا اور اس زمانہ مین خواجہ عثمان ہارونی سنتے ہین اور سوا انکے کسیکی طاقت نہین کہ مرتکب
اس امر کا ہو کیونکہ اکثر عالمون کو انھون نے ملزم کیا ہی اور عالمون نے انکار سماع سے توبہ
کی قاضی نے جو یہ حال سنا تو خاموش ہوئے اور شہر مین آئے اور بازار سے سات غلام
خرید کئے اور انکو غزلین یاد کرائین چنانچہ تھوڑے عرصہ مین وہ خوب گانے لگے یہ خبر شہر
مین مشہور ہوئی قاضی سعد الدین اور قاضی منہاج اور قاضی عماد اور مبارک غزنوی امراء

مولانا محیدالدین وغیرہ برسر ممانعت آئے اور طعن اور تشنیع کرنے لگے اور کہنے لگے کہ قاضی حمیدالدین نے برخلاف طریقہ پیران سہرورد یہ کے یہ فعل جاری کیا ہی حضرت قاضی نے جو گفتگو سنی کہا کہ مین دامنگیر حضرت چشتیان کا ہون اور فاکر دبی درگاہ آسمان پائیگاہ انکی ہون وہ دولت عظمی حاصل ہی کہ کسیکو ہوگی شیخ جنید کی تو یہ ہماری واسطے حجت نہین ہوسکتی آخر وہان سے بغداد لیگئے جب شہر مین داخل ہوے ایک مرید کے مکان پر کہ وہ بھی صاحبکمال تھا فروکش ہوے اُس شخص کے مکان مین چالیس حجرہ تھے سب مکان حضرت قاضی کی حوالہ کیے مگر ایک حجرہ کہ مقفل تھا وہ اپنی تحت مین رکھا حضرت قاضی نے پوچھا کہ ای برادر اس حجرہ کا دروازہ کسواسطے نہین کھولا اُسنے عرض کیا کہ حضرت اس حجرہ مین ذنواز ہی کہ بخوف خلیفہ وقت اُسکو پوشیدہ رکھا ہی قاضی نے فرمایا کہ ای برادر مین کہ راگ کا عاشق ہون اور بغیر راگ کی ایک ساعت چین نہین پڑتا اُس نے نواز کو لاؤ اور کچھ اندیشہ کسیکا نکرو فوراً اُسنے حجرہ کھولا اور نے نواز کو خدمت فیضدرجت مین حاضر کیا حضرت قاضی نے فرمایا کہ نے بجاؤ حسب ارشاد نے نواز نے بجائی قاضی صاحب کو وجد شروع ہوا اور کیفیت حال ہوئی یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی قاضی شہر اور مفتی وغیرہ کہ بغداد مین سات سو اہل فتوی تھی سب نے متفق ہوکر پاس حضرت حمیدالدین کی ایک شخص کو بھیجا کہ کل دیوان عدالت شریعت غرا مین حاضر ہوکر جوابدہی کرو کہ تم نے کس دلیل سے راگ کو جائز کیا اگر ملزم ہوگی تو تم کو سزای وار دیجاویگی وہ شخص جسوقت محفل سماع مین پہونچا ہیبت عظیم اُسکے دل مین پیدا ہوئی خاموش ہوکر ایک جانب کھڑا رہا جب حضرت قاضی وجد سے فارغ ہوے اُس شخص نے پیام علمای بغداد کا پہونچایا حضرت قاضی نے فرمایا کہ راگ سب پر حرام نہین ہی جو اُسکے دقائق سے واقف نہین اسپر حرام ہی اور جسپر عنایت ایزدی شامل ہے اسپر حلال ہی یہ فرمایا اور چند قدم چلکر کھڑے رہی اور کہا کہ ای عزیز مفتیان بغداد سی کہہ کہ کل سب لوگون کو جمع کرین فقیر بھی حاضر ہوگا وہ شخص گیا اور جو کچھ کہ حضرت

قاضی نے فرمایا تھا کہدیا اور ادھر قاضی صاحب نے اپنے مریدسے کہا کہ کل سب عالمون کو اپنے گھر بلا اور تقریب دعوت کا اظہار کرد شخص مرفہ حال تھا بموجب فرمانے حضرت کے سب کی دعوت کی اور دوسرے دن علی الصباح تمام عالم جمع ہوئے حضرت قاضی نے اپنے مرید سے فرمایا کہ اگر قوال اس شہر مین نہین مل سکتے جسقدر مزامیر دستیاب ہون منگا ؤ چنانچہ ستر مزامیر ملے اسوقت حضرت قاضی نے صحن خانہ مین رکھکر ایک پارچہ سے پوشیدہ کر دیئے جسوقت علماء شہر حاضر آئے اہل مکان سے دریافت کیا کہ قاضی حمید الدین کہان ہی کہ یہ فتنہ برپا کیا ہی حضرت قاضی نے فرمایا کہ حمید الدین مین ہون کہ راگ سنتا ہون اور اوسکو مباح کہتا ہون اور مریض ہون مرض دل رکھتا ہون اور راگ اس درد کی دوا ہی بقول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہ تشنہ کو اگر پانی میسر نہ آوے اور قریب ہلاکت پہونچا ہو تو شراب پینا اسکو درست ہے اور اسی طرح اور دلائل و براہین حضرت نے ارشاد کئے کوئی کسی نے اسکا جواب ندیا بلکہ قبول کیا اور کہا کہ آپ صاحب ولایت ہین قسم کرامت سے کوئی برہان اپنی ظاہر فرمایئے کہ ہم لوگ معتقد راگ کے ہون قاضی نے طرف مزامیر دیکھے اشارہ کیا ہر ایک مزمار خود بخود بجنے لگا اور حضرت قاضی بھی وجد مین ہوئے اور اہل محفل کی طرف نگاہ گرم سے دیکھکر فرمایا کہ اے نادانو وجد کرو تمام محفل وجد مین آگئی اور ہر ایک دیر تک لذت مزامیر سے بیہوش رہا بعد فراغت سب نے قدم مبارک حضرت مین سر ڈالا اور خود کردہ کے پشیمان ہوئے اور عفو تقصیر کے خواہان حضرت قاضی نے فرمایا کہ تم لوگون نے براہین خاندان چشتیہ کا معاینہ کیا سب نے زبان اقرار سے عرض کیا کہ البتہ راگ اہل سماع کو مباح ہی غرض وہ مجلس برخاست ہوئی اور حضرت قاضی وہان سے روانہ ہوکر دہلی مین تشریف لائے اب یہان سے پھر ذکر خیر حضرت خواجہ کا بیان ہوتا ہی نقل ہی کہ حضرت خواجہ اکثر بیدار رہتے اور اسطرح مشغول بحق تھے کہ اکثر اوقات چار چار روز تک استغراق سے فارغ نہ ہوتا ایک دفعہ آپ ایک مسجد مین معتکف تھے اور یہ صورت اوائل مین گذری

آخر ایک روز ایک طفل حسین وہان آیا اور حضرت کو سلام کیا اور کہا کہ آپ کسواسطے یہان چلہ نشین ہین آپنے فرمایا کہ خواجہ خضر علیہ السلام کی ملاقات کا خواہان ہون اُس لڑکے نے جبین پر استفسار کیا کہ خضر کی ملاقات واسطے دنیا کی ہی یا عقبے کے آپنے فرمایا کہ ان دونون سے سروکار نہین رکھتا ہون اس عرصہ مین حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور پھر ہمیشہ آپسے ملتے رہے نقل ہے کہ حضرت خواجہ کا ایک فرزند دلبند تھا وہ بقضائے الٰہی راہگرائے ملک بقا ہوا آپنے حسب دستور تجہیز و تکفین کرکے اُسکو دفن کیا جب وہان سے دفن کرکے آئے اور بیرون مکان بیٹھے گھر مین سے رونے کی آواز آئی آپنے فرمایا کہ یہ گریہ کیون ہے لوگون نے کہا کہ آپکا فرزند جو گذر گیا ہی اسواسطے مستورات روتی ہین آپنے یہ سنکر ایک آہ سرد بھری اور فرمایا کہ ہمکو تو اُس طفل سے محبت تھی کسی نے بھی نہ کہا کہ وہ لڑکا مر گیا ورنہ اُسکے واسطے دعا کرتے جل جلالہ مقام غور ہی کہ عاشقان خدا کا یہ مقام ہی کہ فرزند کے مرنے کی بھی خبر نہین شعر کچھ ایسے بیخبر ترے عاشق ہین رات دن ؛ ہین محو عشق کچھ اُنکو نہین اپنی خبر نہین نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان مین رونق افروز ہوئے تو آپ بھی عقب سے یہ سنکر روانہ ہوئے راہ مین اتفاق ملتان مین قیام کا ہوا اُسوقت حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتان مین تھے حضرت کی خبر مقدم سنکر بڑے تکلف سی دعوت کی اور اپنے مکان پر ٹھہرایا اور اعزاز و اکرام حد سے زیادہ کیا آپ کے ہمراہ شیخ جلال الدین تبریزی بھی تھے ایک وقت یہ تینون شیخ باہم متفق بیٹھے تھے کہ خواجہ املاق ایک نام حاکم آیا اور آپسے یہ درخواست کی کہ مغلون نے ظلم کر رکھا ہی خلق خدا کو لوٹ مار کرتے ہین اور فوج کثیر لیکر اس ملک پر آئے ہین آپ صاحب عند اللہ دعا کیجئے کہ ان ظالمون کے سر پنجہ سے اللہ تعالی نجات دے حضرت خواجہ کے ہاتھ مین اُسوقت ایک تیر تھا آپنے اُسکے حوالہ کیا اور فرمایا کہ اس تیر کو مغلون کی فوج کی جانب چھوڑ دو اُسنے ایسا ہی کیا فوراً مغل ہیبت کھا کر بھاگ گئے نقل ہی کہ جسوقت آپ دہلی داخل ہوئے ایک عریضہ خدمت فیضدرجت

پیر روشن ضمیر مین ارسال کیا اور اوسمین لکھا کہ فدوی باشتیاق قدمبوسی یہان تک آگیا ہی
اگر حکم ہوا تو اجمیر مین حاضر ہو شعر بلبل ز آب پا ننہد در صف گلزار + تا گل لعل بلبگار ری اد
لب نہ کشاید + حضرت خواجہ خواجگان نے بجواب اسکے تحریر فرمایا کہ تم دہلی مین رہو وہ
ولایت تمکو جناب ایزدی سے عنایت ہوئی اور ملاقات روحانی تو تمکو روز حاصل ہی
بندہ بھی انشاء اللہ تعالی دہلی مین آویگا اوسوقت ملاقات ظاہری بھی ہوجاویگی آپنے دہلی مین
فرمایا اژدحام خلق اس کثرت سے رہنے لگا کہ آپ گھبرا جاتے لیکن بلاحکم پیر و مرشد کہین نہ جاسکتے
تھے اور تمام شہر کے ادنی واعلی مشرف بہ بیعت ہوئے نقل ہی کہ قبل تشریف بری آپ کے
حضرت قاضی حمید الدین ناگوری نے خواب دیکھا کہ ایک آفتاب میرے مکان مین آیا ہی مدت تک تعبیر
کی فکر مین رہی آخر حضرت خواجہ دہلی مین آئے اور ایک نانبز کے یہان مقیم ہوئے دوبارہ
پھر قاضی نے خواب دیکھا کہ ہمارا دوست قطب الدین یہان آیا ہی اور فلان جگہ مقیم ہی اسکو
اپنے مکان پر ٹھہرایا اور یہ نعمت غیر مترقبہ حاصل کر اوسوقت قاضی صاحب باعزاز تمام آپکو
اپنے مکان پر ٹھہرا اور خواب دل کی تعبیر اوسوقت سمجھ مین آئی ہر چند کہ قاضی حمید الدین آپکے
استاد تھے لیکن کمالات باطنی مین آپکے مرید ہوئے اور بعد خدمت بسیار کے نعمت حاصل
کی اور خرقہ خلافت آپسے پایا کہتے ہین کہ اوس زمانہ مین عمر حضرت کی سترہ برس کی تھی لیکن
کمالات باطنی و ظاہری اسقدر تھے کہ بیان نہین ہوسکتے نقل ہی کہ جب آپکے قدوم فیض
لزوم سے دہلی کو زینت ہوئی تو اژدحام خلائق کا بکثرت رہتا اور ہزار ہا روپیہ نذر مین
لوگ لاتے لیکن ہرگز آپ قبول نہ کرتے اور ایک بقال سے قرض لیکر خورد و نوش کا کام
نکالتے آخر بقال کے تین سو درم ہوگئے اوسوقت آپنے منع کیا کہ آیندہ سے قرض مت لاؤ دوسرے
روز مصلای مبارک کے نیچے سے ایک کاک برآمد ہوا اور ہر روز اسی طرح ایک کاک نکلتا
اور سب خدام اسکو کھاتے اور سیر ہوتے بقال نے جانا کہ آپ شاید رنجیدہ ہوگئے ہین
جو آرد وغیرہ نہین منگاتے ہین بقال نے اپنی زوجہ کو بھیجا کہ خدمت خواجہ مین جاکر عذر کرے

روہ آئی اور معاملہ کاک کا سنکر واپس گئی اور یہ خبر تمام شہر مین مشتہر ہوئی آخر خطاب آپکا
اس روز سے کاکی ہوا نقل ہی کہ ایک روز کسی نے حضرت سلطان المشائخ حضرت
نظام الدین اولیا سے دریافت کیا کہ خواجہ قطب الدین کو کاکی کیون کہتے تھے آپنے فرمایا کہ ایک
روز خواجہ صاحب چشمہ حوض شمسی پر مع تمام رفقا کے بیٹھے تھے اصحاب نے درخواست کی
کہ یا حضرت اسوقت ہوای سرد ہی ہمارا دل کاک گرم کا خواستگار ہی آپنے پانی مین ہاتھ
ڈالکر کاک گرم نکالی اور سبکو ایک ایک کاک دی سب نے سیر ہوکر کھایا چنانچہ یہ نقل مشہور ہی
اس روز سے آپکو کاکی کہنے لگے نقل ہی کہ ایک روز سلطان شمس الدین آپ کی خدمت
مین حاضر ہوے اور استدعاے طعام غیب کی کی آپ نے دست مبارک بالا کیے چند
کاک گرم اور خوشنما نہایت لذیذ غیب سے ہاتھ مین آئے آپنے سلطان کو دیے سلطان
نے جو اسکو کھایا نہایت لطف پایا اس سبب سے بھی کاکی کہنے لگے نقل ہی کہ ایک روز
قاضی حمید الدین نے قوالون کو بلا کر راگ گوایا دونون صاحبون کو وجد و ذوق کمال
حاصل ہوا اسوقت خلق کا ازدحام کثرت سے ہوا بعد فراغت کسی نے کہا کہ لوگ دور
دور سے آئے ہین بھوکے ہین حضرت خواجہ نے آستین ہلانی شروع کی ہزارہا کاک گرم
نکلنے لگے یہان تک کہ جملہ غیر و کبیر نے سیر ہوکر کھا لیے پھر کسی نے کہا کہ اس وقت شربت بھی
ہونا ضرور ہی تھوڑی شکر ایک شخص لایا قاضی نے اوسکو آفتابہ مین گھولکر لوگون کو پلانا
شروع کیا سبکو پلا دیا اور شربت بدستور آفتابہ مین جسقدر تھا اسی قدر رہا نقل ہی کہ جب
آپ ملتان مین تھے یہان مقیم تھے تو سعد الدین ملکزادہ کے یہان سے چند من میدہ وغیرہ واسطے
پکانے کاک کی اس نان بز کے پاس آیا نان بز نے اسکے کاک بناکر تنور مین لگا دی اسوقت
نان بز کو ایک غنودگی ایسی طاری ہوئی کہ وہ کاک رکھنا تنور مین فراموش کر گیا
تھوڑی دیر مین جو اسے ہوش آیا اور کاکون کو نکالا تو سب جلکر سیاہ ہوگئی تھین مردہ
ملکزادہ نے اس نان بز کو زدوکوب کرنا شروع کیا حضرت خواجہ کو اسپر رحم آیا اور فرمایا

کہ ٹھہرو اگر تمہارے کاک درست ہو جاوین تو پھر اسکو تہدید تو نکرو انھون نے کہا کہ بہتر
ہم کیون غصہ کرنے لگے تھے آپنے وہ سب کاک تنور مین ڈالدیے تھوڑی دیر مین
جو انکو نکالا سب درست تھے اور سفید رنگ کے نہایت شفاف کہ اسطرح کے دوسرا نادر
یگانہ سکتا تھا مرد مان ملکزادہ نے یہ ماجراے حیرت افزا دیکھا اور ملکزادہ کو اس امر سے
اطلاع دی ملکزادہ اُسی وقت برہنہ پا حضرت کی قدمبوسی کو حاضر ہوا آپنے
فرمایا کہ تو کس طریق سے آیا ہی اُسنے عرض کی کہ صدق دلسے اور اعتقاد کی سبب سے
حاضر ہوا ہون آپنے فرمایا کہ اگر تو صدق دلسے آیا ہی تو مین تیرے حق مین دعا کرتا ہون
کہ اللہ تعالی محبت دنیا کو تیرے دل سے سرد کردے اور اپنا عشق دے اسیوقت
اُسکو ایک کیفیت حاصل ہوئی اور اُسنے عرض کیا کہ مین نے دنیا اور اہل دنیا کو
ترک کیا آپنے فرمایا کہ فقر اور فاقہ اختیار کر اور ایک کملی پیوند لگی آپنے عنایت
کی ملکزادہ نے اسکو سر پر رکھا اور مکان پر جاکر کل نقد و جنس راہ خدا مین ایثار کردیا
اور خدمت سراپا برکت مین رہنے لگا چند روز مین اپنے مقصد کو پہونچا اور عرش سے
تحت الثری تک اوسپر روشن ہوگیا نقل ہی کہ ایک روز حضرت اور درویشی راگ
سن رہے تھے کہ اوسکی خبر سلطان شہاب الدین کو پہونچی اُسنے منع کروا بھیجا کہ آئندہ
راگ نہ سننا ورنہ بموجب شرع شریف کے تدارک عمل مین آویگا آپنے بجواب اُسکے
فرمایا کہ او سیہ دل تو راگ کے مرتبہ کو نہین جانتا کہ کیا شے ہی یہ ہمکو حلال ہے اور تجھکو حرام
ہے ہر شخص اسکے لایق نہین ہی البتہ جو اسکے مرتبہ کو جانتے ہین انکو راگ حلال ہی اور راگ
ایک سر ہی اسرار آلہی سے بادشاہ کو جو یہ خبر پہونچی اُسنے قسم کھائی کہ آئندہ اگر مین نے سُنا
کہ انھون نے راگ سُنا ہی تو فوراً دار پر کھینچوانگا یہ خبر حضرت خواجہ کو پہونچی آپنے فرمایا
کہ تو سلامت رہیگا تو ہمکو دار پر کھینچیگا اتفاق سے اُسی مہینے مین بادشاہ خراسان کو
گیا اور وہان فوت ہوا اور بجائی اُسکے سلطان شمس الدین اولیا انار اللہ برہانہ پادشاہ

ہوا اور یہ بادشاہ مجلوس میں ان حضرت کا مرید ہوا آپ نے نصیحت فرمائی تھوڑے دنون کے بعد قاضی عماد اور قاضی صادق کو حضرت کی جانب سے عناد پیدا ہوا اور انھون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ دونون فقیر غیر شرع خلاف شرع راگ سنتے ہین یا تو انکو ممانعت کر دیجیے یا تدارک فرماکر سزای کامل دیجیے تاکہ آیندہ انکو دیکھکر کوئی دوسرا مرتکب نہو بادشاہ نے کہا کہ میری طاقت نہین کہ حضرت سے اس بارہ مین کچھ عرض کرون ہان تمکو اختیار ہے تم جاکر کہو یا نہ کہو یہ بات سنکر قاضی عماد اور قاضی صادق دونون حضرت کے پاس گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ مجلس سماع ہو رہی ہی اور قاضی حمید الدین کو وجد آرہا ہی ان دونون نے حضرت قطب الدین کیطرف دیکھکر کہا کہ امرد کو ایسی مجلس مین آنا بیجا ہے آپ دونون ہاتھ روے مبارک پیرلائے فوراً ریش نکل آئی اور فرمایا کہ بیشک امرد کو بیجا ہے اور ہم لوگون کو راگ سننا درست ہی اور ہم پر حلال ہی ان دونون سیہ دلون جو یہ کرامت حضرت کی دیکھی بہشت سے آگے بجا سکے اور اپنے اپنے مکانون کو واپس گئے اور باہم مصلحت کی کہ اگر آج انکو ممانعت نہوگی تو قیامت تک سماع جاری رہیگا آخر بادشاہ کی پاس گئے اور سارا ماجرا ریش نکلنے کا بیان کیا تو بادشاہ اور زیادہ معتقد ہوا اور کہا کہ یہ دونون صاحب اہل حال ہین انکو منع مت کرو اور انسے کاوش رکھنا بیجا ہی کہ نتیجہ اسکا اچھا نہوگا قاضیون نے کہا کہ ہم اہل شرع ہین جبتک ہمارے دم مین دم ہی ممانعت کرینگے بادشاہ نے کہا کہ تمکو اختیار ہی لیکن ہم اس امر مین ہرگز دخل ندینگے قاضیون نے کہا کہ ہم لوگ اس منصب پر نہین اگر ہمکو منصب قضارت مرحمت ہو تو ہم آپکو دکھلادین بادشاہ نے قاضی عماد کو منصب قضارت عنایت کیا اور قاضی صادق کو مرتبہ صدر جہانی دیا اسی وقت انھون نے حضرت کو کہلا بھیجا کہ اب ہم اس منصب پر ممتاز ہوئے ہین اور ہم نے سنا ہی کہ آپ راگ سنتے ہین یا تو اس سے توبہ کیجئے ورنہ کل عدالت مین حاضر ہو کر جوابدہی کیجئے حضرت خواجہ نے یہ سنکر فرمایا کہ اے عماد شاید تمہارا زمین ملین جانیکا ارادہ ہے جو ہمارے درپے ہوئے قاضی حمید الدین نے آپ کے دہن مبارک پر ہاتھ رکھا آپنے فرمایا کہ لے قاضی

تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا اور بجواب اسکے کہلا بھیجا کہ کل تو ہمکو راگ سننے کی مہلت دو کہ
ہمارے پیر کا عرس ہی اور پرسون ہم آئینگے تم تمام شہر کے علماؤن کو جمع کر رکھنا اسوقت اگر
وہ ہمکو قائل کر دینگے تو ہم توبہ کرینگے ورنہ تم توبہ کرلینا اور اوس زمانہ مین آپ قلعہ کہنہ
مین تشریف رکھتے تھے قاضی عماد نے کہا کہ اچھا کل کی مہلت دی مگر اس شرط پر کہ ان دونون
کے سوا دوسرا راگ نہ سنے اور قلعہ کے دروازون پر سپاہی بٹھا دیے کہ کسیکو اندر قلعہ
کے نجانے دو یہ خبر آپکو پہونچی کہ مخلوق دونون دروازون پر کھڑی ہی اور قاضی کے آدمی
آنے نہین دیتے آپ نے فرمایا کہ مگر وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے ہین تھوڑی دیر مین
حضرت بہاء الدین زکریا آئے آپنے دروازے کی طرف دیکھا دربان اندھے ہوگئے اسکے
بعد تمام شہر کے آدمی اُس مجلس مین آ گئے اور دربانون کو نظر نہ آیا اور راگ شروع ہوا
اور لوگون کو وجد آنے لگے یہ خبر قاضی عماد اور قاضی صادق کو پہونچی کہ باوجود ممانعت
مجلس خواجہ مین خلق کا اسقدر اژدحام ہی کہ کبھی نہوا ہوگا انکو حسد کی آگ نے جلایا اور
باہم مشورہ کر کے بہت جماعت کو ساتھ لیا اور کہا کہ چلو آج عین مجلس مین خواجہ کو ملامت
کرینگے آخر گئے جب نظر قاضی حمید الدین کی انپر پڑی قاضی نے فرمایا کہ بس ٹھہر جاؤ
وہین بے ادبو اور آنا اہلو یہ فرمانا تھا کہ سبکے پانوٗن مثل ستون کے اسجگہ قائم ہوگئے
ہرچند چاہتے تھے کہ آگے جاوین مگر قدم اوٹھتا تھا اسمین مجلس برخاست ہوئی حضرت
خواجہ نے فرمایا کہ آؤ اے برادر وداع ہو جاؤ پہلے تھوڑی رنگت راگ کی اوٹھا لو تو پھر سفر
کرو اس سخن نے ایسا اثر کیا کہ سبکو گریہ ہوا اور وجد مین آ گئے جب ہوش ہوا حضرت
کے قدمون پر سر رکھا اور تقصیر عفو چاہا اور کہا کہ ہم ہرگز راگ کی کیفیت سے آگاہ نہ تھے اور
بر سر غلطی تھے یہ تو بڑی نعمت ہی اور کون کہتا ہی کہ یہ حرام ہے یہ بیشک حلال ہی اور توبہ کی
اور پشیمان ہوئے لیکن یہان تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچ گیا تھا اب پشیمانی سے کیا ہوتا
تھا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ تمنے ابھی راگ کا راز کہان پایا ہے اگر تھوڑا ابھی بیان کردون تو

تمام خلق راگ سننے لگے اور عاشق راگ کی ہوجاوے اب جاؤ وہ دونون رخصت ہوکر اپنے اپنے مکانون کو گئے اور بادشاہ سے سارا ماجرا بیان کیا بادشاہ بہت خفا ہوا اور کہا کہ ہمنے پہلی کہا تھا کہ تم اس امر کے درپے نہو ورنہ پشیمانی اُٹھاؤ گے آخر وہی درپیش آیا اب جاؤ کبھی ہمارے روبرو نہ آنا اور عہدہ سے دونون کو برخاست کیا وہان سے یہ دونون پشیمان ہوکر اپنے مکان آئے اور تھوڑی دیر کے بعد راہی ملک عدم ہوئے نقل ہے کہ ایک شخص رئیس نامی نے خواب مین دیکھا کہ ایک قبر ہے اور اُسمین سے ایک شخص آتا جاتا ہے اُسنے دریافت کیا کہ اس قبر مین کون ہے اور تم کون ہو انھون نے کہا کہ اس قبر مین حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین اور مین مسعود خادم حضرت کا ہون رئیس نے کہا کہ میرا آداب بھی حضور سے عرض کردو مسعود اندر گیا اور تھوڑی دیر مین باہر آیا اور رئیس سے کہا کہ حضور ارشاد فرماتے ہین کہ تو ابھی ہماری ملازمت کی لیاقت نہین رکھتا ہے پہلے قابلیت پیدا کر پھر آنے کا ارادہ کرنا اور ہماری طرف سے قطب الدین بختیار کاکی کو سلام پہونچا اور یہ کہ کہ تو ہر روز ہمیں تحفہ بھیجا کرتا تھا اب تین دن سے کیون تحفہ نہین بھیجا اسکا مانع بخیر ہو رئیس جب بیدار ہوا تو حضرت کی خدمت مین آیا اور یہ پیام پہونچایا بمجرد سننے اس حال کے حضرت خواجہ اُٹھے اور دو رکعت نماز ادا کی اور درود شریف پڑھا اور تھوڑی دیر تک مراقبہ مین رہے اور سبب ستایہ تھا کہ آپنے نکاح ایک عورت مریم سیرت سے کیا تھا اسکے جھگڑے کے سبب سے فرصت نہوئی تھی کہ درود معمولی پڑھتے کہ ہر روز کہ ہر روز ایکہزار مرتبہ پڑھتے تھے آخر اُس عورت کو طلاق دی نقل ہے کہ حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیا ہر روز غیاث پور سے واسطے زیارت کے جایا کرتے ایک روز دلمین کہا کہ دیکھون میرے جانے کی آپ کو خبر ہوتی ہے یا نہین جب مزار اقدس پر پہونچے دیکھا تو آپ مزار پر تشریف رکھتے ہین اور یہ شعر زبان مبارک پر جاری ہے شعر مرا زندہ پندار چون خویشتن + من آیم بجان گر تو آئی بہ تن + نقل ہے کہ

ایک روز خواجہ اختیار الدین کچھ زر نقد آپکے نذرانہ کے واسطے لایا آپنے قبول نفرمایا وہ عجز
و انکساری کرنے لگا آپنے بوریہ کو اٹھا کر کہا دیکھ اختیار الدین نے جو دیکھا تو اسکو ایک
دریا زر و جواہر بوریہ کے نیچے نظر آیا کہ رواں ہے آپنے فرمایا کہ خداوند تعالی نے اپنے
دوستوں کے واسطے خزانے تصرف مین کئے ہین نقل ہے کہ جب حضرت خواجہ معین الدین
رحمۃ اللہ علیہ دہلی مین تشریف لائے تو آپ پیشوائی کو گئے اور حضرت اپنے مسکن پر لائے
جملہ خلفا کو ملاحظہ کیا آخر مین پیش کیا ہر ایک کو موافق انکی استعداد کے فیض حاصل ہوا اور
جملہ مشائخ دہلی آپ کی قدمبوسی کیواسطے تشریف لائے مگر نجم الدین صغرا نہ آئے
خواجہ صاحب خود انکے ملنے کے واسطے تشریف لیگئے دریافت کیا کہ آپ کیون نہین آئے
انھون نے کہا کہ ہم نے اپنا خلیفہ دہلی چھوڑا ہے تمام شہر کا ہجوم آنکے دروازہ
پر رہتا ہے کوئی شخص میرے پاس نہین آتا فتوح میری بند ہوا اور نان شبینہ سے
بھی مین تنگ ہون یہ بات حضرت کو ناپسند آئی اور آپ نے خواجہ قطب الدین سے
فرمایا کہ بابا مردمان دہلی نقش قدم تیرے کو بجان عزیز رکھتے ہین اب تو دہلی مین
سکونت اختیار نکر آخر پیر و مرشد کو رخصت کرکے آپنے ایک روز اپنے اصحابون سے
فرمایا کہ جب تک درویش بیگانہ نہو تمام اوقات اسکے بیکار ہین اور جب تک آلایش دنیا
سے پاک نہو ہرگز مقام قرب کو نہ پہونچے کیونکہ راہ سلوک درویشی کی اور ہے اور اسباب
داری اور خواہ درویشی اختیار کرنے خواہ اسبابداری اور جو کوئی کہ دعوی عاشقی کر کر
اور کسی بلا کے آنے سے مضطرب ہو اور فریاد کرے عاشق نہین ہو سکتا ہارک
اسواسطے کہ دوستی کے یہ معنی ہین کہ جو بلا آئے اسکو منجانب دوست تصور کرے
اور راضی برضا رہے بلکہ شکرانا ادا کرے کہ دوست کو ہمارا خیال ہے کہ اس بہانہ سے
ہمکو یاد کیا اور فرمایا کہ خواجہ ما پیر و مرشد ما ایکدن فرماتے تھے کہ جو کوئی دعوی محبت
کرے وہ بعبر آرزو خواہان بلا ہو کیونکہ اسکی رضا ہے اور فرمایا کہ جو کچھ مقبل

مین نہ آوے کرامت ہی اور فرمایا کہ تین برس وہ تھے کہ جب تک یارانہ تھا اور جبتک دونون ہاتھون سے دروازہ نہ کھولتا نہ کھلتا تھا اور قدم نہ اوٹھاتا تھا منزل عزت کو نہ پہونچتا تھا یعنی جب تلک اپنی سعی سے راہ نچلا مقام قرب تک نہ پہونچا نقل ہی کہ بعد مدت مدید کے حضرت قطب المشایخ کو شوق قدمبوسی پیرومرشد ہوا عریضہ متضمن حاضری خود خدمت سراپا برکت مین بھیجا حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ بندہ کو بھی اشتیاق ملاقات اوس برخوردار باکمال ہی جلد تشریف لاؤ کہ ملاقات آخری ہی آپ بعد طی منازل اجمیر شریف مین پہونچے اور قدمبوسی سے مشرف ہوئے حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ بابا دوست خدا علامتین تین ہین اول خوف دوم رضا سوم محبت خوف ترک گناہ ہی کہ عذاب آتش جہنم سے نجات پاوے اور رضا اندر ضمن محبت حق کے ہی کہ بجز حق کے دوسرے کی گنجائش دل مین نہو اور نامہ نگار صفحہ جاودانی نے نقش کل شی ہالک الا وجہہ بثبت لوح ازل کیا ہی اسواسطے سب کو عالم فنا سے طرف دارالبقا کے جانا ضرور ہے اور یہ سفر سب کے واسطے درپیش ہے مستعد ہو خواہ درویش اس زمانہ مین درمیان میرے اور درمیان دوستان میرے کے مفارقت ہونے والی ہی اور اس اجمیر مین دفن ہونگا بس شیخ علی سجزی کو حکم دیا کہ مین نے خلافت وسجادہ قطب الدین کو دیا چنانچہ کلاہ ودستار مبارک اپنے ہاتھ سے آپکے سر پر رکھی اور عصا حضرت عثمان ہارونی ومصحف ومصلا وخرقہ عنایت فرمایا اور کہا اور کہا کہ امانت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور پیران عظام مین درجہ بدرجہ چلی آتی ہی حق اوسکا ادا کرنا جس طرح مجکو پہونچی تھا تیرے حوالہ کیا اب فرزند تو اس امانت کا حق اچھی طرح ادا کرنا کہ کل کے دن روبرو پیران عظام شرمندگی نہو اور فرمایا کہ اے فرزند عارف مانند آفتاب کے ہین کہ عالم پر روشن ہین اور اہل محبت کا جو مرتبہ ہی وہ ملائک کا نہین ہی اور چار چیز آدمی کو قید نفس سے رہا کرتی ہین اول سیکہ درویشی سے

اپنے کو تونگر کرے دوسرے گرسنگی سے میری حاصل کرے تیسرے غم و بلا مین خوش رہے اور چوتھے
جو کوئی اسکے ساتھ بدی کرے اسکو نیکی کرنا چاہیے جب یہ بات تمام ہوئی خواجہ قطب الدین نے
سر اوپر پانؤن حضرت کے رکھا آپنے ہاتھ سر پر رکھا اور فرمایا کہ بابا مین نے تجکو سپرد خدا
کیا اور منزل قرب کو پہونچایا جہان تو رہے ساتھ خدا کے رہیو اور مجرد رہیو اور جہان ایسے
مرد راہ کار ہے تو اور خدا کے ساتھ رہیو فاتحہ پڑھکر چشم پر آب ہوئے اور دہلی کو رخصت کیا
بعد چند روز کے آپ دہلی مین تشریف لائے بعد آنے حضرت کے خواجہ دو جہان نے
رحلت فرمائی آپ اس خبر کو سنکر بہت روئے اور فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ دوستان خدا کو
موت نہین آتی ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہین لیکن چشم خلائق سے پوشیدہ ہوجاتے ہین نقل ہے
کہ آپکے بائیس خلیفہ تھے شیخ فرید الدین شکر گنج شیخ بدر الدین غزنوی شیخ برہان الدین بلخی
شیخ ضیاء الدین رومی و سلطان شمس الدین بادشاہ اولیا دیا با بحری بحر دریا مولانا فخر الدین
حلوائی خواجہ میر شیخ سعد الدین خلیفہ شیخ محمود بہاری مولانا محمد حاجری سلطان نصیر الدین
غازی قاضی حمید الدین ناگوری مولانا برہان الدین حلوائی شیخ محمد شیخ حسین شیخ احمد
شیخ نبی شیخ فیروز شیخ بدر الدین موے تاب شاہ خضر قلندر شیخ نجم الدین قلندر
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہے کہ ایک روز آپ سوار ہوئے جاتے تھے جب متصل اس
زمین کے پہونچے کہ جہان آپکا مزار مقدس ہے فرمایا کہ مجکو اوس زمین سے بوے محبت
آتی ہے چنانچہ اس مالک سے وہ قطعہ زمین خرید کرلیا اور اسکو جاے مرقد اپنا بنایا نقل ہے
کہ ایک روز مجلس راگ کی گرم تھی قوالون نے یہ شعر پڑھا شعر عاشق روے کجا بنید
بکس + لیستہ موے کجا ماند خلاص + اور آپ کو اس شعر پر وجد آرہا تھا کہ اسمین
صلاح الدین و کریم الدین قوالون نے یہ غزل شروع کی اسپر عجب حال طاری ہوا غزل یہ ہے
غزل کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جان دیگر است + حضرت خواجہ کا اس شعر
پر عجب حال تھا کہ جب وہ اول مصرعہ کہتا تھا تو آپ مثل مردہ بیہوش ہوجاتے تھے

اور جب وہ مصرعہ ثانی پڑھتا تھا تو آپ کو حرکت ہوتی تھی گویا آپکے قالب مین جان آجاتی تھی یا
ہر بار یہ کیفیت حاصل تھی اور تین روز تلک یہی وجد کی صورت رہی نماز کے وقت نماز
پڑھتے اور پھر وجد مین آجاتے تیسرے روز آپکے ہر بن مو سے اسم اللہ کی تسبیح جاری
تھی اور جو خون بن مو سے ٹپکتا تھا اسکا نقش اسم سبحان اللہ کا بن جاتا تھا اور آسمیں
آواز سبحان کی پیدا ہوتی تھی اور اس مدت مین کسی وقت کی نماز ترک
نہوئی آخر وقت چاشت کا ہوا چودھوین ماہ ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری کو بشارت
قوالون کو ہوئی کہ اب اس شعر کو تمام کرو آخر انھون نے موقوف کیا آپنے اس جہان فانی
سے طرف ملک بقا کے رحلت فرمائی تمام عالم مین شور و غوغا ہوا آخر جنازہ تیار ہوا
مولانا ابو سعید نے کہا کہ حضرت خواجہ کا یہ حکم تھا کہ میرے جنازہ کی وہ شخص نماز پڑھائے کہ
جسنے غیر عورت پر کمر بند نہ کھولا ہو اور سنت نماز عصر اور تکبیر اولے کا قضا نہ کیا ہو
سلطان شمس الدین انار اللہ برہانہ دیر تک خاموش رہا اور ہر طرف دیکھا کسی نے اقرار نکیا
آخر سلطان نے امامت کی اور کہا کہ بھائیو اس بندۂ گنہگار نے آج تک کمر بند عورت غیر
پر نہین کھولا ہی اور تکبیر اولے اور سنت عصر قضا نہین کی ہی سب نے تحسین کی اور سلطان نے
کہا کہ مین نہین چاہتا تھا کہ میرے راز کا افشا ہو لیکن جو مرضی حضرت خواجہ کی یہی تھی
بمجبوری مینے اپنا حال ظاہر کیا پس جنازہ کو ایک جانب سے بادشاہ نے اور تین
طرف سے اولیا اللہ نے اٹھایا اور جائے مقررہ مین مدفون کیا اس فقیر نے تاریخ
اس قطب الاقطاب کی خواجہ بود امام ربانی سے دریافت کی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان حضرت خواجہ فریدالدین شکر گنج مسعود بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ فریدالدین شکر گنج مرید اور خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
اوشی قدس سرہ السامی کے ہین اور خاندان پاک چشت مین اس رتبہ کا فقیر دوسرا
نہین ہوا آفتاب چشت کہنا چاہیے اور اپنے عہد مین آپ سلطان حقیقت اور برہان

معرفت تھے اور کسی وقت یاد الٰہی سے خالی نرہتے تھے اور کرامت جسقدر کہ آپکی ذات
والا صفات سے ظاہر ہوئی ہی کسی بزرگ سے اسقدر نہین ہوئی ہزار ون طالب کو مطلوب
بخشا گیا چنانچہ ستر ہزار خلیفہ آپکے مشہور ہین اور ہر ایک قطب وقت تھا اور آپ ہمیشہ
صائم الدہر اور قایم اللیل تھے فقر و تجرد آپ کا طریقہ خاص تھا اور جو کچھ مطبخ مین جاتا
یکتا اول محتاج اور غربا کو کھلاتے اسکے بعد آپ نوش فرماتے اور ایک پارہ نان جوین سے
افطار کرتے اور علوم ظاہری اور باطنی مین کمال رکھتے تھے آپکا حال کرامت تمام عالم مین
اشتہار رکھتا ہی حاجت اظہار نہین اسواسطے کچھ کچھ بطرز اختصار درج رسالہ ہذا کیا جاتا
ہی ورنہ ایک دفتر درکار ہوتا اور اکثر کرامتین آپکی ابتک موجود ہین چنانچہ دروازہ بہشتی
کہ قیامت تک جو کوئی اسمین سے نکل جاویگا اوسپر آتش دوزخ حرام ہی مثل اوسکی بہت
شہرت آپکے حالات کی ہی عمر آپکی پچانوے برس کی ہوئی اول مسعود نام تھا اور بعضے
دیگر نام آپکے جو واسطے روا ہی حاجت کہ اسم اعظم کا خواص رکھتی ہین یہ ہین اور شیخ
نجیب الدین متوکل برادر حقیقی آپکے جو دہلی کہنہ مین آسودہ ہین فرماتے ہین کہ اسمائے
گرامی کو وقت حاجت جو کوئی گیارہ بار پڑھے اللہ تعالی اوسکی حاجت روا کریگا وہ نام
یہ ہین قطب الموحدین شیخ شیخ فرید خواجہ فرید مخدوم فرید بابا فرید مولانا فرید شاہ فرید
حاجی فرید درویش فرید مسکین فرید عاجز فرید فقیر فرید غریب فرید موحد فرید محمود فرید
مسعود فرید مقصود فرید قاصد فرید مقصد فرید چشتی فرید حمید فرید اجودھنی فرید حامد
فرید محمد فرید کامل فرید مکمل فرید خادم فرید متوکل فرید سالک فرید
زاہد فرید ناصر فرید عالم فرید صادق فرید صابر فرید شاکر فرید امام فرید مجتہد فرید
متشرع فرید متقی فرید محب فرید مرشد فرید حق فرید وکیل فرید خالص فرید مخلص
فرید عاشق فرید عارف فرید معظم فرید مہدی فرید ولی فرید غنی فرید قطب فرید غوث فرید
عفیف فرید سیاح فرید جہانگشت فرید کبیر فرید شکر گنج فرید شکر بار فرید فرید الحق فرید

حبیب فرید عزیز فرید مقبول فرید صوفی فرید صاحب فرید محقق فرید حق فرید صبر فرید فخر فرید سلطان فرید برہان فرید واصل فرید واصل فرید دم فرید قدم فرید اول فرید آخر فرید ظاہر فرید باطن فرید جل فرید کل فرید فرید فرید بحر فرید غیث فرید نور اللہ فرید نظر اللہ فرید وصل اللہ فرید فیض اللہ فرید حفیظ اللہ فرید لقطۃ اللہ فرید آیل اللہ فرید آیۃ اللہ فرید سر اللہ فرید عزیز اللہ فرید روح اللہ فرید عبد اللہ فرید محیط اللہ فرید قطب الاقطاب فرید مشکل کشا فرید قاضی الحاجات فرید الٰہی بحرمت این نامہای حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے مجکو اور جمیع معتقدان و مریدان کو ساتھ مطلوب دل اور مقصد جان کے فائز کر آمین آمین اور منجملہ ان اسماے گرامی کے پانچ نام ہین کہ بارہا تجربہ مین آئے ہین جس مقصد کے واسطے کوئی پڑھے فوراً وہ کام ہوجاوے اور چالیس روز تک اکتالیس اکتالیس بار پڑھے وہ نام یہ ہین شیخ فرید مولانا فرید خواجہ فرید حاجی فرید درویش فرید اور سوا انکے اور بھی نود نو نام ہین بسبب طوالت کے انھین پہ اکتفا کیا نقل ہے کہ نسب آپکا حضرت عمر فاروق خلیفہ دوم سے ملتا ہے اور آپ شاہ فرخ کابلی کے دودمان سے ہین وقت تباہی کابل کہ چنگیز خان نے کی تھی اور آپ کے باپ کے جد بزرگوار شہید ہوئے تھے تو آپ کے جد مع تین صاحبزادون کے لاہور مین تشریف لائے پھر وہان سے موضع کہتی وال کہ مضافات ملتان سے ہے اسمین سکونت اختیار کی وہان بفضلہ تعالی واقع ۵۶۹ھ ہجری کو مولود مبارک حضرت سے زمین و آسمان روشن ہوا اور تہانخانہ بطون سے بجلوہ افروزی عرصہ شہود ہوئے آپکے والدین کو نہایت خوشی ہوئی اور مسعود نام رکھا اور آپکے والد خواہرزادہ سلطان محمود غزنوی کے اور والدہ شریفہ حضرت کی بی بی مریم خاتون نہایت عابدہ اور صالحہ تھین اور دختر مولانا وجیہ الدین خجندی کی تھین صاحب کرامت تھین چنانچہ ایک مرتبہ آپکی والدہ کے یہان شب کو چور آیا فوراً اندھا ہو گیا صبح کو مع زن و فرزند کے حاضر ہوا اور بی بی صاحبہ کے روبرو الحاح و زاری کی اور مسلمان ہوا اسوقت

آپنے لب مبارک اسکی آنکھو مین لگایا بینا ہوگیا آنحضرت مریم عمرنے اسکا عبداللہ نام رکھا اور آخر عمر تو ولیائے کبار سے ہوا نقل ہی کہ ایک روز حالت حمل مین آپکی والدہ کی طبیعت بیر کہانے کے مائل ہوئی ہمسایہ مین ایکدرخت تھا اسمین سے دو چار بیر توڑے آپنے شکم مین ایسی اضطرابی کی انہون نے بیر نہ کہائے آخر پھینکدیے جب آپ جوان ہوئے تو آپکی والدہ نے ایک روز ازراہ مذاق فرمایا کہ اے فرزند تم نے کوئی شی مشکوک حالت حمل مین نہین کھائی اسواسطے عظمت بڑی ہوئی آپنے فرمایا کہ آپ تو کہاتی تہین مگر مین کب کہانے دیتا اور بیر کا سب ماجرا بیان کیا آپ کی والدہ صاحبہ نہایت حیران ہوئین نقل ہی کہ آپ ایام طفلی مین مدرسہ ملتان مین پڑہتے تھے ایک روز آپکی بغل مین کتاب نافع تھی مدرسہ کو جاتے تھے رستہ مین حضرت قطب الدین بختیار کاکی سے دو چار ہوئے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اے لڑکے کیا کتاب ہے آپنے کہا کہ نافع ہی خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تجکو نافع کیا نفع ہوگی اس کلام کے سنتے ہی آپکو جوش آیا اور خدمت خواجہ مین گرے اور قدم مبارک پر سر ڈالدیا اور نہایت اعتقاد سے مرید ہوئے حضرت خواجہ نے اسوقت یہ رباعی پڑہی رباعی مقبول

توجز مقبل جاوید نشد + وز لطف تو ہیچ بندہ نومید نشد + لطف بکدام ذرہ پیوست دمی

کان ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد + نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ دہلی مین تشریف لائے تو کچھ دور تک آپکے ہمراہ حضرت شکرگنج رحمۃ اللہ علیہ آئے حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ بابا فرید کچھ روز تحصیل علوم ظاہری کرو پھر ہمارے پاس آنا آخر آپ وہانسے رخصت ہوکر تحصیل علم مین مصروف ہوئے اور پانچ برس کے بعد تحصیل سے فارغ ہوکر پھر خدمت خواجہ صاحب مین حاضر ہوئے حضرت خواجہ نے ایک حجرہ علیحدہ آپکے واسطے رہنے کو دیا آپ اسمین رات دن مجاہدہ اور ریاضت کرتے اور بعد پنجشنبہ کے حضرت خواجہ بھی آپکے پاس جاتے اور تعلیم فرماتے پھر جب خواجہ صاحب نے طی کے روزے کا حکم دیا چنانچہ کبھی چار کبھی پانچ روز مین روزہ افطار فرماتے ایکمرتبہ ایک شخص کچھ نان آپ کے پاس لایا

آپ نے وقت افطار دسکو نوش کیا تھوڑی دیر مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک زاغ منھ مین مردار لیے
شاخ درخت پر بیٹھا ہے آپ کو دیکھتے ہی استفراغ ہوا تھوڑی دیر مین حضرت خواجہ تشریف
لائے آپنے یہ ماجرا بیان کیا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ فرید اللہ تعالی نے تیرے حال پر بہت رحم
کیا کہ نان حرام کو تیرے شکم سے نکالدیا اب جو کچھ غیب سے ملے بے عیب کھا پھر تیسرے روز تک آپ نے
طے کیا اور کچھ نہ کھایا ایک رات کو نہایت گرسنگی سے بیطاقتی ہوئی آپ زمین پر ہاتھ پانون مارنے
لگے کچھ سنگ ریزے ہاتھ مین آئے آنکو منھ مین رکھ لیا سب شکر ریزہ ہوگئے چنانچہ اسی سبب سے
آپ کو شکر گنج کہتے ہین اور دوسری روایت حضرت کو خطاب گنج شکر کی یہ ہے کہ ملفوظات
مین نقل ہے کہ ایک روز آپ کسی مقام پر سر راہ بیٹھے تھے اور ایک سوداگر کچھ شکر بھر کر لیے
جاتا تھا آپ نے دریافت کیا کہ اسمین کیا ہے اسنے جواب دیا کہ اسمین نمک ہے آپنے فرمایا
کہ نمک ہی ہوگا جب اسکو اپنے مقام پر پہنچا کر کھولا تو تمام نمک تھا آخر سوداگر حضرت کے
قدمون پر گرا اور خطا معاف کرائی پھر شکر ہوئی تیسری نقل یہ ہے کہ جب آپ حجرے سے باہر تشریف
لائے آپ کا پانون بے اختیار حرکت مین آیا گر پڑے ایک ڈھیلا مٹی کا آپکے دہن مبارک
مین گرا تمام شکر ہوگیا چوتھے یہ کہ ایام خردسالی مین آپکی والدہ زیر مصلی ریزے شکر کے
رکھا کرتی آپ کو نماز پڑھاتین جب آپ فارغ ہوجاتے تب آپکی والدہ وہ ریزہ شکر کو دیتین
ایک مرتبہ آپکی والدہ شکر ریزہ رکھنا بھول گئیں آپ نے حسب عادت قدیم نماز
پڑھکر گوشہ مصلے کا جو اٹھایا تو شکر ریزہ موجود پائے آپکی والدہ نے یہ حال دیکھکر فرمایا
کہ میرا بیٹا بڑا ولی ہوگا نقل ہے کہ ایکبار آپ صحرا مین ریاضت کرتے تھے اور برگ درختان سے
افطار کرتے تھے ایکدن تشنگی غالب ہوئی آپ ایک چاہ پر پہونچے منتظر رسن و دلو
کے رہے تھوڑی دیر مین آہوا گیا اور وہ اُسکے لیے کنوئین مین جان کا مثل فوارہ کے پانی
اوپر آگیا آہو پی کر چلا گیا آپ نے جناب باری مین عرض کی کہ پروردگارا عالم سے
کیا قصور ہوا تھا کہ آہو کے برابر مرتبہ نہوا حکم ہوا کہ فرید الدین تیرا انتظار رسن و دلو پر تھا اور آہو کا

محض ہم پر بھی آپنے چالیس روز تک نفس کو پانی نہ دیا چالیسوین روز جب غلبہ پیاس کا ہوا تو آپنے بجاے پانی کے خاک منھ مین ڈالی سب شکر ہوگئی اسوقت ندا ہوئی کہ فریدالدین ہم نے تجکو خطاب گنج شکر دیا نقل ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لیگئے تو حجاب باری سے ایک طبق شکر کا آیکر روبرو آیا اور حکم ہوا کہ تیری امت مین ایک عارف گنج شکر ہوگا یہ شکر اُسکے خزانہ سے ہے نوش کرا ور یارون کو دی چنانچہ آپنے صحابہ کو عنایت کی نقل ہی کہ جب حضرت قطب المقربین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ دہلی مین تشریف لائے تو خواجہ قطب الدین سے فرمایا کہ بابا قطب الدین تو اپنے خلفاؤن کو لا چنانچہ آپنے سب کو پیش کیا حضرت خواجہ نے آنکے حق مین دعا فرمائی اور پھر کہا کہ بابا کوئی اور بھی باقی ہی آنھون نے عرض کیا کہ مسعود نامی فقیر چلہ مین ہی وہ باقی ہی حضرت خواجہ اور یہ دونون حجرہ مین گئے کواڑ کھولکر دیکھا تو حضرت مین بہ سبب ضعف کے مطلق طاقت نہ تھی کہ کھڑے ہوکر تعظیم دین آبدیدہ ہوئے اور زمین پر سر رکھا حضرت خواجہ کو ان پر رحم آیا اور فرمایا کہ بابا کب تک اس بیچارے کو اس ریاضت مین رکھیگا آؤ ہم اور تم دونون اسکے حق مین دعا کرین چنانچہ دست راست تو خواجہ معین الدین نے اور بائین جب خواجہ قطب الدین نے پکڑا اور کھڑا کیا اور عرض کیا کہ الٰہی فرید کو قبول کر اور بندگان خاص سے اُسکو فرما آواز آئی کہ فرید ہم نے قبول کیا اور فرید فرید دہر ہوگا اس آواز سے حال حضرت پر طاری ہوا پھر حضرت خواجگان نے اسم اعظم کہ سینہ بہ سینہ پیران عظام سے چلا آتا تھا انکو بتلایا تمام علم لدنی طرفۃ العین مین منکشف ہوا اور درمیان خدا کے اور اونکے کچھ حجاب باقی نرہا پھر خواجہ نے دستار خلافت عنایت کی اور سند دی اُس روز مثل قاضی حمید الدین ناگوری و مولانا علی کرمانی و ترک خواجہ محمود کے بہت اولیاء اللہ صاحب کشف و کرامت وہان موجود تھے اسوقت ایک شیخ نے یہ شعر پڑھا شعر بخشش کونین از شیخین شد + یافتہ شاہی ز شاہان جہان + نقل ہی کہ ایک مرتبہ آپ

یہ شفقت سے جیل قدمی کرنے لگے اور عصا ہاتھ مین لے لیا تھوڑی دیر مین پھینک دیا حضرت
نظام الدین اولیا حاضر تھے عرض کیا کہ حضور نے عصا کیون پھینک دیا فرمایا کہ اُسوقت
عطاب ہوا کہ ہماری سوا دوسری شی پر تکیہ کیا نقل ہی کہ جب حضرت خواجہ نے آپکو رخصت سفر
کی دی تو فرمایا کہ بابا فرید مین جانتا ہون کہ تو میری وقت آخر پر نہ آئیگا اور روز سوم آمنگا
اپنی امانت قاضی حمید الدین سے لے لینا اور آبدیدہ ہوکر رخصت کیا وہان سے ہانسی مین آئے
ایک روز شب کو خواب مین دیکھا کہ حضرت خواجہ بلاتے ہین آپ اسیوقت روانہ دہلی کو
ہوی یہان جو آکر دیکھا تو حضرت کا سوم تھا بہت روئے اور مزار اقدس پر جا کر شور و گریہ کیا
آخر قاضی حمید الدین نے وہ خرقہ جو خواجہ نے عنایت کیا تھا آپ کو حوالہ کیا آپ وہان سے پھر طرف
ہانسی کے روانہ ہوئے ہرچند لوگون نے الحاح وزاری کی کہ آپ یہان رہین آپکو مفارقت
اپنے پیر کی سخت گذری تھی وہان رہے اور ہانسی مین چند روز قیام کیا جب ازدحام خلق کا
زیادہ ہوا تو وہان سے بھی گھبرا کر طرف اجودھن کے گئے اور وہ گانون ویران تھا وہ
جگہ خوش آئی وہان بھی حکام اُس ملک کے معتقد ہوئے آخر وہان سے بھی کوچ کرنیکا ارادہ
کیا کہ حضرت خواجہ سے بشارت ہوئی کہ یہین رہو چنانچہ وہان رہنے لگے ایک روز سلطان
غیاث الدین قدمبوسی کو حاضر ہوا آپ کو ازدحام خلائق سے تکدر خاطر ہوا اسوقت الہام
ہوا کہ فرید ہماری مخلوق سے اسقدر نفرت کرتا ہی پھر کبھی آپنے ایسا کام نکیا نقل ہی کہ
جب آپ اجودھن مین تشریف لے گئے اول ایکدرخت کے تلے قیام کیا اور آپکے ہمراہ
چند درویش تھے ایک روز ایک عورت سر پر لوٹہ دودھ کا بھرا ہوا لیے جاتی تھی آپنے فرمایا
کہ مائی اسمین کیا ہی اور کہان لیے جاتی ہی اُسنے کہا کہ میان صاحب کیا کہون یہان ایک جوگی ہی
وہ بڑا جادوگر ہی اُسنے ہمپر یہ ظلم کر رکھا ہی کہ باری سے روز سبکے یہان سے دودھ منگاتا
ہی اگر کوئی عذر کرے تو گائے بیمار ہوکر مرجاتی ہی یا تمام دودھ خون ہوجاتا ہی اس عذاب مین
ہم لوگ مبتلا ہین اب مجکو جانے دیجئے ورنہ دیر ہوگی تو نہ معلوم وہ ظالم کس بلا کو مقرر کریگا آپنے اُسکی

فرمایا کہ دو جوان درویشون کو بلادی آسنے تعمیل حکم کی تھوڑی دیر مین ایک شاگرد اس
جوگی کا آیا اور اس عورت کو وہان بیٹھے دیکھکر بہت برا بھلا کہنا شروع کیا حضرت نے
فرمایا کہ خاموش ای احمق بیٹھ ایکطرف کو بموجب فرمانے کے فوراً اسکی زبان بند ہوئی اور
پانون بند ہو گئے تھوڑی دیر مین دوسرا شاگرد اس جوگی کا آیا اسنے بھی ایسا ہی کچھ بکنا
شروع کیا اسکی نسبت بھی حضرت نے وہ ہی فرمایا آخر وہ بھی مقید غیبی ہو کر بیٹھ گیا اسیطرح
کئی شاگرد اسکے آئے اور یون ہی مقید ہو کر بیٹھ گئے آخر وہ جوگی آیا اور شاگردونکو
مقید دیکھکر بہت غصہ کیا اور جادو کے زور سے چاہتا تھا کہ شاگردون مخلصی دے لیکن
جو کچھ اوسکو یاد تھا وہ حضرت کی برکت سے فراموش ہو گیا آخر یہ سمجھکر کہ یہان جادو
کام نکریگا حضرت سے عفو تقصیر چاہا آپنے فرمایا کہ اس شرط پر تجکو اور تیرے شاگردون
کو امان ہوگی کہ تو اس ملک سے چلا جا آسنے قبول کیا اور کہا کہ حکم ہو تو اپنا اسباب مکان
سے لے لون آپنے فرمایا کہ تیرے جانیکی اجازت نہین ہے ہان اپنے شاگرد کو بھیجکر منگالے چنانچہ
آسنے اپنے شاگرد کو بھیجا اور اسباب منگا کر شاگردونکو ساتھ لیکر کسی جانب کو چلا گیا آپ اس درخت
کے تلے سے اوٹھکر اس مکان مین تشریف لائے اور فرمایا کہ فقیر کے مکان مین فقیر ہی کو رہنا چاہیے

نقل ہے کہ شہر دیبال پور مین کہ قریب اجودھن کے ہے ایک جوگی رہتا تھا آسنے اپنے دلمین
اقرار کیا تھا کہ میرے کانون کے مندرے جس درویش کی زیارت سے خود بخود گر جاوینگے اسکو
اپنا رہبر جانونگا ایک روز آپکا گذر اسطرف ہوا اسوقت جوگی کی نگاہ آپ پر پڑی وہ دونون
مندرے کانون سے گر گئے وہ جوگی دلمین سمجھا کہ وہ درویش یہ ہی ہے کہ جسکے لئے مین کہا کرتا تھا
پھر دلمین کہنے لگا کہ اگر یہ درویش دونون مندرون کو اپنے ہاتھ سے زمین مین گاڑ دے
اور انسے دو درخت پیدا ہون تو مین جانون کہ اس سے بڑھکر کوئی صاحب کرامت نہین
آپکو یہ حال اسکا منکشف ہوا دونون مندرون کو اپنے ہاتھ سے زمین مین گاڑ دیا
فوراً اسیدم دو درخت پیدا ہوئے اور اسمین پھل آئے اور پھل بالکل مشابہ

مندرس ہو گئے تھے چنانچہ مولف کتاب ہذا نے اب کہ چار سو برس گذر رہے ہین بچشم خود دیکھا ہی
اور وہ درخت ابتک موجود ہین اور طواف گاہ عالم ہین پھر وہ جوگی مسلمان ہوا اور
چندروز مین برتبہ ولایت کو پہونچا نقل ہی کہ ایک روز آپ قصبہ نوشہرہ کو تشریف
لے گئے وہان مسواک کرتے تھے ایکدفعہ مسواک کو زمین مین گاڑ دیا فوراً ایک درخت
اُسکا ہو گیا جب وہان سے تشریف لائے تو وہ بھی پیچھے پیچھے چلا آپ نے کہا
کہ ٹھہر ای درخت وہ نہ ٹھہرا پھر اپنے فرمایا اسی طرح تین مرتبہ کہا چوتھی بار آپ نے اسکو
جڑ سے اوکھاڑ کر زمین پر پھینک دیا شاخ تو زمین پر اور جڑ اوپر ہو گئی وہ درخت
اسیطرح قائم ہو گیا کہ شاخ تو زمین پر ہی اور جڑ اوپر ہی اس درخت کی بھی مولف کتاب ہذا نے
بچشم خود زیارت کی ہی اور زیارت گاہ عالم و عالمیان ہی نقل ہی کہ ایک روز آپنے
فرمایا کہ زکوۃ تین طرح پر ہی زکوۃ شریعت و زکوۃ طریقت و زکوۃ حقیقت پس زکوۃ شریعت
یہ ہی کہ چالیس درم مین سے پانچ درم خیرات کرے اور زکوۃ طریقت یہ ہی کہ چالیس درم سے
پانچ درم اپنے پاس رکھے اور باقی کل خیرات کرے اور زکوۃ حقیقت یہ ہی کہ کل چالیس
درم خیرات کرے تا سوا ے خدا اور رسولؐ کے کچھ باقی نرہے اسواسطے کہ درویشی خود
فروشی اور بیہوشی کا نام ہی اور شیخ شہاب الدین سہروردی کو دیکھا کہ ہر روز دس ہزار
درم یا کم و بیش اونکے پاس فتوح کی آتی سب کو خدا کی راہ مین ایثار کرتے تھے شام کو
ایک فلوس اپنے پاس نہ رکھتے اور فرمایا کہ لکھا دیکھا ہے کہ ایک وقت مالک
دینار آگے ایک درویش کے گئے دو روٹیان جو کی موجود تھین اور بے نمک
تھین مالک کے آگے لاکر رکھین مالک نے کہا کہ اگر نمک تھوڑا سا ہو تو لاؤ اوس
درویش کی دختر نے یہ ایک کٹورا مسی کہ وہی گھر مین تھا نکالا اور بقال
کے یہان گرو رکھکر نمک لائی مالک نے کہا کہ کیا قناعت ہے دختر درویش نے جواب دیا
کہ اے مالک اگر قناعت ہوتی تو کٹورا گرو رکھنے کو نہ نکلتا اور ہم کو کئی برس گذرے ہین کہ

نمک کی صورت نہین دیکھی آج تیرے سبب سے نمک کھایا ہی اُسوقت حضرت شیخ بدرالدین داماد
مالک دینار پہونچے اور مالک سے سوال کیا کہ اسراف کیا ہی آپ نے فرمایا کہ جو کوئی صدقہ
بے نیت دیوے وہ اسراف ہے اور خداوند تعالیٰ کے واسطے نہ دے وہ اسراف ہی اگر تمام
عالم خداوند تعالیٰ کے واسطے دیوے وہ اسراف نہین ہے نقل ہی کہ ایک وقت ذکر
درویشی کا آیا حضرت بابا شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ درویشی پردہ پوشی کو کہتے ہین
اور فرمایا کہ درویش کو چیز چاہیے اول آنکھ کو کور کرے تو عیب خلائق کا نہ دیکھے دوسرے
کان کو کر کرے کہ تو کوئی ناشنیدنی نہ سنے تیسرے زبان کو گنگ کرے کہ سوائے ذکر خداوند
تعالیٰ جل شانہ کے کچھ منھ سے نہ نکلے چوتھے دست و پا کو واسطے ماسوا اللہ کے حرکت
نہ دے کسی نے کہا ہی شعر چشم بند و لب بہ بند و گوش بند + گر نہ بینی سر حق بر ما بخند
اور کہا کہ جسمین یہ چار خصلتین ہون وہ درویش ہے ہر چند کہ لباس دنیاوی مین ہو
وگرنہ کاذب ہوا اور درویش نہین ہی اور فرمایا کہ اصل اس طریق کی حضوری دل ہی اور
حضوری دل اُسوقت حاصل ہو کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور صحبت اہل دنیا سے متنفر
ہو اور فرمایا کہ اپنے گرم کام کو آدمیون کی سرد باتون پر نچھوڑے اور فرمایا کہ روز نامرادی
معراج سالکون کی ہی اور فرمایا کہ الآفۃ فی التدبیر والسلامۃ فی التسلیم اور ہمیشہ
آپ یہ کلمہ فرماتے اور بیہوش ہو جاتے وہ یہ ہی کہ جو آنکھ بغیر حق کی نظارہ کرے تو اندھی
بہتر اور جو کان سوائے اُسکے ذکر کے سُنے کر بہتر ہے اور جو زبان سوائے ذکر حق سبحانہ کے
گویا ہو گنگ بہتر ہے اور جو جسم کہ اُسکی طلب مین تساہل کرے مردہ بہتر ہی اور فرمایا
کہ عقلمند آدمی وہ ہی کہ جو ماسوا اللہ کے جملہ کو ترک کرے اور ہمیشگی اُسکے واسطے ہی کہ جو
پہلے مرنے سے مر گیا اور غنی وہ ہی جو قانع ہی اور فقیر وہ کہ جسنے قناعت ترک کی اور
فرمایا کہ الفقیر بین العلماء کالبدر بین الکواکب السماء ایک روز کمال ذوق سے آپ سر بہ
سجدہ ہو کر کہنے لگے کہ الٰہی اگر تو مجھکو دوزخ مین بھیجے تو اندیشہ نہین کرتا ہون بلکہ شوق سے

یہ شعر شیخ سعدی [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

ایسی فریاد کرون کہ اہل دوزخ نالہ و فریاد سے باز رہین نقل ہی کہ ایک روز ذکر سماع کا
ہوا آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ ایک تو وہ ہی کہ جلکر خاکستر ہوگیا اور دوسرا ابھی اختلاف
ہی ہی مین ہی نقل ہی کہ جب حضرت بہاء الدین زکریا نے رحلت فرمائی آپ واسطے
تعزیت کے ملتان تشریف لیگئے اُنکے فرزند شیخ صدر الدین نے عرض کی کہ یا حضرت
دو سبب سے ہجوم خلائق کا یہان بہت رہتا ہے اور یہ اچھا نہین ہے اور وہ دو سبب
یہ ہین کہ چاہ خانقاہ کا رہٹ خود بخود چلتا ہے اور پانی حوض مین جاتا ہی دوسرے
یہ ہی کہ ہاتھ حضرت زکریا کا وقت زیارت خلائق کے قبر سے باہر نکلتا ہی اور یہ دونون
باتین درویشی کے خلاف ہین کہ اسمین اظہار کرامت ہی آپنے مراقبہ کیا اور ایک خادم سے
فرمایا کہ برسر چاہ جاکر باواز بلند کہدے دیو یہان سے چلا جا فرید الدین کا حکم ہی چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ وہ رہٹ کا چلنا موقوف ہوگیا دوسرے روز آپ مزار پر تشریف لیگئے
اور ایک لوٹے مین پانی گرم کراکر اپنے دست مبارک مین لیا جب ہاتھ حضرت زکریا
کا قبر سے نکلا آپنے پانی اُسمین ڈالا وہ ہاتھ اندر چلا گیا پھر نکلا پھر پانی ڈالا اسیطرح تین
مرتبہ ہوا پھر نہین نکلا اور ابتک موقوف ہی شیخ صدر الدین نے دریافت کیا کہ حضرت
یہ کیا اسرار ہی آپنے فرمایا کہ چاہ پر ایک دیو مرید حضرت ذکریا کا تھا کہ وہ اس خدمت
مین مصروف تھا اب وہ چلا گیا اور وقت غسل کرنا مات اُنکی خشکی رہگئی تھی اب جو پانی
ہم نے دیدیا وہ تر ہوگئی اور یہ بھی امر تم سے اُنکی روح نے ظاہر کیا تھا نقل ہی کہ
ایک وقت شیخ اسلام شیخ بہاء الدین ذکریا نے حضرت سے درخواست کی کہ شیخ
جمال ہانسوی کہ ہمین عنایت کیجئے آپنے فرمایا کہ کوئی بھی اپنا جمال کسی کو دیتا ہی پھر بعد
چندے اونھون نے یہی درخواست کی پھر آپنے عذر کردیا آخر شیخ الاسلام شیخ جمال ہانسوی
کے دل کو کشش کیا شیخ موصوف نے حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو
بہاء الدین ذکریا سے ملاقات کرون آپ خاموش ہوگئے پھر عرض کیا کہ اجازت ہو تیسری بار آپنے

فرمایا کہ جا اپنا منھ کالا کر یہ فرماتے ہی تمام نعمت انکی سلب ہوگئی اور منھ سیاہ ہوگیا اور جنون سا ہوگیا آخر وہان سے چلے گئے اور صحرا نوردی اختیار کی رات دن بیخور وخواب مجنونانہ جنگل مین پھرتے اور نہایت حال ابتر ہوگیا اور آپنے اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا کہ کوئی شخص اسکی مجھسے سعی نکرے لوگ ہرچند چاہتے تھے کہ انکا قصور معاف کرائین الا خوف سے عرض نکر سکتے تھے ایک روز عالم نامی سوداگر اس دشت مین گذرا اسکو شیخ جمال کا حال دیکھکر کمال رحم آیا وہان سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپ اس سے محبت کرتے تھے استفسار حال فرمایا اسنے اپنا ماجرا بیان کیا اور بعد کو شیخ جمال کا حال عرض کیا کہ کمال درجہ خراب ہے آپنے فرمایا کہ جمال نے بہت تکلیف پائی اصحاب اسکو بلا لو اصحابون نے کہ منتظر اوسکے تھے ایک درویش کو اسکے پاس بھیجنا چاہا آپنے فرمایا کہ یہ رباعی ہماری طرف سے اسکو بھیجدو وہ یہ ہے رباعی رو گرد جہان بگرد یا آبلہ کن + گر ہیچ نشد یاد مارا یلہ کن + ایک صبح باخلاص بیا بر در ما + گر کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن + جسوقت شیخ کے پاس یہ رباعی پہونچی فوراً حاضر ہوئے اور قدم مبارک سر پر رکھکر بہت روئے آپنے فرمایا کہ ہم نے تیرا مرتبہ اول سے بھی زیادہ کیا اور جمال ہمارا تعب عالم ہے چنانچہ اسی وقت عرش سے تحت الثری تک بالکل آپنر منکشف ہوگیا اور رنگ چہرہ کا ہیئت اصلی پر آگیا اور اول سے بھی زیادہ نعمت پائی نقل ہے کہ شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا کی ایک کنیز نہایت حسین تھی اور شیخ کو اسکی جانب توجہ کمال تھی لیکن ایک داغ اوسکے رخسارہ پر مثل داغ رخ قمر کے تھا اور شیخ نے دوا اور دعا اوسکے داسطے بہت کی کسی طرح نہوا ایک روز حضرت قطب الموحدین شیخ کے یہان مہمان ہوئے شیخ نے اسی نظر سے کہ حضرت کو شاید اسکا خیال آجاوے اور انکی توجہ سے داغ مٹجائے اس کنیز سے کہا کہ جب حضرت وضو کو پانی مانگین تو تو خود لوٹہ مین پانی لیجا کر وضو کراتا اور چہرہ کو روبرو کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپنے وضو کے واسطے پانی مانگا وہ کنیز لیکر گئی اور وضو کرانے لگی

آپ کی نگاہ جو چہرہ پر گئی کشف باطن سے درخواست حضرت شیخ کی معلوم کی اور ملاحظۂ لوح محفوظ مین مستغرق ہوئے کنیز نے پانی ڈالنا شروع کیا حتی کہ کئی لوٹے ڈالی وہ دلمین سمجھی کہ شاید آپ محو حسن وجمال میرے کے ہوئے ہین اسمین سب پانی خرچ ہوگیا وہ کنیز شیخ کو پاس گئی اور یہ ماجرا بیان کیا شیخ نے جلد پانی بھر دیا اور کہا کہ جا پھر اُسی طرح اُسنے پانی ڈالنا شروع کیا اور آپ مستغرق رہے تیسری بار بھی یہی نوبت پہونچی چوتھی بار آپنے سر اوپر اوٹھایا اور اسکے چہرہ کی طرف دیکھا فوراً وہ داغ جاتا رہا آپ نے فرمایا کہ اے ہمشیر اب جا خداوند تعالیٰ نے تیرا کام بنا دیا وہ کنیز روبرو شیخ کے گئی شیخ نے جو دیکھا کہ داغ کا نشان نہیں بہت خوش ہوئے لیکن دلمین کہنے لگے کہ مین نے جناب باری مین اسقدر التجا کی اور وہ قبول نہ ہوئی اور بھائی فریدالدین کی ایک توجہ نے داغ کھو دیا اُسی وقت شیخ کو الہام ہوا کہ فرید کا آج کے روز چلہ تمام ہوا ہی ہم نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ تو ہماری خاطر کرا اور تو جو کچھ ہم سے طلب کریگا وہ ہم عنایت کرینگے چنانچہ اُسنے ایک ادنیٰ معاملہ کی واسطے ہم سے کہا ہم کیونکر اُسکا انکار کرتے نقل ہی کہ محمد شاہ درویش کا بھائی حالت جانکنی مین تھا وہ بحالت اضطراب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے دیکھکر فرمایا کہ محمد شاہ اسقدر پریشان کیون ہو تمھارے بھائی کو خداوند تعالیٰ نے صحت دی جاؤ گھر کو چنانچہ وہ گھر آکر دیکھے تو بھائی اچھی طرح ہی نقل ہی کہ ایک گروہ درویشون کا حضرت کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ ہم مسافر ہین اور ہمارے پاس خرچ نہین ہی آپنے خستہ ہاے خرما اُنکے حوالہ کیں وہ لیکر باہر آئے اور ارادہ اُنکے پھینکنے کا کیا جب اُنپر نظر کی تو زر سرخ نظر آیا اسکو فروخت کرکے کام مین لائے نقل ہی کہ آپ نے ایک قطعہ زمین کا خرید کیا تھا کسی شخص نے حاکم کے یہان نالش کر دی کہ وہ ملکیت میری ہی اور حاکم کو آپکی ذات سے ایک طرح سے حسد تھا حاکم نے آپکے پاس آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ یا تو وکیل اور سند کو بھیجو یا دو گواہ روانہ کیجو آپ نے فرمایا کہ بابا وہ زمین خرید کی ہوئی فقیر کی ہی حاکم نے نہ مانا آپنے

کہلا بھیجا کہ اُس حاکم سر شکستہ سے کہدو کہ جاوس زمین سے دریافت کروہ آپ کہد گئی حاکم مع مدعی وغیرہ کے اور آپکو وکیل کیے اُس زمین پر گیا اور آواز بلند سے کہا کہ اے زمین تو ملک کسکی ہے کچھ آواز نہ آئی پھر اُسنے کہا پھر آواز نہ آئی حاکم نے کہا کہین زمین بھی بولتی ہی اُسمین آپکے وکیل نے بدرشتی کہا کہ اے زمین حکم ہی حضرت کا کہ حق حق بیان کردے اُسی وقت زمین سے آواز آئی کہ مین ملک حضرت شکر گنج کی ہون حاکم نے مدعی سی کہا کہ اب تیرا دعویٰ غلط ہی اور وہان سے واپس آیا جب مکان کے قریب آیا اور گھوڑے سے اوترنا چاہا رکاب مین سے پاؤن نکل گیا سر کے بل گرا فورا سر ٹوٹ گیا نقل ہی کہ ایکبار آپ سیوستان کو تشریف لیگئے اور شیخ اوحد الدین کرمانی کے گھر مہمان ہوئے اس اثنا مین چار درویش آئے اور بعد فراغ طعام کے ذکر کرامت کا درمیان مین آیا سب نے کہا کہ اس جلسہ مین جو صاحب کمال ہی اظہار کمال کرے اُن چارون نے کہا کہ ہم لوگ مہمان ہین اور شیخ اوحد الدین میزبان ول شیخ موصوف کی طرف ہدایت ہو شیخ نے کہا کہ اس شہر کا بادشاہ مجھسے اعتقاد فاسد رکھتا ہی آج میرے سلامت بچی ننگا تھوڑی دیر تگذری کہ شور وغل پیدا ہوا کہ بادشاہ میدان مین گھوڑا پھرا رہا تھا ناگاہ اُسپر سے گر پڑا اور مرگیا پھر حضرت کی طرف لوگون نے دیکھا آپ نے مراقبہ کیا اور پھر سر اوٹھا کر فرمایا کہ سب صاحب اپنی سامنی کو نظر کرین سب نے جب نظر کی حضرت کو اور اپنے کو حرم بیت اللہ مین پایا اور کچھ ایسا نظر آیا کہ سب حیران رہے بعدہ اُن چارون درویشون نے کہا کہ یہ کمال ہی اور پھر چارون نے مراقبہ کیا اور اپنے اپنے خرقہ مین سر ڈالا تھوڑی دیر مین وہ چارون غائب ہوگئے اور خرقے اُنکے وہین پڑے رہگئے نقل ہی کہ ایک درویش بیت المقدس سے آیا اور قدمبوسی کرکے حیران ہوا آخر اُس سے نہ رہا گیا عرض کی کہ حضرت آپ سے تو بیت المقدس مین ملاقات ہوئی تھی آپنے فرمایا کہ مین نہونگا اُسنے کہا کہ آپ ہی تھی اور آپسے مین نے دریافت کیا تھا کہ آپکا نام کیا ہی تو آپنے فریدالدین اجودھنی بتلایا تھا اور مین نے وعدہ کیا تھا کہ اجودھن مین حاضر ہونگا شاید آپنے پہچانا نہین حضرت نے فرمایا

کہ اور بھی کچھ کہا تھا اُسوقت درویش کو یاد آیا کہ حضرت نے منع کیا تھا کہ اس راز کو افشا نکرنا
فقیر شرمندہ ہوا حضرت نے کہا کہ ای عزیز مردان خدا ہر جگہ موجود ہوتے ہین اور روبرو
انکے عرش و کرسی ہی اور بیت المقدس تو ہیین ہی درویش خاموش ہوا اور اپنی عہد شکنی
سے منفعل ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ آنکھین بند کر اُسنے انکھین بند کین جس جس شے کا نام زبان
مبارک سے نکلا تھا عرش و کرسی و بیت المقدس سب کا مشاہدہ کیا فقیر نے یہ کرامت دیکھکر بیہوش ہوگیا بعد آنے ہوش کے غلامی سے مشرف ہوا اور چند روز مین خلافت پر پہونچا
اور ولی زمانہ ہوا نقل ہی کہ ایک شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوا عندالتذکرہ حضرت نے
دریافت فرمایا کہ ای برادر تو نے سیاحی بہت کی ہی اور ہمارا یار دیرینہ ہی راست راست
بیان کر کہ کیا کیا عجائبات ملاحظہ کئے اُسنے عرض کی کہ ملک اوجہ مین درویش بڑے عابد و
زاہد دیکھے یہ ذکر سنکر آپ کو شوق معائنہ اوجہ کا ہوا وضو کے بہانے سے آپ باہر آئے اور
غائب ہوگئے تھوڑی دیر مین تشریف لائے حضرت نظام الدین حاضر تھے عرض کیا کہ حضور
اسوقت کہان تشریف لیگئے تھے آپنے فرمایا کہ اس شخص نے اوجہ کے عابدونکا بیان کیا
تھا مجکو اُنکے دیکھنے کا شوق ہوا اسوقت وہان گیا تھا اور ایک ایک شخص کو دیکھا سب
دوکاندار ہین نقل ہی کہ ایکبار آپ ملک مالوہ مین سیاحی کے واسطے تشریف لیگئے
متصل قصبہ برودہ کی کہ پرگنہ بجنور سے ہے متصل تالاب کے ایکدرخت بڑ کا تھا
اُسکے نیچے پہونچ گئے ناگاہ آندھی زور شور سے اوٹھی اور جس ڈالے کے نیچے آپ تشریف
رکھتے تھے وہ جڑ سے ٹوٹا آپ کو آواز ٹوٹنے کی آئی نگاہ کرکے اوپر دیکھا وہ ڈالا کہ مثل درخت
کلان کے تھا معلق رہا چنانچہ آج تک کہ چار سو برس گذری ہین اسیطرح وہ ڈالا معلق ہی اور
سبز ہے اور مطلق اُس درخت سے جدا ہی زیارت گاہ خلائق ہے نقل ہی کہ ایک شخص
بارادہ قدمبوسی دہلی سے روانہ ہوا راہ مین اتفاق ایک مطربہ کے ساتھ ارابہ مین بیٹھنے کا
ہوا وہ عورت نہایت بیحیا تھی ایسی حرکت کی کہ بیچارہ دام تزویر مین آگیا اور مستعد

حرام کاری کا ہوا ناگاہ ایک طمانچہ اسکے منھ پر غیب سے لگا وہ شخص حرام سے باز آیا جب خدمت اقدس مین حاضر ہوا بلا حظہ اُس شخص کے حضرت نے فرمایا کہ فلان تاریخ تجکو اللہ تعالےٰ نے کسطرح محفوظ رکھا وہ شخص منفعل ہوا اور تائب ہوکر بعیت سے مشرف ہوا چنانچہ تھوڑے دنون مین رتبہ ولایت پر پہونچا نقل ہی کہ ایک روز ایک شخص آیا حضرت نے اُسکو کھانا عنایت کیا اُسنے نہ کھایا اور عرض کی کہ مین دہلی مین رہتا ہون بادشاہ کے حکم سے فوج نے اُس شہر کو تاراج کیا اور زن وبچہ پکڑ کے لیگئے چنانچہ میری عورت بھی اُسی لوٹ مین گئی اور مجکو اُس عورت سے کمال عشق تھا کہ بغیر اُسکے زندگی حرام ہی اور جب تک وہ نہ آیگی ہرگز کچھ نہ کھاؤنگا آپنے فرمایا صبر کر تھوڑی دیر مین ایک عامل کسی پرگنہ کا حاضر ہوا اور اُسنے عرض کی کہ مجکو بادشاہ نے بلا قصور معطل کردیا ہی آپنے فرمایا کہ اب تو بادشاہ کے پاس جا وہ تجھپر بہت عنایت کریگا اور خلعت دیگا اور ایک کنیز تیرے حوالہ کریگا تو اُس عورت کو ہرگز نہ رکھنا اور اُس شخص کے حوالہ کردینا اُسنے اقرار کیا اور اُس شخص کو ہمراہ لے کر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے کمال شفقت فرمائی اور اُسکو پھر بحال کیا اور خلعت خاص مرحمت فرمایا اور ایک کنیز اُسکو عنایت کی اُسنے اُس عورت کو بلا ملاحظہ حوالہ اُس شخص کے کردیا جب وہ مکان پر آیا دیکھا تو اُسکی عورت ہی نہایت خوش ہوا اور حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر شکریہ ادا کیا اور اپنے گھر کو گیا نقل ہی کہ ایک روز شیخ بہاء الدین زکریا کو عالم غیب سے الہام ہوا کہ جو کوئی آج تیری صورت دیکھیگا کل کو اُسپر آتش دوزخ حرام ہی شیخ نے اُس نظر سے کہ کوچہ و بازار مین پھرنے سے بہت مخلوق دیکھیگی اپنے چنڈول پر سوار ہوکر کوچہ و بازار مین گشت کرنا شروع کیا اور مخلوق جوق جوق دیکھنے کو جاتی تھی تمام شہر مین شور و غوغا تھا میان بھورا غلام حضرت شکر گنج کا بازار مین موجود تھا پوچھا کہ آج کیسا شور ہے لوگون نے یہ قصہ بیان کیا جب چنڈول قریب آیا میان بھورا نے اُسطرف سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ اگر کفش برداری شکر گنج سے آتش دوزخ حرام ہوگی

تو نہ دیکھیگی صورت شیخ بہاء الدین سے دوزخ منظور ہے جب وہ صادق العقیدت آپکی خدمت
مین حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ میان بیتھو را کہان تھا اور کیا دیکھا اُنھون نے سب حال عرض کیا
یہ سنکر آپکو ایک حالت طاری ہوئی اور فرمایا کہ شاید بھائی زکریا کو ابکی مرتبہ یہ مرتبہ
حاصل ہوا ہی اس فقیر کو بارہا ایسا حکم ہوا ہی اور کبھی اعلان نکیا اور اب حکم ہوا ہی کہ مرید اور
مریدان مرید کہ قیامت تک جو تیرے سلسلہ مین داخل ہونگے اُنپر آتش دوزخ حرام ہے
الحمد للہ کہ یہ گنہگار روسیاہ بھی اُس سلسلۂ عالیہ مین منسلک ہی یہ برکت قدوم فیض لزوم
آنحضرت کے آتش دوزخ سے نجات پائیگا اور بخشا جائیگا نقل ہی کہ جب شیخ بہاء الدین
زکریا نے رحلت فرمائی تو حضرت کو عالم غیب سے الہام ہوا حضرت کو بمعاینہ اس حال کے
کمال رقت اور حالت طاری ہوئی کیونکہ شیخ سے حضرت کو از بس محبت تھی اول تو برادر خالہ
زاد حضرت کے تھے دوسرے ایام ہدایت مین دونون صاحب ہم سفر رہے ہین جب آپکو ہوش آیا
تو اپنے جلسہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اسوقت برادر بہاء الدین کی روح کو برادر شیخ شہاب الدین
سہروردی آسمان پر لیے جاتے ہین سب صاحب نماز جنازہ پڑھو چنانچہ اسی وقت نماز ادا کی
اور فاتحہ پڑھا بعد تھوڑے دنون کی خبر آئی کہ فلان وقت اور فلان تاریخ شیخ نے انتقال
کیا اور وہ وہی وقت تھا نقل ہی کہ ایک وقت شیخ بہاء الدین زکریا نے حضرت کو
رقعہ مین لکھا کہ ہمارا اور آپکا عشق بازی ہی آپنے اُسکے جواب مین لکھا کہ عشق بازی
نہین ہی نقل ہی کہ جب آپ دہلی مین تشریف لیگئے تو غیاث الدین بلبن بادشاہ کو
حضرت سے نہایت اعتقاد ہوا اور مرید ہوا اور ہر روز زیارت کو حاضر ہوتا ایک روز
اُسنے عرض کی کہ مین تو حضور کی زیارت سے مشرف ہوتا ہون لیکن مستورات اس نعمت
سے محروم ہین اگر یہان حاضر ہون تو شاید خلاف مزاج حضور کے ہو اگر حضور قدم رنجہ
فرما کر ایکبار اپنے دیدار فیض انوار سے اُن لوگون کو مشرف فرمادین تو وہ لوگ بھی اپنے
مقصد کو پہونچین حضرت نے وعدہ کیا اور بعد نماز جمعہ قلعہ شاہی کو تشریف لیگئے بادشاہ

استقبال کرکے محل مین لیگیا تمام بیگمات شاہی آتی گئین اور قدمبوسی سے مشرف ہوتی گئین آپنے آنکھین نیچی کر رکھی تھین کسی کی جانب کو نہ دیکھا اس مین بادشاہ کی دختر ناہیرہ بانو نامی آئین آپنے فوراً سر بالا کرکے آنکی طرف دیکھا اور پھر نظر اوٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر آپ ہانسی اپنے حرمگاہ کو تشریف لیگئے بادشاہ کو یہ خیال گذرا کہ حضرت نے جو دوبار دختر کیطرف دیکھا شاید منظور نظر ہی فوراً وزیر کو بلا کر کہا کہ اسیوقت حضرت کی خدمت مین جا اور ہماری آداب عرض کر اور یہ کہ کہ لونڈی حضور کی خدمت کیواسطے حاضر ہی حضور قبول فرمائین وزیر گیا اور آپسے جاکر عرض کی کہ بادشاہ نے آداب عرض کیا ہی اور یہ کہا ہی کہ میری آرزو یہ ہی کہ میری دختر کو حضور کنیزی مین قبول فرمائین آپنے تبسم کیا اور فرمایا کہ مین بھی مجبور ہون کہ حکم اسی طرح ہی گو مینے عذر کیا کہ تعلقات سے محفوظ رہونگی مگر کوئی عذر پذیر نہوا اور حکم ہوا کہ ہم تیرا نکاح اس دختر کے ساتھ کرینگے چنانچہ جسوقت وہ روبرو آئی حکم ہوا کہ آنکھ اوٹھا کر دیکھ ہم نے دو مرتبہ دیکھا بادشاہ سے کہدو کہ بحکم خداوند تعالی ہمکو منظور ہی وزیر رخصت ہوا اور بادشاہ سے جاکر یہ ماجرا بیان کیا بادشاہ بہت خوش ہوا اور سجدۂ شکر ادا کیا اور سامان شادی فراہم کرکے ایک روز اوس ناہیرہ صفت کو آفتاب عالمتاب کے ساتھ منعقد کیا اور اسباب شاہانہ جہیز مین دیا جب شاہزادی مع سامان شاہی اور صدہا کنیز کے دولتخانہ حضور مین تشریف لائی آپ شب کو گھر مین تشریف لائے اور دیکھا کہ شاہزادی چھپر کھٹ طلائی پر آرام کرتی ہے اور تمام مکان سامان نقرہ و طلائی سے پر ہی آپ حیرت مین رہے اور مصلا ایک گوشہ مین بچھا کر عبادت مین مصروف ہوئے بی بی صاحبہ جو یہ دیکھا چھپر کھٹ سے اوتر کر حضرت کے روبرو دست بستہ استادہ رہین صبح کو آپ نماز سے فارغ ہوکر باہر تشریف لیگئے جب شام ہوئی روز اول کی طرح پھر عبادت مین مصروف ہوئے اسی طرح تین روز تک یہی صورت رہی چوتھے روز بی بی صاحبہ نے عرض کی کہ لونڈی سے کیا قصور ہوا ہی کہ حضور کوئی خدمت نہین لیتے ہین اور نہ ہمکلام ہوتے ہین آپنے فرمایا کہ بی بی رضامندی فقیر رضای حق سبحانہ تعالی مین ہے اگر رضامندی حق کی چاہتی ہو تو دنیا کو ترک کرو

کہ یہ دشمن خدا ہی اور دشمن فقیر اور تم ہماری اور خداوند تعالی کے دشمن سے محبت رکھتی ہو پھر
کیونکر تم سے موانست ہو اس تمام مال ومتاع دنیوی کو راہ خدا مین ایثار کرو اور لباس فقرانہ
پہنو اور اسکو دشمن سمجھو کیونکہ دشمن کو کوئی بھی پاس رکھتا ہی اسوقت ہم تم سے محبت کرینگے
بی بی نے جو یہ مقال زبان مبارک سے سنا فی الفور تمام مال ومتاع راہ خدا مین تصدق کیا
حالانکہ پارچہ جسم بھی اتار کر دے دیے اور حضرت کی چادر سے ستر پوشیدہ کیا آپ اسوقت
باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کوئی ہمت رکھتا ہی کہ ایک جوڑا پلاس کالا دے اور ہماری ایلخانہ کو دے
ہمارے پاس اسوقت کچھ نہین ہی شیخ محمود موئنہ دوز اوٹھے اور ایک جوڑا پلاس کالا لائے آپ نے
فرمایا کہ اسکو نیل مین رنگ کراؤ وہ رنگا لائے آپنے ایک ازار اور کرتہ اور چادر اسمین سے
قطع کر کے بی بی صاحبہ کو دی اس نوبادہ گلستان سلطنت نے اس جامہ کو پہنا اور کچھ
خیال نکیا **نظم** یار و یہ مقام غور کا ہی + دیکھو اسے کہتے ہین عنایت + حق نے جو کیا
کرم تو اک بار + اک لمحہ مین بدلی انکی عادت + وہ ہند کے بادشاہ کی بیٹی + اور اوسکی
ہووے ایسی صورت + ریشم سے بدن ہو جسکا منقوش + وہ پہنے پلاس نیل رنگت
جس گل کو ہوا سے بھی خلل ہو + اب اسکو نہ دھوپ سے ہو نفرت + اچھون کا یہ مرتبہ ہی کچھو
دنیا سے نہین ہی انکو الفت + واقع مین یہ دشمن خداوند + ہی سخت بلا و رنج و آفت
دیتا ہی جنھین خدا یہان ہوش + بھیجے ہین سدا وہ اسپہ لعنت + دونون کا شعبدہ یہ دنیا
ہرگز نہین اسکی کچھ حقیقت + یارو اسے ترک دل سے کردو + ہرگز نکرو تم اس سے رغبت
اچھون نے اسے منھ لگایا + دانا کو رہی ہو اس سے نفرت + بادشہ کو یہ خبر پہونچی کہ اسطرح
شاہزادی نے سب مال ومتاع ایثار کیا اس سے دو چند پھر بھیجا حضرت بی بی نے
اس سب کو بھی اسی وقت خیرات کیا تیسری بار بادشاہ نے پھر بھیجا اسی طرح وہ بھی
تصدق کیا اور کچھ نہ رکھا البتہ منجملہ تین سو کنیز کے جب انکی نوبت آئی تو حضرت بی بی نے
حضرت سے عرض کی کہ انمین سے دو ایک کنیز جو لائق خدمت ہون انکو رہنے دیجئے اور

باقی کو رخصت دیکے حضرت زوجہ و کنیز ایک تارہ نامی دوسری شکر انکو رکھ لیا پھر حضرت سے بی بی نے
عرض کی کہ حضرت اب یہان رہنا مناسب نہین ہی بادشاہ ہر بار ایسی ہی تکلیف دیگا اس سے
یہ بہتر ہے کہ کسی اور ملک کو تشریف لیچلیے کیونکہ جب مین فقر و فاقہ سے بسر کرون اور باپ میرا
بادشاہ دہلی ہو وہ کب روا رکھے گا کہ مجھ اس حال مین دیکھ سکے اس سے بہتر ہی کہ ایسی جگہ
چلین جہان اسکو ہمارے حال سے مطلق خبر نہو حضرت نے یہ بات پسند فرمائی اور دہلی سے خفیہ
طور پر روانہ پاک پٹن کے ہوئے اور اپنی جگہ پر اپنے بھائی نجیب الدین متوکل کو کہ آپکے
خلیفہ تھے ارشاد خلق کے واسطے چھوڑا حضرت بی بی صاحبہ سے چھہ فرزند اور تین دختر تولد
ہوئین اور انسے اولاد کثیر عالم مین ہوئین اور چھوٹے صاحبزادہ شیخ عبداللہ کو مفسدون نے
ایام خردسالی مین شہید کیا اور وہ عبداللہ بیابانی مشہور ہین اور مزار انکا قریب روضہ منورہ
کے ہی شہادت آپکی جسطرح ہوئی ہی سب پر روشن ہی اول صاحبزادہ بدرالدین سلیمان اور
انسے چھہ فرزند اور پانچ دختر تولد ہوئی اور جانشین حضرت کی ہوئی مزار انکا قریب مزار حضرت کے
پہلو مین ہی دوسرے شیخ شہاب الدین گنج علم کہ انکے پانچ فرزند تھی مرقد انکا
بھی قریب روضہ کی ہی تیسرے شیخ نظام الدین شہید کہ انسے دو فرزند ہوئے انکا مرقد تہور
ہی چوتھے شیخ یعقوب قدر انکا معلوم نہین کہتی ہین کہ وہ رجال الغیب مین داخل ہوئے انکی
بھی دو فرزند تھی پانچوین شیخ عبداللہ شہید کہ ذکر اونکا اوپر گذرا چھٹے شیخ نصیرالدین
کہ شکم بی بی تارہ سے اور بعضے کہتی ہین کہ متبنّٰی تھی انسے چھہ فرزند ہوئے اور بعضے کہتی ہین
کہ بی بی کلثوم کے ہمراہ آئی تھی واللہ اعلم بالصواب مرقد انکا موضع جاولیانہ مین ہی اور مزار
آپکی والدہ کا اور آپکی بھائی اعز الدین محمود کا وہان ہی جہان آپ کوئین مین لٹکے تھی اور چلہ
کھینچا تھا اور اولاد و امجاد آپکی تمام عالم مین سکونت رکھتی ہین اور دہلی اور دکھن اور
گجرات اور لاہور مین رہتے ہین اور اسماے دختران کی اسطرح ہین اول بی بی فاطمہ
دوسری بی بی شریفہ تیسری بی بی مستورہ بی بی فاطمہ کہ شیخ بدرالدین اسحاق کو منسوب ہوئین

اُنسے خواجہ محمد اور خواجہ موسے سے تولد ہوئے اور اُنسے بھی اولاد بہت ہی اور بی بی شریفہ جوانی
مین بیوہ ہوئین اُنسے اولاد نہین ہی اور بی بی مستورہ شیخ عمر صوفی کے ساتھ منسوب ہوئی تھین
اُنسے ایک فرزند شیخ محمد تولد ہوا اُنسے بھی اولاد چلی اور بی بی شریفہ کی نسبت حضرت فرمایا
کرتے کہ اگر عورت کو خلافت ہوتی تو مین شریفہ کو اپنا خلیفہ کرتا نقل ہی کہ تعداد خلفای حضرت
کی سوا ذات باری کے کسیکو معلوم نہین چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ ستر ہزار خلیفہ تھی اور ملفوظات
مسمی بہ جواہر فریدی مین پچاس ہزار خلیفہ لکھے ہین اس تفصیل سے کہ دس ہزار خلیفہ اوپر
زمین کے سترہ ہزار دریا مین اور سات ہزار کوہ قاف مین اور پانسو اور جبل اور دو ہوا
مین اور چار سو آسمان چہارم پر اور چودہ ہزار آسمان ہفتم پر اور نو سو غیب مین کہ سوائے
خدا کے کوئی واقف نہین اور ان چودہ ہزار سے کہ زمین پر ہین جو بیس آدمی ایسے ہین کہ
اُنمین اور حضرت مین کچھ فرق نہین ہی اور وہ یہ ہین خواجہ علی احمد صابر شیخ نظام الدین
اولیا شیخ جمال قطب عالم ہانسوی خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیخ بدرالدین ملتان شیخ
شہاب الدین گنج علم شیخ نظام الدین شہید شیخ یعقوب شیخ نصر اللہ فرزندان حضرت مولانا
بدرالدین اسحاق شیخ دہار و شیخ زین الدین دمشقی شیخ علی شکر ریز شیخ علی شکر بار شیخ
محمد سراج شیخ دنبی شیخ دریا شیخ جمال عاشقان کامل شیخ نجیب الدین متوکل ابو حفص شیخ
عارف شیخ زکریا سندھی شیخ صدرالدین دیوانہ مولانا داؤد پالی شیخ جلال الدین شیخ
رکن الدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل ہی کہ آخر عمر مین استغراق کمال ہوگیا تھا چنانچہ مکرر نماز
پڑھا کرتے واقعہ ۶۶۸ ہجری مین اپنی مرکز کو تشریف لیگئی اور پانسو ستر ہوا پانچوین محرم روز سہ شنبہ
کو رحلت فرمائی چنانچہ تاریخ اس واقعہ کی الہام ربانی سے مخدوم واصل ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان حضرت علاء الدین مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم صاحب صاحب جلال و کمال تھی اور بے انتہا کرامت آپکی ظاہر ہوئین
قطب الاقطاب اور عالی درجات تھی حضرت کا حال عالم مین اظہر من الشمس ہے حاجت

شرح نہین خرقہ خلافت کا حضرت قطب الموحدین شکر گنج سے لایا اور آپ خلیفہ خاص تھے آپنے اپنے پیر کی خدمت بہت کی تھی اور حضرت شکر گنج کی عنایت آپکے حال پر کمال تھی بلکہ حضرت قطب الموحدین فرمایا کرتے تھے کہ علم ظاہری اور باطنی میرا علی احمد لیگیا اور فرماتے کہ علم سینہ شیخ نظام الدین لیگیا اور علم دل علی احمد لیگیا نقل ہے کہ آپ صاحب زہد وتقوی تھے اور عزلت اور ذکر سے خوش تھے اور حب توحید اور رضا و ولایت اور صاحب ذوق اور سماع سے بہت ذوق رکھتے تھے اور جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا وہی ہوتا تھا اور جذبہ الٰہی نہایت تھا اور راگ اکثر سنا کرتے تھے چنانچہ کہتے ہین کہ عین ذوق سماع مین آپنے رحلت فرمائی اور دنیا اور اہل دنیا سے ہرگز متوجہ نہوتے اور صحبت خلق سے نفرت فرماتے بلکہ بھاگتے اور ہمیشہ یاد خداوند تعالی مین مصروف رہتے تھے نقل ہے کہ اوائل مین حضرت کا یہ حال تھا کہ بموجب حکم حضرت قطب الموحدین کے خدمت قسمت لنگر کی آپکو تفویض تھی اور بارہ برس تک اس خدمت پر مامور رہے مگر کبھی اسمین سے نہ کھایا ایک روز حضرت خواجہ نے کشف باطنی سے دریافت فرماکر پوچھا کہ علی احمد تم جو کھانا تقسیم کرتے ہو اسمین سے کچھ تم بھی تناول کرتے ہو آپنے عرض کیا کہ بلا اجازت حضرت کی کیونکر تناول کرتا میری کیا طاقت تھی حضرت نے فرمایا کہ شیخ علاؤالدین علی احمد میرا صابر ہے اس روز سے صابری کا خطاب مشہور ہوا اور کمال محبت سے آپنے شفقت فرمائی اور روز بروز توجہ زیادہ ہوتی گئی یہان تک کے عظام اولیا سے ہوئے اور آپکو استغراق بہت رہتا تھا حتی کہ مہینے مہینے تک کھانے پینے کی بھی خبر نرہتی تھی اور دوسرا آدمی آپکو ہوش مین لاتا تھا جب تماتنا وا ہوتی تھی اور بسبب استغراق کے آپکو جلال از حد تھا بڑے رتبہ کے اولیا خاندان چشت مین ہوئے نقل ہے کہ جب حضرت کو خلافت ملی تو پیر ومرشد نے فرمایا کہ تم جاؤ لاہور دہلی مین رہو وہ ولایت تمہارے زیر فرمان ہوئی اور اسم اعظم کہ پیران عظام سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا تعلیم ہوا بوقت رخصت کے حضرت پیر ومرشد نے فرمایا کہ بابا علاؤالدین پہلے بھائی شیخ جمال ہانسوی کی پاس جانا وہ تمہاری سند درست کر دینگے اور بموجب صلاح شیخ جمال کی کاربند ہونا اور آپکا یہ دستور تھا کہ جس

سند خلافت دیتے یا کسی ولایت پر مقرر فرماتے اول شیخ جمال ہانسوی کے پاس واسطے
درستی مثل کے روانہ کرتے اور شیخ مہر اپنی اوس سند پر کر دیا کرتے چنانچہ صحیح مشہور ہی کہ حضرت
شیخ جمال ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دفتر کل اہل اللہ کا ہی جب تک کہ اُنکے دفتر مین
نام درج نہین ہوتا ہی جب تک رتبہ ولایت کا نہین ملتا ہی اور جس کسیکو رتبہ ملتا ہی
اُسکا نام حضرت کے دفتر مین لکھا جاتا ہی غرض حضرت مخدوم صاحب چنڈول پر سوار ہوکر ہانسی تمین
آئے اور اسیطرح حضرت شیخ کی محفل مین تشریف لے گئے اور عین فرش تک سوار رہے یہ ادا
شیخ کی پسند نہ آئی لیکن مرشد کے مرسلہ اور رشتہ دار بھی تھے بہت تعظیم سے پیش آئے
اور صدر مین صدر آرائے معرفت کو بٹھایا اور حضرت پیر و مرشد کے حالات کا استفسار کیا
اسمین وقت مغرب قریب آگیا نماز پڑھکر بیٹھے حضرت قطب الاخیار نے مثل نکالکر شیخ صاحب
کے روبرو رکھدی اور عرض کیا کہ اسپر اپنی مہر کر دیجئے شیخ صاحب نے فرمایا کہ ذرا توقف کیجئے
ایسی کیا جلدی ہی روشنی آجانے دیجئے یہ کہتا تھا کہ حضرت نے اپنی انگشت کی طرف دیکھا فوراً مانند
مشعل کے روشن ہوگئی اور فرمایا کہ روشنی موجود ہی شیخ صاحب نے جو یہ کیفیت دیکھی تامل کیا اور کہا
کہ مثل کہان ہی حضرت نے مثل حضرت شیخ کے ہاتھ مین دی آپنے اوسکو چاک کر ڈالا اور کہا
دہلی تو آپکو ایکدم کی بھی نہین ہی ایک نظر مین خراب ہوجاویگی حضرت مخدوم مین یہ حال دیکھکر
فرمایا کہ اے شیخ تو نے مثل میری چاک کر ڈالی مین نے تیرا سلسلہ چاک کر دیا حضرت شیخ
نے دریافت کیا کہ اوپر سے یا نیچے سے آپنے فرمایا کہ نیچے سے اور وہان سے رخصت ہوکر
حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سب ماجرا بیان کیا حضرت قطب الموحدین
نے فرمایا کہ بابا علاء الدین جمال کے بچے کو فرید سی سکتا نہین ہے مگر ولایت پیران کلیر
تمھارے زیر فرمان کی اس ولایت کو اپنے نور معرفت سے منور کرو آپ وہان تشریف لائے
اور شہر پیران کلیر مین داخل ہوئے تو آپنے دیکھا کہ علما و فضلا و مشائخ اسقدر ہین کہ چار سو
چنڈول لٹکاتا ہی اور سبو زجمعہ اسقدر مشائخ اور بزرگ جامع مسجد مین جمع ہوتے تھے اور مجمع

میں شہر تھے جب حضرت اتمام ہے تھی مخدوم کو باہر مسجد کے جگہ ملتی تھی اور وہان کے لوگ حضرت کی کچھ تعظیم نکرتے تھے
بلکہ حقارت کیا کرتے تھے یہ تمام حال لکھ بھیجا حضرت کو کہا کہ حضرت نے مجکو وہ ملک عنایت
کیا ہے کہ جہاں نماز کو بھی جگہ نہیں ملتی ہے اور کوئی پرسان حال نہیں اور بلا اجازت کوئی
امر نہیں کر سکتا ہوں اب جیسا حکم ہو اسکی تعمیل کیجاوے حضرت قطب الموحدین نے
اسکے جواب میں لکھا کہ وہ ولایت تمہارے متعلق ہے تمکو اختیار ہے جسطرح خاطر چاہے
وہ کرو آپ اس جواب کو دیکھکر خوش ہوئے دوسرے جمعہ کو جو آپ نماز کو واسطے تشریف
لیگئے تو پہلے سے بھی زیادہ تر دور بیٹھنا نصیب ہوا اور مسجد میں نعلینوں پر آپکو جگہ ملی
جب امام سجدہ میں گیا تو آپنے فرمایا کہ اے مسجد تو سجدہ کیوں نہیں کرتی ہے یہ کہنا کہ تمام
مسجد گر پڑی اور جسقدر آدمی تھے سب دبگئے اور جو صحن مسجد میں تھے وہ بھاگنے لگے
تو آپنے دیواروں کی طرف ارشاد فرمایا کہ خبردار نہیں ہے کوئی جانے نپائے جب دیوارین
فی الفور گرین اور کل جو وہان تھے اسمین دبکر مر گئے اسمین تمام شہر کے ہو گئے تھے پھر آپنے
شہر کی جانب دیکھا آگ لگ گئی پھر اکثر آدمی شہر کے معتقد ہو گئے اور ایسا بھی سنا ہے
ایک عورت ضعیفہ کہ آپکی معتقدہ تھی اوسکا لڑکا بھی اس مسجد میں دبگیا تھا وہ حاضر ہوئی
اور عرض کیا کہ حضور کنیز کا لڑکا بھی اس مسجد میں آگیا ہے آپنے فرمایا کہ جو آدمی تیرے نظر
پڑے اسکی ٹانگ پکڑ کر کھینچے اسنے ایسا ہی کیا آخر اوسکا بیٹا نکلا اور وہ زندہ ہوا بعد
اس واقعہ کے کچھ لوگ تو مطیع ہوئے اور اعتقاد لائے اور باقی اجل گرفتہ اسیطرح بد اعتقاد رہے
آخر اوسی سال میں وبائے طاعون شروع ہوئی اور تمام شہر میں کوئی زندہ نرہا اور وہ شہر
بالکل ویران ہو گیا چنانچہ اب تک آباد نہیں ہوا اور بعد اسکے آپ کی طبیعت میں
استغراق بڑھ گیا اور ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوئے اور کوئی انسان آپکے
روبرو جا نسکتا تھا دشت میں پھرا کرتے تھے اور جسطرف آنکھ اوٹھا کر دیکھتے فوراً آگ
لگ جاتی اور وحوش و طیور آپکی خدمت میں رہا کرتے اور دروازہ پر شیر پڑے رہتے اور جاروب

چنانچہ بروز پنجشنبہ شہر آگرا تبک جا بر وبڑ گا بن دیتا ہی جب یہ خبر حضرت شکر گنج کو ہوئی آپنے
فرمایا کہ صابر کو اختیار ہی یہ ولایت اُسکے تصرف مین تھی جو چاہا کیا مختار ہی نقل ہی کہ پھر
آپ شاخ درخت کو لیکر کھڑے ہوگئے بارہ برس تک کھڑے رہے اور یہ خبر حضرت
قطب الموحدین کو پہونچی آپنے اپنے اصحاب سے ارشاد کیا کہ جو کوئی صابر کو بٹھادے اُسکو جو مانگے
وہ انعام ملے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی نے التماس کیا کہ فدوی جاکر بٹھادیگا چنانچہ
آپ تشریف لیگئے اور حضرت کے عقب مین جھگڑنا شروع کیا آپنے آنکھیں کھولدین اور
بیٹھ گئے اور مخاطب ہوکر فرمایا کہ اور کہ حضرت ترک پانی پتی نے عرض کیا کہ اگر مجکو خدمت
رہنے کا حکم ہو تو عرض کرون آپنے فرمایا کہ اچھا رہا کر لیکن ہمارے روبرو کبھی نہ آنا عقب سے
آیا کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوتا کہ پانی وضو کو یا کھانے کو لایا کرتے تو عقب سے لایا کرتے اور
آپکو کمال درجہ استغراق رہتا اور خلیفہ شمس الدین کھانے کے واسطے وقت افطار
لیجاتے تو آپ یہ فرماتے کہ خدا کھانے پینے سے پاک ہی اور پھر فرماتے ہان ہان لاؤ خدا ہی کا
آدمی ہی نقل ہی کہ بعد رحلت آپکے کمال جلال تھا کہ پرند روضہ منورہ پر اوڑکر نجاتے تھے
چنانچہ آجتک یہ بات ہی اور مجاور بھی دور دور رہتے جب انکو بشارت ہوتی اُسوقت آیا
کرتے چنانچہ آپکی لحد کا پتہ بھی جاتا رہا تھا ایک ہندو نے قریب مزار اقدس ایک مندر بنایا
ایک روز اُسنے دیکھا کہ آپکی تربت پر جانور طواف کر رہے ہین اور شیر جاروب کشی دُم سے کر رہا ہے
یہ بات دیکھکر اُسکو حسد آیا کہ ہمارے دیوتا کو یہ بات حاصل نہین اور ایک فقیر کی قبر کو یہ شرف
حاصل ہی آخر اُس کافر نے از روی حسد کے مزار شریف کو کھودنا شروع کیا مزار اقدس سے
ایک ہاتھ نکلا وہ کافر مرگیا شب کو آپنے مجاورون کو بشارت دی کہ قریب مزار کے ایک
سگ پڑا ہی اُسکو دور پھینک دو صبح کو مجاورون نے دیکھا تو واقعی بصورت سگ وہ
سور پڑا ہے وہان سے دور اُسکو پھینکدیا آخر بادشاہ جہانگیر نے اجازت سے آپکی گنبد شریف
آپکا پختہ بنایا بلکہ اپنا بھی مدفن وہین بنایا نقل ہی کہ واقعہ تیرھوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری کو

مین حالت سماع اور وجد مین داخل بحق ہوئے تاریخ حضرت کی بجان گنج شکر پائی ہے

بیان حضرت مخدوم شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہ

حضرت جمیع اوصاف کے ساتھ موصوف تھے کرامت کوئی آپ کا ثانی نہ تھا اور ریاضت ریاضت آپکی مشہور ہے آپ سید تھے حالات آپکا اظہر من الشمس ہین حاجت بیان کی نہین رکھتے ہین تمام کتب تواریخ مین حالات آپکے موجود ہین آپنے قطب السالکین حضرت علاء الدین علی احمد صابر سے خرقہ فقر وارادت کا پایا اور حضرت شیخ بدر الدین شکر گنج سے بھی حاصل کیا اور آپکے نام پاک مین ایسی برکت ہے کہ جو کوئی وقت مشکل سخت کے آپ کا نام لاکھ بار تنہا پڑھے یا جلسے پڑھواوے اور یا شمس الدین ترک کہو انشاء اللہ تعالی لاکھ پر نوبت نہ پہونچیگی کہ کام اوس شخص کا فورا ہو جاویگا اور بار ہا امتحان کیا ہے خصوصا معاش کے حق مین بہت جلد موثر ہے اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ بندہ بیس ہزار بار تک نوبت نہین پہونچی کہ وہ کام سی وقت ہوگیا اب بندہ اجازت عام دیتا ہے کہ جسکا جی چاہے وہ اس عمل مجرب کو کرے لیکن کہ باوضو اور صدق دل سے محبت کے ساتھ پڑھے اور درگاہ خدا مین آپ کا وسیلہ جمیلہ درمیان مین لاوے اور نیاز آپکی نان تنکی اور حلوا ہے جسقدر کہ میسر آوے اور مولف کتاب ہذا کے قبیلہ مین اسکا رواج بہت ہے نقل ہے کہ آپ ولایت ترکستان سے عشق خدا مین رہنما کو ڈھونڈھتے ہوئے حضرت شکر گنج کی خدمت مین پہونچے اور خلافت حاصل کرکے پھر حکم سے حضرت مخدوم کی خدمت مین آئے بیان گیارہ برس تک پیر ومرشد کو وضو کرایا اور ریاضت شاقہ اختیار کی حضرت نے فرمایا کہ شمس الدین تو میرا فرزند ہے کہ مین نے خدا سے چاہا تھا کہ ایک فرزند دے کہ جس سے یہ سلسلہ عظام جاری رہے چنانچہ تجکو عنایت کیا پھر ان سے خلافت حاصل کرکے اور اسم اعظم کہ سینہ بسینہ پیران عظام سے چلا آتا ہے یاد کیا اور آپکو حکم ہوا کہ نوکری کرو چنانچہ سلطان غیاث الدین بلبن کی نوکری اختیار کی اور سامان سپاہیانہ جمع کیا لیکن آپ کو کسی شے سے تعلق نتھا ہر وقت یاد الہی مین مصروف رہتے تھے نقل ہے کہ سلطان ایک

قلعہ کے گرد پڑا تھا اور وہ فتح نہوتا تھا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ بادرچیخانہ مین ایک سقہ ملازم تھا رات کو آندھی چلی اور تمام لشکر کے خیمہ کے چراغ گل ہو گئے مگر حضرت کے خیمہ کا چراغ اوسیطرح روشن رہا وہ سقہ بھی خانہ کے واسطے آگ ڈھونڈھتا تھا اسکی نگاہ آپکے خیمہ پر پڑی قریب گیا آپنے فرمایا کہ ادہر آگ اسمین لیجا وہ چراغ سے روشن کر کے باورچیخانہ مین پہونچا آیا لیکن اوسکو یہ خیال رہا کہ تمام لشکر مین تو چراغ گل ہو گئے تھے اوس سپاہی کا چراغ کسطرح روشن تھا آخر صبح کو اوس خیمہ کی طرف گیا اُسکے قریب تالاب تھا آپکو دیکھا کہ کنارے تالاب کے وضو کر رہے ہین جب وہان سے اُٹھے تو یہ سقہ بھی وہین بیٹھکر منھ ہاتھ دھونے لگا تو معلوم ہوا کہ تمام تالاب تو برف سے جمگیا ہے اور صرف اتنی جگہ برف نہیں ہے اور وہان پانی گرم ہے یہ کرامت معائنہ کر کے اُسنے بادشاہ کی امرا سے بیان کیا آخر نوبت بادشاہ تک پہونچی بادشاہ خود حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے احترام کیا اور بادشاہ کی خاطر کی اور اول تو انکار کیا پھر بادشاہ کی درخواست کے بموجب فرمایا کہ سوقت حملہ کرو فتح پاؤگے چنانچہ ایسا ہی ہوا دوسرے روز بادشاہ نے پھر حاضر ہونا چاہا آپنے بطور باطن کے دریافت کر کے لینے سے انکار فرمایا کہ جا فلانی بیوہ کو اتنی بہادری کہ اسکی دختر کی شادی ہونے والی ہے چنانچہ وہ گھوڑا اُس بیوہ کے پاس چلا گیا اور غیب سے آواز اُسکو آئی کہ اسکو فروخت کر کے کام مین لا آپنے ایسا ہی کیا اور تمام اسباب اپنے فقرا کو تقسیم کر دیا آپنے صرف دلق پہنکر وہان سے راہ لی اور حضرت کی خدمت مین پہونچکر وہان سے پانی پت کی رخصت لی اور اوس ولایت کو نور باطن سے روشن کیا

نقل ہے جب آپ پانی پت مین تشریف لائے تو مخدوم شیخ شرف الدین بو علی قلندر قدس اللہ سرہ کے پاس ایک پیالہ شیر حلیب کا بھیجا آپنے تبسم کر کے ایک پھول اسمین ڈالدیا لوگون نے عرض کیا کہ حضرت یہ کیا اسرار ہے آپنے فرمایا کہ مین سے بھائی بو علی قلندر کی پاس پیالہ شیر اسواسطے بھیجا تھا کہ یہ ولایت تمام مجکو عنایت ہوئی ہے آپنے اسمین پھول ڈالدیا

یعنی میری ذات کو آپکی ولایت سے کچھ تعلق نہین ہے جسطرح دو دہ مین پہول ہے اسیطرح مین
مین اس ولایت مین ہون پھر حضرت نے وہان [illegible] مین سکونت اختیار کی اور شاہ
بوعلی قلندر سے محبت نہایت روز بروز زیادہ [illegible] گئی اور اکثر ملاقات ہواکرتی نقل ہے
کہ حضرت بوعلی شاہ قلندر قدیم سے پانی پت کے رہنے والے تھے اور علم کامل رکھتے تھے تمام
چنانچہ منار دہلی کے قریب برسون تک وعظ کہا پھر بعدہ جذبۂ الٰہی نے جلوہ دکھایا
کتب دریا مین پھینکدین اور وہان سے حضرت قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ
سے خلافت حاصل کر کے پھر پانی مین آئے نسب آپکا حضرت امام اعظم کوفی سے ملتا ہے
اور آپکی تصنیف بہت ہی چنانچہ مکتوب نادرا در دیوان عجیب مثنوی غریب موجود ہین آپکی
نیاز گوشت اور وہی جسکو سہ منی کہتے ہین اور نان تنکی ہی جسقدر میسر آوے کر کر خورا
وہ کام ہوجاوے نقل ہی کہ ایک روز خادم حضرت شمس الدین ترک کا کسی کام کروا سطے
جاتا تھا اور حضرت بوعلی شاہ قلندر بصورت شیر وہان بیٹھے تھے مریدنے یہ حال
دیکھکر حضرت سے آکر عرض کیا آپنے کہلا بھیجا کہ شیر کو جنگل چاہیے اسیوقت آپ وہان
سے اوٹھکر پاگھوڈی کو تشریف لیگئے اب تک وہ جگہ زیارت گاہ خلایق ہے پھر وہان سے
بھی قصبہ کرنال کو تشریف لیگئے اور اکثر بودہ کھیڑہ مین سکونت رکھتے تھے اور سترھوین
شہر رمضان سنہ ہجری کو حضرت بوعلی شاہ قلندر واصل بحق ہوئے مدفن آپ کا
کرنال مین ہی اور پھر لوگ پانی پت مین آپکی نعش مبارک کو لائے غرض وہان بھی اور بودہ کھیڑہ مین بھی
آپکا مزار موجود ہی جہان آپکا نقش قدم ہے وہ جگہ سجدہ گاہ عالم ہے چنانچہ کسی نے کہا ہے شعر
ہر زمین کہ نشان کف پائے تو بود ۔ سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود ۔ اور کہینے یا خرقت
ابدال آپکی تاریخ کہی ہے و درست اکبر بھی تاریخ ہے نقل ہے کہ جب آپ ترکستان مین پہنچے تو ایک سید
بحث ہوگئی کہ جو تنور آتشین سے سالم نکلے وہ سید ہی چنانچہ آپکو دیدیئے اور سالم رہے
اور اوسکو دور سے آگ نے جلاتا غرض چنانچہ آخر آپنے ہاتھ پھیرا اسکو آرام ہوا اس شہرت سے

آپ طرف ہند کے چلے نقل ہے مولف کتاب ہذا سے شیخ یوسف بیان کرتا ہی کہ ایک روز کامل باغ مین جو باولی ہی وہان یہ آیکے کو کیا تھا شب کو جو رہنے کا اتفاق ہوا تو کیا دیکھا کہ متصل دیوار مسجد کے ہزارہا شیطان بصورت طفل روسیاہ کھڑے ہین خوف کے مارے آنکھین بند کر لین جب آنکھین کھولین تو وہی تو وہی تماشا دیکھا پھر آنکھ کھولکر دیکھا تو خوک اور خرس معلوم ہونے لگے اور اوسکی طرف حملا کرنیلگے اس شخص نے گھبراکر کہا کہ یا شیخ شمس الدین ترک وقت مدد ہی آپ سرم دستگیری فرمایئے اسمین کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہی اور کہتا ہی کہ اے شیخ یوسف ادھر آ مجکو اسوقت کمال رنج ہوا کہ اب یہ شخص مجکو قتل کے واسطے بلاتا ہی اور ان شیاطین کا مالک ہی یہ سمجھکر آہستہ آہستہ گیا جب روبرو پہونچا تو مجکو شخص نورانی صورت نظر آیا اسوقت یہ خیال کیا کہ یہ تو کوئی بزرگ ہین اسمین شیخ یوسف نے آواز دی کہ یا حضرت یہ شیاطین آنے نہین دیتے ہین آپنے فرمایا کہ دور ہوے ناپاکان اور پھر اس سر حد مین نہ رہنا اور دروازہ باغ تک آنکو نکالا پھر آپسے عرض کی کہ یا حضرت آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ شمس الدین ترک جسکو تونے یاد کیا تھا اور فرمایا کہ شہر کو فلان راہ سے جانا اتفاق سے جس راہ کو ناقص کہا تھا اوسی راہ کو جانا ہوا راستہ مین وہ شیاطین پھر ملے پھر مین نے عرض کی کہ خواجہ شمس الدین ترک دستگیری کیجیے پھر حضرت نے آواز دی کہ اے یوسف خبردار اسوقت یوسف کہ ہوش آیا اور اب تے یانی پڑھکر منہ پر پھڑکا آخر اپنے مکان پر آیا سبحان اللہ یہ واقعہ حضرت کا سا ڈھی تین سو برس کے بعد ہوا ہی اور شیخ یوسف اب تک زندہ ہی مولف کتاب ہذا کی پیر حضرت غلام علی فرماتے ہین کہ ایک روز مین سو رہا تھا ناگاہ آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص شمشیر برہنہ لیے کھڑا ہی فوراً میرے منہ سے نکلا کہ یا شمس الدین ترک اس کہنے کے ساتھ ہی ایک ہاتھ غیب سے پیدا ہوا اور اُس موذی کو دفع کیا مین واسطے زیارت کے درگاہ شریف پر گیا ایک ہاتھ اُس قبر مین سے نکلا اور ناخن ہاتھ کے ایسے روشن تھے کہ جس مین سے تمام وقت

پہچان لیا کہ یہ وہی ہاتھ ہے کہ جسنے دشمن کو دفع کیا تہ اور یہ قطعہ پڑھا قطعہ تہ مستانہ نگار دست اوسیت + نمودہ دست قدرت قدرہ + ید بیضا بدست اورین اے ید اللہ فوق ایدیہم ہمین است نقل ہے کہ عمدۃ الملک ... رخان جس زمانہ مین صوبہ دار آگرہ تھے اور تبدیل ہو کر کابل جاتے تھے تو راہ مین انکے تابعین سے کسینے قریب پانی پت کے ذکر حضرت کا کیا انھونے آبدیدہ ہو کر کہا کہ مزار فیض انوار اُسکا کہان ہے غرض وہان گئے اور فاتحہ پڑھا کہا کہ مین حضرت کی اولاد سے ہون چنانچہ نسب نامہ اپنا دکھلایا ولایت مین آپکی اولاد باقی ہے نقل ہے کہ دسوین ماہ جمادی الثانی سنہ ہجری کو آپنے اس جہان فانی سے ملک بقا کی طرف رحلت فرمائی تاریخ وصال شمس الحق محبوب الحق پائی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی قدس اللہ سرہ السامی

صاحب کشف وکرامت اور عالی درجات تھے علم ظاہری اور باطنی کا کمال تھا اول نام آپکا خواجہ محمد تھا اور جلال الدین خطاب عطا کیا ہوا پیر روشن ضمیر کا ہے اور قدیم وطن آپکا کازرون ہے نسب شریف حضرت کا شیخ عثمانی ہے اور عمر حضرت کی ایک سو ستر برس سے زیادہ تھی اور کمالات جو آپکی ذات اقدس مین تھے کسیکو حاصل نہین ہوئے اور ہرگز تحریر مین نہین آسکتے ہین شعر این چہ سخن این چہ سخندانی است + گفتہ وناگفتہ پشیمانی است + دل زکجا این این پروبال از کجا + من کیم و وصف جلال از کجا + آپنے خرقہ فقر وارادت کا حضرت مخدوم العالمین خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی سے حاصل کیا اور حضرت کے فرزند اور مرید اور خلیفہ وخدام کثرت سے تھے اور ایام طفلی سے جذبہ شوق الٰہی اور محبت خداوندی دامنگیر جان تھی اور اکثر آپ جنگل مین رہا کرتے اور ذکر خدا مین ہر وقت مشغول رہتے تھے اور آخر عمر استغراق بدرجہ کمال ہوگیا تھا چنانچہ خادم لوگ تین بار با آواز بلند حق حق حق آپکے گوش مبارک مین کہتے جب آپ ہوش مین آتے اور نماز پڑھتے اور راگ ہمیشہ سماعت فرماتے اور عرس مشائخ عظام کا اکثر کیا کرتے اور آپ جلال کمال رکھتے

اور علماء و مشائخ آپکی بزم مین [illegible] رہوتے اور فیض حاصل کرتے اور صاحب کرامت اور مستجاب الدعوات تھے جو کچھ زبان [illegible] سے نکلتا فوراً ہوتا چنانچہ خلفا آپکے اکثر صاحب جذب اور قطب وقت تھے اور آپ [illegible] ایک لمحہ مین مہو پنچ جاتے اور اُسی وقت تشریف لے آتے چنانچہ اکثر نماز جمعہ کی آپ بیت اللہ شریف مین پڑھا کرتے اور کتاب بے نظیر عالم گیر بہ تراداالا ہرار تصنیف حضرت سے ہے اور آپنے چالیس برس تک سیاحت فرمائی ہے اور ہمیشہ حج ادا کیے ہین اور اکثر مشائخ کرام اور اولیاے عظام سے نعمت حاصل کی ہے اور الہام زبانی سے آپ نے ارادہ ارادت پیر و مرشد کا کیا تھا وقت خلافت اسم اعظم کہ سینہ بسینہ چلا آتا تھا آپ کو عنایت ہوا اور بجاے فرزند کے آپ ہی سجادہ نشین تھے اور تصرف آپ کا یہان تک تھا کہ ایک ہزار آدمی کا کھانا ہر روز مطبخ مین پکتا تھا اور گر ہزار آدمی سے کمتر ہوتے تو خادم لوگ کوچہ و بازار سے اُسقدر آدمی فراہم کرلاتے اور آپ بھی دسترخوان پر بیٹھتے تھے لیکن کچھ اُسمین سے تناول نہ فرماتے اور انواع اطعمہ موجود ہوتا تھا اور رطباق مسی وسرپوش جو جسکے سامنے آتا وہ اوسیکو مرحمت ہوتا پھیر کر باورچیخانہ مین نہ جاتا مگر معلوم نہین کہ اسقدر رطباق وسرپوش کہان سے آتے تھے کہ ہر روز ہزارون تقسیم ہوتے تھے اور آپ کو اکثر شوق شکار کا تھا چنانچہ کبھی دس روز کے بعد کبھی پندرہ روز کے بعد آپ صحرا کو تشریف لیجاتے اور دس دس روز تک وہان شکار کرتے اور اُسیقدر کھانا غیب سے وہان بھی موجود ہوتا اور اُسی قدر آدمی دسترخوان پر موجود ہوتے تھے اور آپکے گھر مین ہر روز فاقہ رہتا تھا اور ایک دن کا غلہ بھی آپکے گھر مین حاضر نہوتا خدا جانے یہ کیا تصرف حضرت کا تھا واللہ اعلم نقل ہے کہ قطب ابدال مخدوم شیخ شرف الدین بوعلی قلندر حضرت کو ایام طفولیت سے دوست رکھتے تھے اور حضرت کی منظور نظر تھے اور بغیر دیکھنے کے آپکو تسکین نہوتی تھی جہان سنتے تھے کہ آپ تشریف لیگئے ہین وہین حضرت بوعلی قلندر پہونچتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ اپنے ہمیت بر گئے تھے حضرت

حضرت قلندر صاحب کو جو معلوم ہوا کہ آپ یکیت پر ہین سوار ہو کر وہین پہونچے آپ نے
جو دیکھا کہ مخدوم صاحب تشریف لائے ہین ایک ین غلہ تازہ بھر کر نذر کیواسطے لائے
اور وہ غلہ مخدوم نے دیکھا حضرت شاہ قلندر ان نے م فرمایا اور کہا کہ لے فرزند کیا لائے
ہو آپنے عرض کی کہ دانہ آپکے گھوڑے کے واسطے حضرت نے فرمایا کہ پہلے گھوڑے سے دریافت
کر کہ تجکو حاجت دانہ کی ہے یا نہین وہ گھوڑا آپکا گویا ہوا کہ مین ابھی دانہ کھا کر آیا ہون سیر ہون
آپ یہ گویائی اسپکی دیکھکر حیران ہوئے حضرت مخدوم بوعلی شاہ قلندر رح نے ارشاد فرمایا کہ اے
فرزند جسقدر کہ تیرے پاس دانہ ہے اُسیقدر تجکو خداوند تعالی نے اولاد امجاد عنایت کی چنانچہ
آپکو بسبب کثرت اولاد کی نوح ثانی کہتے ہین الحمد للہ کہ یہ خاکسار بھی اُسی خاندان سے ہے
نقل ہے کہ ایک روز آپ گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے تھے حضرت مخدوم عالم شیخ شرف الدین
بوعلی قلندر رح نے دیکھکر فرمایا کہ اچھا گھوڑا اور اچھا سوار ہے یہ سنتے ہی آپکو حالت طاری
ہوئی اور اسی وقت ترک دنیا کر کے سیاحت کو تشریف لیگئے آخر بعد چالیس برس کے وطن
مین آئے اور خدمت پیر روشن ضمیر سے مشرف ہو کر اس رتبہ عالیہ کو پہونچے نقل ہے کہ ایک
وقت آپ ہمراہ چند درویشون کے ہانسی کو تشریف لیگئے تھے اور اوسوقت حضرت شیخ
جمال قطب عالم حیات تھے انکو حکم ہوا کہ جلال پانی پتی آیا ہے اُس سے ملاقات کر کہ برکت
دعا اسکی سے سلسلہ تیرا جاری ہوگا آپ ابھی تک شہر کے باہر تھے کہ شیخ جمال نے ایک خادم
کو آپکی طلب مین بھیجا اُسنے درویشون سے پیغام شیخ جمال کا دیا اُنھون نے قبول کیا ایک
جگہ اسباب تمام رکھکر اور حفاظت کیواسطے حضرت کو وہان چھوڑ کر ہمراہ خادم کے ہولئے اور نزد
شیخ جمال کے آئے آپ انکو دیکھکر فرمایا کہ برادران تمہارے ہمراہ کوئی اور درویش بھی ہے اُنھون
نے کہا کہ ہان ایک جوان ہمارے ہمراہ اور ہے کہ اُسکو اسباب پر چھوڑ کر آئے ہین شیخ موصوف نے
کہا کہ ایک درویش کو بھیجکر اُس جوان کو یہان بلالو کہ میرا مطلب اُسی سے ہے اور آپ خود
پکڑ کر کھڑے رہے جب حضرت تشریف لائے تو آپنے پہچانا اور جو نشان واقعہ مین دیکھے تھے

وہ آپ مین نظر آئے نہا [illegible] بٹھایا اور کھانا کھلایا بعد تناول طعام
کے فاتحہ کو سب نے ہاتھ اوٹھایا او [illegible] حضرت شیخ جمال قطب عالم نے سبکو رخصت دی
الا حضرت سے کہا کہ آپ تشریف [illegible] نا آپ ٹھہر گئے اُسوقت حضرت شیخ
جمال نے حال شمال حضرت مخدوم [illegible] مد صابر کا اور اونکی دعا کا کہ وقت چاک
کرنے شمال کر یہ دعا کی تھی کہ ہم نے تمھاری شمال نیچے سے چاک کی اور حضرت فرید شکر گنج کا یہ
فرمانا کہ مریدان علی احمد صابر سے ایک شخص ہوگا کہ وہ پھر جمال کے سلسلہ کو جاری ہونے کی
دعا کریگا چنانچہ وہ اب ہوا اور واقعہ مین بھی آپکی صورت دکھلائی ہی یہ سب بیان کیا حضرت
مخدوم عالم نے دعا کی اور وہ دعا مقبول ہوئی کیونکہ بعد وفات شیخ کے اُنکے فرزند شیخ
نور الدین کو کہ شش ماہہ تھے حضرت نظام الدین اولیا کی خدمت مین لیگئے تھے اور آپنے خرقہ خاص
عنایت کیا تھا اور خلیفہ کیا تھا اسی واسطے بعد نام حضرت سلطان المشائخ کے نام شیخ
نور الدین کا لکھتے ہین غرض آپکی برکت اور سلطان المشائخ کی عنایت سے سلسلہ حضرت
قطب عالم کا جاری ہوا آخر حضرت مخدوم صاحب شیخ جمال سے رخصت ہوکر درویشان کی
جماعت مین شامل ہوئے اُن لوگون نے یہ حال پہلے بھی معائنہ کیا تھا بہت تعظیم سے پیش آئے
اور بھلی کا اسباب حضرت کے دوش پر رکھکر چلا کرتے تھے آیندہ اس حرکت سے باز آئے اور
بہت خدمت کیا کرتے ایک روز آپ نے فرمایا کہ اب باری ہماری ہی آج اسباب ہم لیچلینگے
درویشون نے عذر کیا آپنے نمانا آخر اسباب سر پر رکھکر چلے سبنے دیکھا کہ اسباب سر سے اونچا
جاتا ہی یہ دیکھکر حیران ہوئے اور بموجب فرمانے قطب عالم کے کہ اب تم پانی پت کو جاؤ وہان تمھارا
مقصد حاصل ہوگا آپ وطن کو تشریف لائے نقل ہی کہ ایکبار آپ مشرق کے سفر مین تھے
کہ ایک موضع مین فروکش ہوئے دیکھا تو تمام گانون کے آدمی بھاگنے پر آمادہ ہین آپنے
دریافت کیا کہ تم لوگ کیون بھاگتے ہو اُنھون نے عرض کی کہ حاکم ہم سے مال تحصیل
طلب کرتا ہے اور اب کی مرتبہ ہمارے یہان کچھ پیدا نہین ہوا اس واسطے

ہم لوگ حاکم کے خوف سے بھاگتے ہین آپنے [illegible] تو پھر تو نہ بھاگو گے
انھون نے عرض کی پھر کیون بھاگنے لگے [illegible] نے ارشاد کیا کہ پہلے
تم اپنا گانون ہمارے ہاتھ فروخت [illegible] دیا اور کاغذ پر لکھدیا شام
کو آپنے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے [illegible] جسقدر اُنکے یہان آہنی آلات
تھے سب حاضر کئے آپ نے پاچک کے بھوڑہ مین اُنپر آگ لگا دی اور بعد ادی رات کر
خفیہ طور پر آپ وہان سے تشریف لیگئے صبح کو وہ لوگ دیکھین تو تمام طلاے خالص ہو گئے
ان لوگون نے زر حاکم ادا کیا اور ابتک اُنکی اولاد مین موجود ہی اور وہ لوگ مرفہ حال ہین
نقل ہی کہ ایکبار آپ کوہستان کی سیر کرتے پھرتے تھے کہ ایک جوگی آنکھین بند کئے ہوئے
کسی کوہ مین بیٹھا دیکھا آپ اُسکے قریب گئے اُسنے آنکھین کھولکر آپ سے کہا کہ ای شخص
تیرے حال پر مجکو رحم آتا ہی جیب مین سے ایک سنگریزہ نکالکر حضرت کے حوالہ کیا اور
کہا کہ یہ سنگ پارس ہی آپنے اُسکے ہاتھ سے لیکر ایک دریا مین پھینکدیا یہ حال دیکھکر
جوگی درپے ہوا کہ ای شخص تونے مجھسے بھی کھویا اور آپ بھی نہ رکھا بہتر اسمین ہے کہ دریا
سے نکال کر میرے حوالہ کر آپنے فرمایا کہ تونے تو مجکو دیدیا تھا اب مین نے جو چاہا کیا جوگی نے
کہا کہ اسواسطے نہین دیا تھا کہ دریا مین پھینکدے اگر اپنی خیر چاہتا ہی تو سنگ پارس کو
دریا مین سے نکال آپنے تبسم فرمایا اور کہا کہ جا آپ نکال لا مگر اس شرط پر کہ اس دریا مین اور
بھی سنگ اس قسم کے بہت ہین دوسرے کو ہاتھ نہ لگانا وہ جوگی دریا مین گیا اور
دیکھا کہ جیسا وہ پتھر ہے اسی طرح کے اور بھی پتھر بہت ہین آخر جوگی نے ایک اپنا پتھر
اور ایک اور لیا اور باہر آیا حضرت نے فرمایا کہ ای جوگی مردمان خدا کے حکم مین زمین
و آسمان ہین اور پارس اُنکی نعلین کی گرد سے پیدا ہوتا ہی تمکو سنگ پارس کی حاجت
کیا ہی یہ کرامت آپکی ملاحظہ کرکے وہ جوگی مسلمان ہوا اور آخر شرف خدمت سے رتبہ ولایت
کو پہونچا نقل ہی کہ حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر سے ایک روز آپ بہت بیچیدہ ہوئے کر

راکو مجہپر منکشف کروا نبے فرمایا کہ صبر کر آج کل مین ایک شخص کلیر سے یہان آئیگا اوس سے
تجکو حاصل ہوگا چنانچہ ایسا ہی آپنے خلافت پائی تو حضرت پیر دستگیر نے فرمایا
کہ اے جلال سنت نبوی صلعم ادا کرو مگر اول تو آپ نے عذر کیا پہر قبول فرمایا حضرت
قطب العالمین نے ارشاد کیا کہ اے جلال تجہسے اولاد اسقدر روصہ عالم پر ہونے والی ہی کہ بیان سے
باہر ہی چنانچہ دیکہو لوح محفوظ مین اور نیک تیرے اور بد میرے ہین اور مین انکا ہر حال
مین شریک ہون آخر شیخ زادہ ہای کرنال مین آپکی شادی ہوئی اور جب آپکے مکان پر
آئے تو اول آتے ہی بی بی سے فرمایا کہ بی بی وضو کے واسطے پانی لاؤ آپنے اسی نیت و پانی لاکر
دیا اور وضو کرایا آپ نے لب مبارک دہان مبارک سے حضرت بی بی صاحبہ کر دہان مبارک
پر لگایا اور قرآن شریف روبرو رکھا اور فرمایا کہ پڑھ قرآن شریف بی بی صاحبہ نے فرفر پڑھنا
شروع کیا حالانکہ ناخواندہ تہین آخر حضرت بی بی سے فرزند اور دو لڑکیان تولد ہوئین و از انجملہ
حضرت مخدوم زادہ خواجہ عبدالقادر بہ شش واسطہ و بدین واسطہ بندہ آلہ دین مولف
کتاب ہذا ابن شیخ عبدالرحیم ابن نتہا حکیم ابن شیخ حسن حکیم بن شیخ عبدالصمد بن شیخ بوعلی
بن خواجہ یوسف بن قطب عالم حضرت خواجہ عبدالقادر ابن حضرت جلال الدین رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین کہ مولف کتاب ہذا آنکے خاندان مین ہی اونکی دو فرزند تہی ایک خواجہ یوسف دوسرے
خواجہ زین الدین اوران دونون سے اولاد کثرت سے وجود مین آئی دوسرے مخدوم زادہ
خواجہ شبلی صاحب سجادہ حضرت کر کتہی اور مولف کتاب ہذا کے پیر کے جد امجد ہین آنکے
سات فرزند تہی اور انسے بہت اولاد پیدا ہوئی اور دو مخدوم زادہ خواجہ عبدالواحد اور
خواجہ کریم الدین لا ولد تہی نقل ہی کہ احمد قلندر ولایت سے جذب الٰہی مین یہان آیا اور
لکہی جنگل مین مقیم ہوا جہان جس درویش کو سنتا وہان جاتا اور خدمت کرتا آخر ایک
روز اوسنے اکثر مشائخ کی دعوت کی چنانچہ آپ بہی تشریف لیگئے جب کہانا سامنے آیا
سب نے ہاتھ کہینچا اور حضرت نے بہی ہاتھ کہینچا اور فرمایا کہ ابہی تونے اب تک

اپنے خاص پیرون کو حرام سے بچایا ہے اب بھی محفوظ [illegible] یہ حرام کو میان سے نکال پھر د
اس فرمانے کے جس جس جانور کا گوشت [illegible] سے دسترخوان پر تھا وہ جانور بجنسہ
صورت پکڑ کر چلے گئے یہ حال جو قلندر نے دیکھا [illegible] اور [illegible] کیا حضرت مین نے
اسیواسطے یہ حرکت کی تھی کہ تا کامل کے حال سے مجکو اطلاع ہو آخر مرید کیا اور خلافت
دیکر ملتان کو روانہ فرمایا نقل ہی کہ حضرت محبت الاولیا حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس سرہ
ساکن رودلی کہ بڑے اولیا تھے اور حضرت کے خلیفۂ خاص تھے جذبۂ عشق الٰہی سے جو یاے
رہنما تھے اور کمال ریاضت اور مجاہدہ کرتے تھے ایک روز غیب سے بشارت ہوئی کہ جلال الدین
پانی پتی کی خدمت کر وہان تجکو نعمت حاصل ہو گی چنانچہ آپ نے اُس طرف کا قصد کیا اور روانہ
ہوئے یہان حضرت نے خادمان سے فرمایا کہ ایک شخص فضول آتا ہی آج دسترخوان پر انواع
انواع کا کھانا حاضر کرنا اور شراب وغیرہ نامشروع چیزین بھی چند رکھنا اور دروازہ پر گھوڑے
مع ساز و یراق کے میار رکھنا خادمون نے ایسا ہی کیا جب حضرت محبت الاولیا تشریف لائے
تو یہ سامان دیکھکر کہ دروازے پر بھی اسباب دولتمندانہ مہیا ہے نہایت بداعتقاد ہوتے
پھر دسترخوان پر کھانا مشروع دیکھکر اور بھی بدگمان ہو کر وہان سے چلے اور دلمین کہا کہ
یہ تو محض دھوکا ہی آخر صبح کو وہان سے روانہ ہوئے جب شام ہوئی تو دریافت کیا کہ
یہ شہر کونسا ہی لوگون نے کہا کہ پانی پت ہی آپ یہ حال دیکھکر حیران ہوئے دوسرے دن پھر
اسی طرح چلے شام تک اور وہین موجود ہوئے تیسرے دن آپکو ایک جنگل نظر آیا اور سبز
درخت خشک تھی ہر ایک درخت پر ایک ایک شخص مخملی کلاہ سر پر دیے ہوئے بیٹھا تھا
اُس سے اونھون نے دریافت کیا کہ راستہ کدھر ہے اُسنے جواب دیا کہ راستہ تو جلال کے
دروازہ پر بھول آیا یاد نہین ہی تو یہ دو آدمی سامنے سے آتے ہین اُنسے دریافت کر حضرت
نے اُنسے سوال کیا اونھون نے کہا کہ ہم سے کیا دریافت کرتا ہی تجسے پہلے ہی اُس شخص نے
راست راست کہدیا کہ راستہ تو جلال کے دروازے پر ہی یہ کہتے ہی غائب ہو گئے

پھر جو یہ نگاہ کرکے دیکھتے ہین تو نہ وہ ان جنگل ہے نہ وہ آدمی بانی پت مین موجود ہین اب حضرت کو اعتقاد کلی ہوا اور حضرت کی [illegible] مین چلے اور یہ سوچتے چلے کہ اگر آج حضرت کلاہ سر مبارک اپنے پیر کی لحد سے مس کرکے مجکو عنایہ فرماوین اور شیرینی بھی مرحمت کرین تو مین پھر اعتقاد مین کسیطرح کا فرق نہ لاونگا آخر یہ ہی ہوا آپ اسوقت حضرت مخدوم العالمین کے مزار اقدس پر تشریف رکھتے تھے اور ایک ہاتھ مین کلاہ تھی مزار شریف کو مس کرکے آپکو عنایت کی اور پھر نیاز کا حلوا حوالہ کیا اور مقراض سے سر مونڈا پھر یہ حضرت نہایت معتقد ہوئے اور خدمت مین رہکر خلافت سے مشرف ہوئے اور چندروز مین رتبۂ عالی پر پہونچے اور حجت الاولیا ہوئے اور جب حضرت حجت الاولیا کو حضرت نے مرید کیا اور کلاہ چار ترکی عنایت کی اور مقراض سر پر چلائی تو آپ مکان کو تشریف لائے دیکھا کہ وہان اسی طرحکا دسترخوان پر سامان مہیا ہے آپنے کھانا شروع کیا لیکن حضرت حجت الاولیا نے طعام نا شروع کے کھانے مین تامل کیا آپنے فرمایا کہ ای احمد جو چیز کہ غیر خدا ہے یا غیر نعمت اسکے کی ہے اس سے دست کشی چاہیے اس بات کے سننے سے بالکل وسواس حضرت کے جاتے رہے اور کوئی بد گمانی دلمین نرہی اور آپکو ایک وجد طاری ہوا اور باواز بلند تین مرتبہ کہا کہ حق حق چنانچہ حضرت نے آپ کا نام عبدالحق رکھا اور اکثر مکتوبات پر حق حق لکھتے ہین یہ آپ ہی کی نسبت ہے اور پھر رتبہ عالیہ پر پہونچکر آپ وطن مالوفہ کو تشریف لیگئے اور بڑی بڑی کرامت آپ سے ظہور مین آئین اور ہزارہا طالبان حق درجہ ولایت کو پہونچے چنانچہ مشہور ہے بلکہ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ای احمد میرا سلسلہ تجھسے جاری ہوگا اور عالم تیرے نور سے منور ہوگا یہ دعا حضرت کی قبول ہوئی چنانچہ حضرت الاولیا سے حضرت شیخ عارف اور شیخ محمد و محمد نبیان اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کہ تاج الاولیا تھے اور حضرت جلال تھانیسری کہ حجت اس سلسلہ عالیہ کے تھے اور شیخ عبدالغفور اعظم پوری و شیخ عبدالعزیز کرانوی اور سات فرزند حضرت قطب عالم کے کہ ہر ایک ولی کامل تھا اور شیخ رکن الدین پیدا ہوئے چنانچہ حضرت حجت الاولیا فرمایا کرتے تھے اگر قیامت

کو اللہ تعالی دریافت فرمائیگا کہ تو دنیا سے کیا لا [illegible] مین ایک ہاتھ مین جلال تھا نیسری کو اور دوسرے مین رکن الدین کو لیکر عرض کر [illegible] ہون چنانچہ حضرت رکن الدین کے حال مین لکھا ہی کہ بعد انتقال کے آپ کی قبر [illegible] سے کھولا تھا تو سوا چند بال ریش کے اور کوئی آثار بشری سے [illegible] انہین حضرت شیخ عزیز اللہ ہوئے کہ جسکو انھون نے خرقہ دیا پہنتے ہی [illegible] اور خلفای حضرت شیخ نظام الدین کے ہوئے کہ آنکا جواب نہ ہوا اور انھین سے سلسلہ عالیہ چشتیہ ابتک جاری ہی اور بعد کو اس خاندان مین شیخ احمد صوفی و شیخ عبدالکشور و شیخ موسے و شیخ عیسے و میر سید فاضل ہوئے کہ واقعی اس گروہ مین سب سے فاضل تھے اور میر سید علاء الدین کتانہ ہوئے کہ جب انکو بعد رحلت قبر مین دفن کیا تو تین بار آواز اللہ اللہ اللہ کی آئی اور ایک نور قبر پر مدت تک تھا بلکہ شعاع نور کا آسمان سے آتا اور قبر کے اندر چلا جاتا اور دو فرزند حضرت کے شیخ ابو اسحاق اور شیخ احمد سراج العارفین ہوئے اور خلفا حضرت شیخ نظام الدین سے اس مولف نے اکثر بچشم خود دیکھی ہین ہر ایک کو جامع کمالات پایا چنانچہ حضرت شیخ لاہوری و حضرت شیخ ابو سعید حنفی کہ جو ان حضرات کی خدمت مین گیا رتبہ عالیہ پر پہونچا اور بعد انکے تیرہ بڑے رتبہ کے ہوئے کہ جنکے انوار سے عالم منور ہی تفصیل ہر ایک کی طویل ہی اسواسطے اختصار کیا

شعر چگونہ کلک رود بامراد خویش زشوق + بشرح وی کہ زبان آید از بیان عاجز +

سبحان اللہ کیا فیض اس سلسلہ عالیہ کا ہی کہ ہر طرف عالم کا مثل آفتاب کے روشن ہی اب بر سر مطلب آتا ہون کہ جو شخص کسی مشکل مین حضرت حجت الاولیا ہی شیخ احمد عبدالحق کی نذر توشہ پر کرے کیسا ہی مشکل کام ہو آسید م آسان ہو مجرب ہے لیکن بہتر یہ ہی کہ قبل حاجت روائی توشہ کر دے اور نہ خیر بعد کو اور توشہ یہ ہی کہ سوا سیر آرد گندم اور پاؤ سیر شکر اور پاؤ سیر روغن زرد با وضو انکی روٹی پکا دے اور بعد فاتحہ آپکی خاندان سے کسیکو دے دوسرے کو نہ دیوے اور اسیطرح آپکی نام تسبیح ہی کہ اسطرح پڑھے اغثنی وامددنی

یا شیخ احمد عبد الحق ہر روز ... رتبہ پڑھے یقین ہی کہ ایک ہفتہ نجائیگا کہ کام اسکا
ہر چند کہ کیسا ہی سخت ہوگا ... یہی امتحان کیا ہوا ہی نقل ہی کہ وہ صحبت اولیا
بند رھوین جمادی الثانی ششہ ہجری ... اصل بحق ہوئے چنانچہ کیسنے تاریخ آپکی عارف
حق احمد عبد الحق کہی ہی رضی اللہ تعالی عنہ نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین قطب المکرمین کے
خلیفہ شیخ بہرام کی بندولی مین آسودہ ہین پہلے حضرت کی خدمت تھی قصبہ بندولی
کے زمیندار حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت دریاے گنگ
طغیانی پر ہے اور ہمارے موضع کی جانب چلا آتا ہی یقین ہی کہ ایک دو روز مین گانوٗ انکو غرق
کر دیگا آپنے پانی پت سے ایک خط شیخ بہرام کو موضع راماده کو لکھا کہ تم بندولی جاکر کنارہ
گنگ پر سکونت اختیار کرو آپنے اس خط کو آنکھون سے لگایا اور ان لوگون کے ہمراہ جاکر کنارہ دریاے
گنگ کی استقامت کی اور ایک چوب جانب موضع گاڑدی اسی شب مین دریا دو کوس
دوسری طرف ہٹ گیا چنانچہ اب تک اسطرف نہین آیا اور پھر حضرت شیخ بہرام تمام عمر وہین رہے
اور آپکی توجہ سے خلایق کو ہدایت ہوئی چنانچہ اب تک یہ فیض جاری ہی کہ جو کوئی بیمار متصل قبر کے
جاتا ہی فوراً آرام ہو جاتا ہی یا مزار کے نزدیک ایک چاہ ہی اسمین غسل کرے وہ بیمار اسیدم اچھا
ہو جاتا ہی نقل ہی کہ شنہ ہجری مین مرزا مظفر صوبہ دہلی سے قصبہ بندولی مین آیا اور آتے ہی
خادمان درگاہ کو تنگ کرنا شروع کیا اور سب کی جاگیر ضبط کر لی حتی کہ زمین متعلقہ درگاہ شریف
ضبط کرنا چاہا اور اسکی پیمایش کا ارادہ کیا وہان کے اکابر اور سادات نے اس فعل قبیح سے ممانعت
کی اسنے ایک نہ مانی اور خود واسطے پیمایش کے گیا اور مردہون کو تاکید کی کہ جریب ڈالین
مردہون نے خوف سے تامل کیا تو انکو برا بھلا کہنا شروع کیا آخر جریب اس مین پڑی ایک شخص سادات
سے یہ حال دیکھکر مزار اقدس پر گرا اور دونون ہاتھ مزار پر دے مارے اور گستاخانہ عرض کی
کہ یا حضرت ہم تو آپ کو دونون جہان کا وسیلہ سمجھتے تھے یہان تو یہ حال ہی کہ آپکے خادمون
پر تعدی تک نوبت پہنچی ہی اس جہان مین آپ کیا کام آوینگے یہ کہہ رہا تھا کہ باہر سے شور و غوغا کی آواز آئی

نکلا اور دیکھا کہ وہ مردود نیزہ زمین سے معلق ہو ... گر سر جدا ہی اُس شخص نے دیکھکر
کہا کہ یا حضرت اس لعین کو ہوا پر معلق کیوں ... پر دی ہاں ہے کہ اسکا سر ٹوٹ جائے
یکایک وہ زمین پر گرا اور قریب الموت ہوگیا تو ... سے دیکھا تو سدرمق جان باقی تھی اُسکی
نعش کو مزار اقدس پر لیگئے تھوڑی دیر کے بعد کچھ افاقہ ہوا کہ اُسکے پاؤن خود بخود جکڑ گئے
اور اُسنے غل مچانا شروع کیا کہ للہ مجھے یہان سے نکالو کسینے میرے ہاتھ پاؤن سخت رسی
کسکر باندھے ہین کہ میری جان نکلی جاتی ہی اور مضطربانہ چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ مجکو آواز آتی
ہی کہ کوئی شخص کہتا ہی کہ اس لعین کو یہان سے نکالو لوگون نے اسکو چارپائی پر ڈال کر اُسکے
مکان پر پہونچایا راستہ مین چارپائی سے نیچے گرا اور ہاتھ پشت کی طرف کھنچے ہوئے تھے گویا
کسینے مشکین باندھ دین ہین پھر چارپائی پر ڈالا دوسری مرتبہ پھر سر کے بل گرا اور پاؤن
اوپر کی طرف سرنگون رہا اور چرخ مارتا تھا دیر تک یہی صورت رہی ہر چند لوگ اُسکو اٹھاتے
تھے سر اُس کا زمین سے علیحدہ نہین ہوتا تھا آخر مردمان ہمراہی خادمون کی قدمون پر گر کر
اور عفو تقصیر چاہا خدام درگاہ شریف پر گئے اور الحاح وزاری کی آخر دعا قبول ہوئی اور
وہ مردود زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا بعد چند عرصہ لوگ درگاہ شریف پر لیگئے اور خاک
آستانہ اُسکے جسم پر ملی کچھ افاقہ ہوا آخر نذر حضرت کی ادا کی اور سوائے زمین قدیم خدام
کے اور زمین انکو دی اور پھر کسی سے تعرض نکیا اور دہلی کو چلا گیا اور دوسرے خلیفہ حضرت
کے شیخ نظام الدین کہ سیام مین آسودہ ہین تیس ۳۰ برس تک حضرت کی خدمت مین رہے اور
پھر خلافت پاکر سیام کو رخصت ہوئے بعد رحلت کے ایک شعلہ نور کا مثل چراغ کے ہر وقت مزار
پر رہتا تھا چنانچہ تمام عالم دیکھنے کو جاتا تھا ایکروز حضرت مخدوم العالمین وہان تشریف لیگئے
آپنے یہ روشنی دیکھکر فرمایا کہ شیخ نظام الدین تم حق رسیدہ ہو تمکو حاجت نور کی نہین ہی
اس روشنی کو اندرون قبر کے لیلو کہ درویشی کو بٹہ لگتا ہی کیونکہ اگر ہمیشہ سے ہوتا تو جناب رسالت
مآب صلعم کی روضہ منورہ پر ہوتا یہ بات کہتی ہی وہ نور قبر مین غائب ہوگیا نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین

ایک روز سر راہ جاتی تھے کہ ایک ... پانی بھر رہی تھی آپکو یہ حالی دیکھکر رحم آیا اپنے ہاتھ سے پانی کھینچا اور ... کے گھر ... اللہ تعالی نے یہ برکت دی کہ جبتک وہ پیرزن زندہ رہی اسکو پانی ... بہت ... رہی اسی پانی سے سب کام کرتی اور بھر وہ سبوچہ بھرا باقی نقل ہی کہ ایک کیمیا گر مخدوم زادہ کی خدمت مین حاضر ہوتا تھا ایک روز آپ کی عسرت دیکھکر عرض کیا کہ آپ کیمیا سیکھ لیجیے حضرت مخدوم العالمین نے جو یہ سنا دیوار پر تھوک دیا فوراً اسقدر مٹی طلاے خالص ہو گئی اور آپ ہمیشہ نماز کعبہ مین حضرت رسالت مآب رسول خدا صلعم کے ہمراہ پڑھا کرتے یہان لوگ تلاش کرتے تو نپاتے ایک روز آپکی خاطر اقدس مین یہ خیال گذرا کہ کیا خوب ہو جو حضرت نماز جمعہ کیواسطے ارشاد فرماوین جب کعبہ مین تشریف لیگئے تو حضرت نے حکم دیا کہ جلال الدین تیرا کعبہ وہ ہی کہ جہان پر میرے فرزند سید محمود کا مزار ہی وہان نماز جمعہ پڑھا کرو آخر آپ پھر ہر جمعہ کو نماز مزار سید محمود پڑھی نقل ہی کہ آخر عمر مین حضرت کو استغراق کمال ہو گیا تھا چنانچہ خدام لوگ گوش مبارک مین باواز بلند حق حق کہتے تب آپ آنکھین کھولکر دریافت کرتے کہ نماز کا وقت آگیا تب خدام وضو کراتے اور آپ نماز مین مشغول ہوتے پھر استغراق ہو جاتا ایک روز آپ نے خود بخود آنکھین کھولکر بڑے صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالقادر سے فرمایا کہ فرمان حضرت ذو الجلال کا یہ ہی کہ اپنی عمر سے کچھ عمر سید جلال بخاری کو بخشون کہ انکی عمر تمام ہو گئی ہی اور میرے ہم نام ہین تم کیا کہتے ہو صاحبزادہ نے عرض کی کہ آپکی عمر تمام دراز ہوا ور ہم آپ پر فدا ہون ہماری عمر سے حصہ انکو دلا دیجئے کہ ہماری سعادت اسمین ہی اور یہ ہمکو منظور نہین کہ حضور کی عمر دوسرونکو ملے کیونکہ ہم راضی ہون پھر حضرت مخدوم العالمین نے چھوٹے صاحبزادہ حضرت شبلی سے مصلحت کی کہ تم اس بارہ مین کیا کہتے ہو انھون نے عرض کی کہ اگر حکم جناب باری کا یہ ہی ہی تو حضرت تامل نکرین کیونکہ دوست کی رضا اسمین ہی حضرت مخدوم العالمین اس بات سے بہت خوش ہوئے اور آفرین کی پھر حضرت نے سب فرزندون کو رخصت کیا اور استغراق مین گئے

لیکن بڑے صاحبزادی آپکو تنہا دیکھکر ... ہوا ... ہین اور کہا کہ عبد القادر تو
بیٹھا ہی آ ہماری ساتھ چل یہ کہکر آپ ... ادی سے فرمایا کہ میری قدم پہ
قدم رکھ صاحبزادی نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا ... صاحبزادی نے آنکھین بند
کین پھر آپنے فرمایا کہ اب آنکھین کھولدین ... کھولدین آپنے آپ کو اور
حضرت کو دہلی مین پایا اور وہانسے سید جلال بخاری سے ملتان پر تشریف لیگئے دیکھا
تو مخدوم جہانیان حالت نزع مین ہین آپنے سلام علیک کی اور دسون انگشت سے اشارہ
کیا اسوقت آرام ہوگیا اور کچھ دیر ٹھہر کر پھر مکان پر واپس آئے سلطان فیروزشاہ کہ
حضرت جلال بخاری کا مرید تھا آپکی عیادت کو آیا دیکھا تو اچھی طرح ہین سید جلال نے فرمایا
کہ اے بادشاہ میرا بھائی جلال پانی پتی آیا تھا اور دس برس اپنی عمر سے مجکو دیگیا اس سبب سے
اب مجکو صحت ہی بادشاہ نے کہا کہ زہے میرے طالع کہ میرے عہد مین ایسے ایسے بزرگ
موجود ہین اپنے پیر سے رخصت سفر لیکر حضرت مخدوم العالمین کی خدمت گیا اور بعد
قدمبوسی التماس کیا کہ حضرت آپنے خدا کو بھی دیکھا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہماری شریعت
مین چشم ظاہر سے دیکھنا محال ہی البتہ سایۂ خدا مین نے دیکھا ہی بادشاہ اس سخن سے
بہت خوشنود ہوا ملازمان کو ارشاد کیا کہ قسم جواہرات سے حضرت کی نذر کرو ملازمان
نے خوان پر از جواہر نذر کئی حضرت نے کچھ قبول نکیا اور فرمایا کہ ہم فقیر ہین ہمارے میان دربان
اور نگہبان کہان کہ جو اسکی حفاظت کرین بادشاہ نے حضرت سے سماجت کی حضرت نے ایک
قبول نکی اور فرمایا کہ بابا یہ چیزین اللہ تعالی نے تمہاری واسطے پیدا کی ہین تمہاری ہی پاس
انکا رہنا بہتر ہے جب بادشاہ نے جانا کہ حضرت ہرگز قبول نہ کرینگے ایک صاحبزادی کی پاس
وہ خوان لیگیا اور وہ صاحبزادی گو نگرا اور بہرے تھی انکو دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا شے ہی لوگون نے
کہا کہ یہ جواہرات ہین اشارہ سے کہا کہ یہ کس کام مین آتا ہی لوگون نے کہا کہ اس سے شکم سیر ہوتا ہی اور
کپڑا پہنتے ہین صاحبزادی یہ سنکر بہت خفا ہوئے اور پھر تبسم کیا اور کہا کہ یہ ہمارے کام کا نہین ہی

جسنے شکم بنایا ہی وہ رزق [illegible] جا بیت ہمین یہان سے اُٹھا و اپنی بےنیازی سے
بادشاہ بہت حیران ہوا اور گریہ [illegible] رہا اور حکم دیا کہ ان سب جواہرات کو حضرت کے
دروازے پر لٹا دو چنانچہ سب لٹا [illegible] بہت ایام برشکال مین کسی نہ کسی کو کوئی جواہر دستیاب
ہوتا ہی نقل ہی کہ فتح خان ہمشیرزادہ بادشاہ فیروزشاہ نہایت آدمی نیک تھا اور جب
حضرت مخدوم جہانیان نقش قدم مبارک حضرت رسالت پناہ صلعم کعبہ سے لائے تو
درمیان بادشاہ اور فتح خان کے عہد موافق ہوا کہ جو کوئی پہلے انتقال کرے اسکے سینہ پر یہ قدم
مبارک رہے جب اُسنے حضرت مخدوم العالمین کا حال سنا اور بادشاہ حضرت کی خدمت
مین سے واپس گیا تو فتح خان سے اُسنے کہا کہ جو تو کہی وہ تجکو دون الا قدم مبارک مجھی دی اور اسکا
خواہان مت ہو فتح خان نے یہ جانا کہ بادشاہ نے عہد توڑا اور اب یہ مجکو نہ دیگا یہ امر خیال کر کر
حضرت کی خدمت مین پانی پت گیا اور گھوڑے کو دروازہ خانقاہ پر باندھکر تنہا حضرت کے
حجرہ مین جانے لگا شیخ زینا دروازہ پر کھڑے تھی کہا کہ ای بچہ کہان جاتا ہی فتح خان نے کہا کہ
حضرت کی خدمت مین جاتا ہون کہا کہ اُسوقت مت جا ورنہ سلامت نہ آئیگا فتح خان نے کہا
کہ سلامت جاتا ہون اور سلامت آؤنگا شیخ زینا نے کہا کہ اگر تو سلامت آیا تو مین اپنا چاک
کرونگا اور نہین تو تیرا جامہ فتح خان حضرت کے روبرو پہونچا اور مودب کھڑا ہوگیا آپ نے
آنکھین کھولین اور فتح خان کیطرف دیکھکر فرمایا کہ جا اور لی فتح خان باہر آیا شیخ زینا سی کہا
کہ دیکھ مین سلامت آیا شیخ زینا نے کہا کہ اجل ساتھ لیکر آیا ہی فتح خان نے کہا کہ یہی میری آرزو
تھی اپنی مراد کو پہونچا آخر جب دہلی کی متصل آیا ایکدرخت کے تلے جا در ہو کر انتقال کیا بادشاہ
نے حسب وعدہ اسکے سینہ پر قدم مبارک رکھا اور ابتک موجود ہی نقل ہی کہ جب مخدوم جہانیان
حضرت کے سبب سے حیات تازہ ملی تو بعد صحت حضرت کی ملاقات کیواسطے پانی پت مین
آئے اور چلہ کھینچا اور نعمت حاصل کی چنانچہ ابتک وہ جگہ موجود ہی اور پھر وہان سے رجعہ کو تشریف
لیگئے اور واقعہ ماہ ذیحجہ تاریخ گیارھوین ۷۲۴ہجری اس دار ناپائدار سے طرف ملک البقا کے رحلت فرمائی

نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین تاج [illegible] الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
کے چالیس خلیفہ صاحب رتبہ اور [illegible] اول مخدوم زادہ شیخ عبد درکہ الفقا
روضۂ سید محمود کے آسودہ ہین دوسرے مخدوم زادہ [illegible] الدین مین بجانب جنوب آسودہ ہین
تیسرے خواجہ شبلی کہ یہی پہلواں راست مین آسودہ ہین [illegible] روضۂ سید محمود کے ہین پانچوین خواجہ
عبد الواحد کہ باہر دروازہ روضۂ حضرت کے آسودہ ہین چھٹے شیخ زینا کہ کامل اولیا تھے حضرت
قصبۂ اندری مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ احمد قلندر کہ ملتان مین آسودہ ہین اور حضرت
شیخ احمد عبد الحق کہ تاج العارفین اور یہ سلسلۂ عالیہ انھین حضرت سے چلا ہی قصبۂ ردولی
مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ بہرام کہ قصبہ بند دلی مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ شہاب الدین
کہ قصبۂ جھنجانہ مین ہین اور حضرت شیخ شمس الدین کہ جنگل مین آسودہ ہین کہ اس جنگل کو
تکیہ ہم کہتے ہین اور حضرت سید موسی کہ پہاڑ مین آسودہ ہین اور حضرت حاجی محمد اولیا
کہ قصبہ سلطانپور مین ہین اور حضرت شیخ شعیب کہ سنپت مین ہین اور حضرت شیخ
حسن کہ موضع تیر مین ہین اور حضرت شیخ عبد الواحد کہ آپ صاحب سجادہ ہین اور انھین نے
ملفوظات حضرت کا جمع کیا ہی قصبۂ سیام مین آسودہ ہین اور حضرت شیخ نظام الدین اور
حضرت پیر نبو ہی کہ یہ دونون صاحب بھی سیام مین ہین اور حضرت میر سید محمود کہ متصل
روضہ شیخ بوعلی شاہ قلندر کے آسودہ ہین اور میر سید سراج الدین کہ متصل دروازہ
درگاہ شریف حضرت شیخ بوعلی قلندر کے ہین اور حضرت پیر کنعان کہ نزدیک شہر کے
محل رانی مین آسودہ ہین جو کوئی کہ کسی مشکل مین ایک خشت وہان
سے اوٹھا لاوے اور بعد حاجت بر آنے اپنی کے بصدق دل اس
خشت کے برابر شیرینی تقسیم کردے اور خشت کو وہین پہونچا دے فوراً اوسکی
مراد حاصل ہو اسقدر مولف کہ اسماے خلفاے حضرت کے یاد تھے درج کتاب کیے
اور سوا انکے اور بھی خلیفہ آپکے تھے اور بعد وصال حضرت مخدوم العالمین کے چند روز بعد

صاحبزادے جانشین آپکے [illegible] ہیم دو سرے مخدوم زادہ صاحبسجادہ ہوئے
لیکن انھون نے آپ چھوٹے بھا [illegible] ہی جگہ پر مسند نشین کیا اور خواجہ شبلی خانقاہ
کے خرچ اور مہمانداری وغیرہ [illegible] والد بزرگوار کے تھے چنانچہ صاحب سجادگی آپ پر
مسلم رہی اور اب تک نشین [illegible] ولاد [illegible] حضرت پیر و مرشد شاہ العالمین مولف کے
اسی خاندان مین ہین اور چوتھی پشت مین ہین چنانچہ آئندہ ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ
نقل ہی کہ حضرت مخدوم العالمین نے سترھوئین ربیع الاول ۸۵۰ھ کو اس دنیا سے دار بقا
رحلت فرمائی اور واصل بحق ہوئے شاہ ولایت بود تاریخ ہی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

بیان حضرت قطب العالمین شیخ خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ نونہال باغ ولایت جالیہ بڑے صاحب حالات وکرامات تھے اور حضرت جلال الدین پانی پتی کے صاحبزادے
اور خلیفہ تھے علم شریعت وحقیقت مین یکتا اور معرفت مین بے ہمتا ہمیشہ ذکر خدا مین مشغول
رہتے اور ریاضت اور مجاہدہ حد سے زیادہ کرتے تھے آخر رتبۂ عالیہ حاصل کیا اور آپکے سات فرزند
اور خلیفہ بھی کثرت سے تھے اور کسی اہل دنیا کے پاس نجاتے اور علما و صلحا سے محبت رکھتے اور
وہ لوگ برکت سے مستفیض ہوئے اور صاحب سماع اور صاحب وجد تھے اور سوز و گریہ بہت
رکھتے تھے اور صدہا کو منزل قرب الہی تک پہونچایا خرقہ فقر و ارادت کا اپنے والد ماجد سے حاصل
کیا نقل ہی کہ آپ کے دونون پانو ٔن کے فالج کے سبب سے بالکل حس وحرکت نہ تھی لیکن
جب محفل سماع ہوتی تو آپ حالت وجد مین کھڑے یون کھڑے رہتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ کو
کامل ایک پہر ہوگیا کہ آپ حالت مین کھڑے رہے آپکے عموی گرامی شیخ ادریس نے کہا کہ
بابا خواجہ شبلی خلق مین شور ہو رہا ہی کہ شبلی اظہار کرامت کرتا ہی اگر حقیقت مین نمایش
کرامت ہے تو طریقہ خاندان اپنے سے بعید ہی اور اگر اچھا ہی تو بس اب موقوف کرو حضرت
بیٹھ گئے اور اس روز سے پھر کبھی وجد مین کھڑے نہ ہوئے نقل ہی کہ ایک روز کچھ
قلندر لوگ آپکے پاس آئے اور سائل ہوئے آپنے کچھ جواب نہ دیا قلندران شوخ چشم زیگ تاخی

کہ آپکی تسبیح روبرو سے اٹھالی اور چلدیا [illegible] وجھی کو اتفاقاً [illegible] پانی پت کا
کا تھا اُسکو یہ حرکت قلندر کی [illegible] قلندر رون بن
گیا اور اُنسے تسبیح چھین کر لایا اور حضرت کو دی [illegible] خوش ہوکر فرمایا کہ بابا ملک وجھی
کبھی خطا نہ کریگا ایک روز ملک وجھی نے دلمین سوچا کہ دیکھون پیر کی دعا قبول ہوئی ہی
یا نہین ایک تیر طرف آسمان کے رہا کیا جب وہ تیر زمین پر گرا تو ایک سانپ کے دماغ پار ہوا
ملک وجھی نے جو دیکھا کہ تیر مین سانپ چھدا ہوا پڑا ہی بہت خوش ہوا اور جانا کہ دعا میرے
پیر کی قبول ہوئی اس قسم کے خوارق عادات آپ سے بہت ظہور مین آئے ہین بتبرک اسیپر اکتفا
کیا گیا نقل ہی کہ حضرت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ساتوین ماہ ربیع الاول سنہ ۵۲ ہجری کو
اس دار فنا سے دار القرار جنت کو رحلت فرمائی تاریخ وصال مرشد دو زمان ہی ۹۹۲

بیان حضرت خواجہ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ

نہایت بزرگ اور صاحب کرامت تھے خرقہ فقر و ارادت کا آپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ
شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور جانشین اُنکے ہوئے اور کمال ریاضت اور کرامت
مین مشہور خلائق تھے جو شخص کہ خلوص نیت سے معتقد حضرت کا ہوتا رتبہ ولایت کو پہنچتا
اور گو بظاہر آپ زراعت مین مشغول رہتے لیکن باطن مین تمام راز و نیاز خدا کے
ساتھ رکھتے تھے نقل ہی کہ ایک بار آپ موضع جھاج پور پرگنہ پانی پت کو تشریف لیگئے
عین حالت استغراق مین باواز بلند کہا کہ اے لوگو آج اس گانون سے باہر چلے جاؤ ورنہ
یہان آگ لگے گی اور اپنا اسباب بھی یہان سے نکالو گانون کے آدمی واقف تھے کہ جو کچھ
آپکی زبان سے نکلتا ہی وہ ہی ہوتا ہی فوراً اسباب و مویشی باہر لیکر چلے گئے تھوڑی دیر کے
بعد غیب سے آگ لگنی شروع ہوئی اور تمام گانون جل گیا اور جس شخص نے آپ کا کہنا
نہ سنا تھا وہ بھی جل گیا اور اُسکا تمام اسباب اور دواب سب جل کر خاک ہوگئے آخر اُس
گانون کے مردمان معتقد اور شکرگزار ہوئے نقل ہی کہ تاریخ بیسوین ماہ جمادی الثانی

۹۴۰ ہجری کو حضرت نے اس جہان ... رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ۔ مادۂ فیض تاریخ ہی ۹۴۵ھ

بیان حضرت ... پیر اولیا رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت صاحب تقویٰ اور اہل ... ولی مادرزاد تھے کہ جو کچھ زبان مبارک سے
نکلتا تھا وہ ہی ہوتا تھا اس سبب ... پیر الاولیا کہتے تھے اور خرقہ فقر اور ارادت
کا اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ ... القدوس رحمۃ اللہ علیہ سے پایا اور تصرف و کرامت
آپ کی ذات سے بہت ظہور مین آیا کرتی چنانچہ اکثر راستہ مین جب آپ آستین کو ہلاتے
تھے تو شیر نر نکلتا تھا اور پھر غائب ہو جاتا تھا اور علما اور صلحا اُس زمانہ کے آپکی خدمت
مین حاضر ہوتے اور تابعداری کرتے تھے اور آپکی صورت پر شوکت کمال درجہ تھی
اور راگ کو بہت ذوق کے ساتھ سماعت فرماتے تھے اور عرس مشائخ کا اکثر کیا کرتے
اور مہمان نوازی کی عادت بہت تھی آپ کے چار فرزند تھے اور خلیفہ بہت تھے نقل ہی
کہ ایک روز سلطان سکندر بن بہلول نے اپنے وزیر اور ملک محمود وغیرہ سے صلاح
کی کہ شیخ عبدالکبیر نے آپکو اولیا کہتے ہین اور صاحب کرامت بیان کرتے ہین اسوقت
انکا امتحان کرو اور دلمین اپنے اپنے کچھ کچھ قسم طعام سے لیلو اگر شیخ موصوف ہر ایک کے
واسطے بیان کرے پس سمجھنا چاہیے کہ واقعی مرد مرتاض ہی اور نہین تو دعویٰ انکا غلط ہی
آدھی رات کے وقت بادشاہ مع وزیر وغیرہ کے آپکی خدمت مین حاضر ہوا حضرت
شیخ نے سنبوسہا ے گوشت آہو بادشاہ کے روبرو رکھی اور نان یخنی آگے وزیر کے اور
... ملک محمود کے رکھا اور یہ ہی اشیا اُن لوگون نے اپنے اپنے دل مین قرار دی
تہین ذوق سے سب نے کھایا اور متحیر رہے جب حضرت نے فرمایا کہ یار و مقام حیرت کیا
ہی فقیر کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ پر توکل کیے ہوئے بیٹھا ہو اُسکو خلائق کے سامنے شرمندہ
نہین کرتے ہین بعد کو بادشاہ نے نہایت اعتقاد سے دو گانون خادمان درگاہ کی
خدمت کیواسطے عنایت کیے آپنے انکار کیا آخر بادشاہ نے بہت عجز و زاری کی

اسوقت آپ خاموش ہو رہے اور وزیر [illegible] بیانہ میں حضرت کی نذر کیا
اور ملک محمود نے اپنی دختر حضرت سے [illegible] حضرت نے چھٹی ربیع الثانی
سنہ ہجری کو اس جہان فانی سے [illegible] کے رحلت فرمائی رضی اللہ
تعالے عنہ تاریخ [illegible] ہے —

بیان حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

صاحب معرفت اور اہل شریعت تھے عابد و زاہد عدت زیادہ تھی اور عالم متبحر تھے ذکر الٰہی مین رہا کرتے تھے خرقہ فقر و ارادت کا اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عبد الکبیر اولیا سے پایا اور آپکے تین بھائی اور بھی بڑے سب سے شیخ حسین تھے انھون نے بر وابنے والد کی رحلت کی تھی لیکن دو فرزند انسے باقی رہے اور دوسرے بھائی کا نام شیخ رکن الدین اور تیسرے کا نام شیخ محمود تھا آخر بعد انتقال حضرت شیخ عبد الکبیر اولیا کے حضرت اور آپکے برادر زادہ شیخ نور الدین و شیخ منور مین مناقشہ واقع ہوا کہ صاحب سجادگی حق ہر کوئی اپنا بیان کرتا تھا آخر نوبت بادشاہ تک پہونچی اور ابراہیم بادشاہ بن سلطان سکندر پانی پت کو گیا اور وہان تحقیقات شروع کی ہرچند کہ حضرت کی والدہ اور جملہ خلفا سے حضرت اور اکابران شہر و برادران نے آپکو صاحب سجادہ کیا تھا اور سب کی خوشی آپ کی ہونے مین تھی لیکن ابراہیم بادشاہ کی توجہ جانب شیخ نور الدین کے تھی آخر سجادہ کے دو حصے ہوئے نصف کے مالک حضرت رہے اور نصف کے مالک شیخ نور الدین ہوئے اور عید کے روز دو چنڈول نکلے اور تکرار اس امر پر ہوئی کہ آگے کسکا ہونا چاہیے آخر طرفین سے کشت و خون بھی ہوا اور شیخ نور الدین پسر شیخ حسین چنڈول سے نیچے گرا اور اپنے مکان کو واپس آیا اور حضرت کا چنڈول عین عیدگاہ تک گیا اور فتح و فیروزی کے ساتھ اپنے مکان کو آئے اس روز سے پھر کسینے دعوے صاحب سجادگی نہیں کیا اور حضرت شیخ عثمان زندہ پیر کے سب لوگ معتقد ہوئے اور پھر دوسرا چنڈول انہین نکلا

ابتک صاحب سجادگی [illegible] [illegible] ایک ہندو اور ایک مسلمان
کے کسی قسم کا منا[illegible] [illegible] تھے آپنے فرمایا کہ مسلمان سچا ہی لیکن
اُس ہندو نے قبول نکیا پھر [illegible] [illegible] ری دونون کی بی بیان حمل سے ہین اور آج
دونون کی اولاد ہوگی جسکے فرزند ہو وہ سچا ہی اور جسکے دختر ہو جھوٹا دونون نے اس بات کو مانا
آخر شام کو مسلمان کی فرزند ہوا اور ہندو کے دختر پھر ہندو نے قبول کیا اور تکرار اُنکی جاتی رہی
نقل ہی کہ آپ کے فرزند نے ایک چاہ طیار کرایا اور اسکا سر تیڑھا تھا کہ حضرت کا گذر
وہان ہوا آپکی فرزند نے عرض کی کہ حضرت اسکے حق مین دعا کیجی آپنے فرمایا کہ نیاز کرو اور ایک
گاؤ اور کئی من میدہ گندم اور روغن زرد لاؤ اُسوقت ہم دعا کرینگے شیخ نظام نے
عرض کیا کہ حضرت ایک گوسفند نذر کرونگا زیادہ طاقت نہین ہی آپ نے فرمایا کہ جو کچھ
آج ہماری زبان سے نکلا ہے یا تو اسقدر تیار کرو اور فقرا کو تقسیم کرو ورنہ تم جانو
تمکو اختیار ہے یہ فرماکر مکان تشریف لائے اُسی رات مین تمام چاہ منہدم ہوگیا کہ کچھ
نشان بھی اُسکا باقی نرہا نقل ہی کہ آپ نے دسوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۶۱ ہجری کو اس
جہان فانی سے انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ۔

بیان حضرت شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ

نہایت ریاضت کش اور صاحب کرامت تھے اور قانع اس درجہ تھی کہ کبھی کسیطرحکا
خیال دنیاوی دلمین نہ لاتے اور ہمیشہ ذکر خدا مین مشغول رہتے اور کبھی کسی دنیا دار کے
مکان پر نہ گئے اور کبھی کسیکا نذرانہ نہ لیتے اور لینے والد بزرگوار حضرت شیخ عثمان
زندہ پیر سے خرقہ فقر و ارادت کا پہنا اور آپ دو بھائی تھے بڑے بھائی کا نام شیخ
کمال کہ بسا صاحب کمال تھی اول تو اُنکو مثل مشایخ کے طریقہ نہ تھا دوسری حالت
جذب ہر وقت رہتی تھی اسواسطے برضامندی اُنکے یہ حضرت صاحب سجادہ ہوئے اور
بمقام سماؤ صلحا اور مشایخ محفل خاص مین حاضر ہوتے اور علی قدر مراتب نعمت

حاصل کرنے حضرت کا جلال اور عظم [illegible] ی بزرگ اس رتبہ کا نہ تھا
اور طالب جو حاضر ہوتا اپنی مراد کو پہونچتا [illegible] وقتا ہی مین تو ہست یکی کان
نہ بحر سیست کہ پایان وکناری دارد + اور ا [illegible] حضرت شاہ العلم
آنکے خلیفہ ہون کہ جو اولیائے کبار سے ہین نقل ہی کہ [illegible] ن کو اس جہان فانی سی حلت فرمائی

بیان حضرت شاہ اعلی رحمۃ اللہ علیہ

مولف کتاب ہذا کے پیر تھے اور صاحب کشف وکرامت نہایت بزرگ تھے اور بہت
یاد خدا مین رہتے اور خرقہ فقر وارادت کا حضرت شیخ نظام والد بزرگوار اپنی سے حاصل
کیا اور بعد والد مرحوم کے آپ مسند حشیت پر متمکن ہوئے اور تمام علما و فقرا آپ سے فیضیاب
ہوتے تھے اور دوسرے حضرت شاہ نظام نارنولی سے بھی خرقہ خلافت کا پایا چنانچہ
یہ اشعار اسپر دلالت کرتے ہین شعر مرا یہ بندگی اوست فخرہای تمام + مرید شاہ نظام است
این شیخ نظام - دیگر نظامش پیر و ہم پایش نظام است + نظام دو جہان بروی تمام
است + اور حضرت شاہ اعلی آبا و اجداد کی طرف سے بھی اور پیر دستگیر حضرت شاہ
نظام نارنول کی طرف سے خلافت یافتہ تھے دو طرف فیض کیا تھا اور اوصاف
انکے تحریر سے باہر ہین سخاوت اور خوش خلقی حلم و تحمل فقر وکرامت اللہ تعالے نے انکو
کرامت کیے تھے کہ شاید دوسرون کو اسقدر نصیب نہوئے ہون اکثر اوقات مراقبہ اور
مجاہدہ مین رہتے تھے اور نسب شریف آپکا عثمانی ہی اور حال کرامت آل کتاب جو اہل اللہ
مین مؤلف نے ترتیب وار لکھا ہی بیان بنظر اختصار شمہ از بسیار پر اکتفا مناسب ہوا
نقل ہی کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتدا سے عمر مین کسی امیر شاہی کا زمرہ
سپاہ مین نوکر تھا اور تیر اندازی مجکو آتی نہ تھی نہایت کاوش اور کوشش کی ایک
روز کسی نے کہا کہ اگر شاہ احمد گنگوری دادا حضرت زکریا ملتانی کی نذر و نیاز
دل مین قبول کرو تو تمکو تیر اندازی آجاے مین نے بصدق نیاز حضرت شاہ احمد کی

دل مین قرار دی [illegible] ایک [illegible] کی مین نے خواب مین
دیکھا کہ ایک بزرگ [illegible] تیر و کمان [illegible] تھا وہ خطا نکرتا تھا
غرض مجھکو معلوم ہوا [illegible] گئی آخر جو کچھ نیاز
کہ مین نے قبول کی تھی اُسیوقت تقسیم درویشان کردی اب میری تیر اندازی کا چرچا
جابجا ہونے لگا اور جسقدر امیر کا مین نوکر تھا اُسنے بطور تحفہ مجھکو بادشاہ نصیر الدین ہمایون
شاہ کے پاس بھیجا تھا جب مین دہلی مین گیا تو جامع مسجد مین کہ پاس منارہ واقع ہے
واسطے نماز کے گیا قریب نماز کے ایک شخص بزرگ کو بیٹھا دیکھا اور پہچانا کہ یہ وہ ہی
بزرگ ہین جنکو خواب مین دیکھا تھا اور اُسنے تیر و کمان عنایت کیا تھا آخر متصل اُنکے
بیٹھا اُن حضرت نے ایک کمان اور کسیقدر تیر مجھکو دیے دیکھتا ہون تو وہ ہی تیر ہین
اور وہ ہی کمان اور یہ مجھکو نہ کہا اپنے آدمی سے دریافت کرا اسکو بیرون دروازہ مسجد تک
پہونچا آؤ وہ شخص میرے ساتھ آیا مین نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہین اُسنے
کہا شاہ احمد ہین اور حالانکہ اُنکے انتقال کو عرصہ دراز ہوا ہے اور مزار اُنکا موجود ہے غرض
تیر و کمان ہمیشہ میرے پاس رہے اور کبھی خطا نہ کی ایک روز شیر شاہ کی بادشاہ گردی
مین کوئی شخص لوٹ کر لیگیا نقل ہے کہ ایک روز آپ فرماتے تھے کہ ملک پورب مین مجھکو
جانے کا اتفاق ہوا ایک مکان مین رہنے لگا ایک شخص میرے پاس آیا اور معلوم ہوا کہ
شیخ عیسی خلیفہ آبا و اجداد ہمارے کی اولاد مین ہے اور وہ مجھکو اپنا پیرزادہ سمجھکر خاطرداری کرنے
لگا آخر کسی امر پر کچھ تکرار سی ہوگئی مین وہان سے رنجیدہ ہوکر بیرون شہر چلا گیا اور ایک
مسجد مین رہنے لگا اُس شخص نے خواب مین شیخ عیسے کو دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ تونے ہمارے
مرشدزادہ کو رنج دیا تجھکو خدا رنج دیگا یہ جب اُسکو معلوم ہوا تو فوراً میرے پاس دوڑا آیا اور
تقصیر معاف کرا کر مکان پر لے گیا اور بیان کیا کہ میرا تمام جسم شل سا ہو گیا اب آرام ہوا
ہے نقل ہے کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتدا مین مجھکو شوق زیارت کعبہ اللہ کا

ہوا والد سے اجازت لیکر مین ملک ... تمام اسباب اور سواری
غارت گئی اور یہ بھی سنا کہ شاہ پر تکا ... ٹ مار رہا ہی غرض اس سال ارادہ
ملتوی رکھا اور مکان کو واپس آنے لگا ... پھر خرچ پاس نہ تھا اور تکلیف
ہونے لگی ایک روز متصل ایک چاہ خام ... جانب دیکھ جھکا مین نے
اسکو نکالا تو حلقۂ طلا تھا اسّی تولہ وزن اسکو ... کام مین لایا نقل ہے
کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتدا مین جبمین متلاشی روز تھا تو والد نے مجھسے
فرمایا کہ بابا کب تک دنیا کیواسطے سرگردان رہوگے تمکو خدا نے اور ہی کام کیواسطے
پیدا کیا ہی وہ کام کرو آخر مجکو عشق خدا غالب آیا اور جذبۂ محبت الٰہی نے کشش کی
تو مین اس تلاش مین ملک بملک پھرا اور اکثر بزرگان روزگار کی خدمت کی اور انسے
نعمت حاصل کی مگر فتح باب مراد منحصر اور شخص پر تھا پھر مکان پر آیا اور والد کی متصل
درگاہ حضرت غریب نواز شمس الدین ترک کے مجھسے چلہ کشی کرائی ایک روز مین نے
معاینہ مین دیکھا کہ شیخ نظام نارنولی مجکو بلاتے ہین آخر وہان گیا اور اپنے مقصد کو پہونچا
اور جب مین نارنول کو گیا ہون تو ہنوز شہر تک نہ پہونچا تھا کہ حضرت نے ایک خادم
کے ہاتھ عمامہ اور نعلین عنایت فرمائی اور پھر ایک خادم کے ہاتھ ایک کاغذ بھیجا اور
اسمین لکھا تھا کہ اس اسم اللہ کو ورد کرو جسوقت کشادہ دل ہو اسوقت ہمارے پاس آنا
آخر اس اسم کا مینے ورد کیا اور مسجد کفش دوزان مین سات روز رہکر اسی نام پاک
کو پڑھا آخر ایکطرح کی کشادہ حاصل ہوئی اسوقت خدمت مین حضرت پیر و مرشد
کے گیا اور قدم بوسی سے مشرف ہوا آپ نے دیکھکر فرمایا کہ ابتو سب سے اعلیٰ ہوا اسی
سے خطاب شاہ اعلیٰ مشہور ہی اور ایک برس پانچ مہینہ سترہ دن حضرت کی خدمت
رہا ایک روز آپنے بلایا اور فرمایا کہ بابا چلہ کشی کب تک اور ریاضت و مجاہدہ اگرچہ ابھی
تمام نہین ہوا ہی لیکن تمھارا جد جلال الدین پانی پتی ہر روز آتا ہی اور فرماتا ہی کہ فرزند

میرے کو جلد رخصت کرو ... حضرت نے نوازش بیحد فرمائی اا
ارشاد کیا کہ بابا جو کچھ فقیر کے پاس ... رخصت فرمایا آخر جب آگرہ مین آیا تو
معلوم ہوا کہ والد نے رحلت فرمائی ... حال ہوتا اس سے عبارت تھا آخر وطن مین آیا
اور تبرکات بزرگان اور خلافت خاندانی سے بھی مشرف ہوا الحمد للہ علی ذلک نقل ہی
کہ ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ابتدا مین پانچ روز تک کچھ نہین کھایا اور دلمین یہ قرار دیا
کہ جب تک غیب سے نہ ملیگا ہرگز نہ کھاؤنگا پانچوین دن ضعف کمال درجہ کو پہونچا اور تاریکی
آنکھونکے روبرو آگئی ایک شخص نورانی صورت پیدا ہوا اور نان نفیس لایا اور اپنے
ہاتھ سے کھلایا تب مین اسکے پیچھے پیچھے گیا آخر مزار شیخ مودود ولادے کے متصل گیا
اور وہان وہ شخص غائب ہوگیا مین نے بہت افسوس کیا کہ اس سے اپنی مشکل کا سوال
کیون نکیا آخر شب کو خواب مین دیکھا اور اس سے نشان راہ ملا نقل ہی کہ ایک مرتبہ
عرس حضرت جلال الحق والدین کا تھا اور حضرت شاہ العالمین صدر نشین اس محفل کے
تھے اور تمام اکابر واعزہ شہر کے کمربستہ حاضر تھے آپ کے قریب مزار نرسون بیٹھا
تھا اُسنے ذکر کیا کہ آج کل ایسے فقیر نہین ہین کہ جنکے وجد مین اثر ہو یہ آپ کے
گوش مبارک تک آواز آئی آپنے فرمایا کہ مرزا کیا کہا اول تو اُسنے انکار کیا پھر عرض
کی کہ حضرت یہ قصور ہوا ہی آپ نے قوالون کو حکم دیا کہ گانا شروع کرو قوالونے غزل
شروع کی اور حضرت کو وجد آیا آپنے عین حالت وجد مین مزار کیطرف دیکھا فوراً مزار
زمین سے اونچا اُٹھکر معلق ہوگیا اور پھر زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا رات کو لوگ اُسکے مکان پر
لیگئے اور صبح کو مزار بحال خراب خدمت مین حاضر ہوا اور قصور معاف کرایا آپنے
فرمایا کہ بابا اولیا اللہ سے کبھی زمانہ خالی نہین ہی ایک دم بھی خالی ہوجاوے تو زمین
و آسمان زیر و زبر ہوجاوے آئندہ سے ایسی حرکت نکرنا شعر خاکساران جہان را
بحقارت منگر + توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد + نقل ہی کہ ایکبار آپ نے نذر

حضرت شاہ بوعلی قلندر کی ... دنیا بارش شدت سے
تھی لوگون نے عرض کی کہ حضرت بارش ... خدا مالک ہے تم سب چلو کچھ صدمہ
بارش سے نہوگا آخر سب گئے تو راستہ مین دیکھا کہ کسی پر ایک قطرہ نہ پڑتا تھا
اور چار طرف بارش ہو رہی تھی آخر وہان گئے اور کھانا کھاکر واپس آگئے اور بارش اُسی روز
کے ساتھ رہی لیکن کوئی شخص تر نہوا نقل ہے کہ ایک حلوائی آپ کا مرید تھا اسکی اشرفیان
کسیقدر گم ہوگئین وہ حاضر ہوا اور روکر عرض کی کہ یا حضرت مین تباہ ہوگیا آپ نے فرمایا
کہ گھر مین تلاش کر دو وہ پھر گیا اور جہان لوٹا اشرفیون کا دفن کیا تھا اُس زمین کو پھر کھودا
اور تلاش کیا کہین سراغ نہ لگا آخر پھر خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا اور گستاخانہ عرض
کی کہ ہم نے آپکو دوجہان کا وسیلہ سمجھا تھا جب یہان یہ حال ہے تو وہان کیا ہونا ہے آپ
کو اس بات پر غصہ آیا اور فرمایا چل جب درمیان راہ مین پہونچے اُس سے دریافت کیا کہ
تیرا مکان کہان ہے اُسنے کہا کہ اب نصف دور ہے آپنے دو قدم پیچھے ہٹکر اُس سے فرمایا کہ اس
زمین کو کھودو اُس حلوائی نے زمین کھودی وہی لوٹا اشرفیون سے بھرا نکلا آپ نے فرمایا کہ
جا لیجا حلوائی بہت خوش ہوا اور گستاخی سے منفعل ہو کر عذر تقصیر کیا اور مکان کو گیا
ہر چند آپکی نذر کی آپ نے قبول نہ فرمائی اور کچھ نہ لیا اسیطرح حال ایک افغان کا ہے
کہ اُس کا بھی مال و زر دیدہ ملگیا نقل ہے کہ چار آدمیون نے اپنے دلمین قرار دیا کہ اسوقت
حضرت ہمکو یہ کھانا کھلاوین تو ہم جانین ولی ہین اور ایک اُنمین بد اعتقاد اور بدنہاد تھا
اُسنے کہا کہ یار و یہ کھانا تو یہان موجود ہی ہین تو خربزۂ ولایت کا خواہان ہون جسوقت
یہ لوگ گئے آپنے فرمایا کہ ای بھائیو بیٹھو اور سبکے روبرو موافق اوسکی خواہش کے کھانا رکھا
اور اُس دو دے سے کہا کہ تیری خواہش کی چیز موجود نہین ہے صبر کر خدا مالک ہے تھوڑی دیر مین ایسے
مرید حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت مین ولایت گیا تھا یہ خربزہ غیر فصل سمجھکر حضور کیواسطے
خرید کیا ہے لیکن بسبب مدہ دور کے خراب ہوگیا آپنے فرمایا اس شخص کو دیدو غرض وہ پردہ جان

آدمی معتقد ہو کر وہاں [illegible] بھائی ہم کو کیا خراب جنجھ و دیکھا ہے
اور کلمات بے ادبانہ کہنے لگے [illegible] بت برا کہنا نہ چاہئے
اُسنے نہ مانا آخر یہ انجام ہوا کہ جو وہ [illegible] دربار آیا اور راہی عدم ہوا نقل ہے کہ ایک شخص
شیخ نظام آپکا مرید کابل گیا تھا راستہ میں دریائے اٹک میں تختہ کشتی شکست ہو گیا اُسنے
بموجب ارشاد حضرت کے کہ وقت مشکل کے ہمکو یاد کرنا آپ کو یاد کیا دیکھا کہ حضرت کنارہ
کشتی پر موجود ہیں اور کسی سے فرمایا کہ کشتی کنارہ پر لگا دے چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر غائب ہو گئے
لوگوں نے کہا کہ یہ کون شخص تھے جنکے صدقہ سے جان بچ گئی شیخ نظام نے کہا کہ یہ حضرت
شاہ العالمین حضرت شاہ علی تھے سبکو اعتقاد ہوا جب وہ کابل سے واپس آیا یہ حال عرض کیا
آپ نے فرمایا کہ سر پیران کو پوشیدہ رکھنا چاہیے نقل ہے کہ ایک بار حضور غریب خانہ پر موضع
کرانہ میں تشریف لائے اور مؤلف کے چچا مقرب خان پٹنہ کو جاتے تھے کہ اُنکو صوبہ وہاں کا
ملا تھا اور مؤلف کے بڑے بھائی نادر العصر فخر الزمان شیخ قاسم کہ آج علم و ہنر میں
یکتائے روزگار ہیں وہ بھی چچا صاحب کے ہمراہ تشریف لیگئے تھے حضرت نے والد سے فرمایا
کہ آج تمھارے بھائی اور فرزند کی خبر آئیگی لیکن خیریت کے ساتھ ہوگی اور وہ خبر یہ ہے کہ
فلاں تاریخ کو وہ کشتی پر سوار ہوئے اور وہ کشتی غرق ہو گئی تمام اسباب اور مردمان
ہمراہی غرق ہو گئے الا تمھارے بھائی اور فرزند اور دیگر لواحق خیریت سے رہے اور نکل آئے
میں ہمراہ حضرت جد امجد شیخ جلال پانی پتی کے اُنکی مدد کے واسطے گیا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا
کہ آدمی وہاں سے خبر لیکر آیا اور جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا ہو بہو وہی بیان کیا نقل ہے
کہ ایک روز نور دیدہ جلال نونہال کمال میاں شاہ محمد سلمہ اللہ تعالے مخدوم زادہ فرماتے تھے کہ
حضرت قطب الاقطاب شاہ العالمین کی خدمت میں جنات رہتی تھی چنانچہ بعد انتقال بھی متصل مقبرہ
منورہ کے درخت خرما میں اور میں نے بچشم خود دیکھا ہے ایک کا نام جمال تھا کہ وہ خدمت میں ہر وقت
حاضر رہتا تھا اور ایک بار مؤلف کتاب ہذا ایام طفلی میں یہ سوچکر حاضر ہوا کہ آج تو حضرت

۱۲۰

اپنا اولش عنایت فرما [illegible] یکھا کہ آپ کھانا کھاتے
ہین مجھسے فرمایا کہ آؤ کھانا کھاؤ [illegible] اکثر حالات حضرت کی روزمرہ ہو
تھے اب کس کس کو اس مختصر مین گنجایش دیجیے [illegible] ان کو ذوق ہو وہ ملفوظات جو ہم
اعلے کو دیکھین کہ اسمین شرح و بسط سے لکھا ہی اور [illegible] مختصر مین اتنی گنجایش نہین اسواسطے
اسپر اکتفا کرکے اب کچھ حال حضرت مخدوم زادہ پیرجادہ صاحب سجادہ قبلہ و کعبہ بندہ کی
میان محمد شاہ سلمہ اللہ تعالی کا لکھا جاتا ہی اور وہ یہ ہی کہ حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر کے
دو فرزند تھے ایک کا نام حضرت شاہ نور دوسری کا نام حضرت شاہ منصور تھا اتفاق
سے شاہ نور نے بقضاء الٰہی انتقال فرمایا دوسرے فرزند شاہ منصور کو حضرت نے
اپنا جانشین کیا اور سبز ہنڈول خاص پر سوار کراکر بھیجا اور مصلا خاص عنایت کیا
لیکن خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ وہ راہی ملک بقا ہوئے انکا ایک صاحبزادہ شش ماہہ
باقی رہا اسکا نام شاہ محمد تھا انکو حضرت نے یتیم سمجھکر پرورش کیا اور اُنسے محبت بھی
ورثہ اور بھی پوتے تھے کسی سے ایکو اُنس نتھا حتی کہ دو ایک کا انتقال بھی ہوا تو آپنے مطلق
تکیا مگر شاہ محمد کے ساتھ محبت قلبی تھی جب وہ چودہ برس کے ہوئے تو مولف کے دلمین
یہ بات آئی کہ حضرت انکو جانشین کر دین تو بہت مناسب ہے چنانچہ مولف اور قاضی نظام
کرانہ سے چلے اور پانی پت مین ملک سلیمان زمیندار پانی پت سے کہ وہ بھی مرید حضرت
کا ہے صلاح کی اور حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا کہ کل حاضر ہو دوسرے دن پھر ہم گئے
آپنے فرمایا مجکو تمھاری بات پسند ہی اور صاحبزادہ کو بلاکر فرمایا کہ غسل کرو وہ غسل کرکے
حاضر ہوئے آپنے حجرہ خاص مین طلب کیا اور اسم اللہ تلقین کیا اور آپنے مرید کرکے کلاہ
چارترکی عنایت فرمائی اور شیرینی پر فاتحہ دیکر تقسیم کا حکم دیا اور پھر فرمایا کہ دوگانہ ادا
کرو اور مقراض سے تمام سر مونڈا اور تبرک حضرت جلال کا جو نسبت دربیت سے چلا آتا تھا
عنایت کیا اور ہنڈول پر سوار کراکر فرمایا کہ پیران کی زیارت کرو چنانچہ سب صاحبزادہ اور

چنڈول پر سوار ہو کر روانہ [illegible] لیکر گئے قوالون نے ہمراہی مین گانا
شروع کیا اور وہان سے حضرت [illegible] الدین [illegible] شاہ قلندر کے مزار پر گئے
اور وہان سے حضرت جلال الدین [illegible] سب بزرگون کی [illegible] ات پر فاتحہ پڑھکر حضرت
کے روبرو آئے آپنے فرمایا کہ اب کسیکو مرید کرو چنانچہ ملک مسلمان کے فرزند کو مرید کیا پھر حضرت
نے شجرہ منگایا اور بعد اپنے نام کے شیخ شاہ منصور کا نام لکھوایا اور اُنکے بعد حضرت شاہ محمد
[illegible] ور فرمایا کہ تمھارے باپ شاہ منصور کی امانت ہی آج تم کو اُنکی طرف سے دیدی اللہ تعالے
اس سلسلۂ عالیہ کو تا قیام دوران سلامت اور روان رکھے نقل ہی کہ ایک شخص مکہ
معظمہ سے خرمہ لایا تھا آپ نے اُسکا تخم بو دیا اب اسمین پھل آتا ہی اور خوشگوار ہی اور طرفہ
یہ ہے کہ درمیان مین درخت نر ہی اور دونون طرف مادہ اگر ہوا کے چلنے سے نر کا پھول مادہ
پر پڑ جاوے تو مادہ مین پھل آوے نہین تو نہ آوے اور خانقاہ مین ایک چاہ ہی کہ اسمین
پانی شور تھا ایک روز کاک تبرک درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ
علیہ آپکے پاس کوئی شخص لایا آپنے اوسکو پارہ پارہ کرکے اُس مین ڈالدیا اور کہا کہ اللہ تعالے
نے اسکی برکت سے پانی کو شیرین کر دیا لوگون نے جو پانی نکالا تو نہایت شیرین تھا
چنانچہ موجود ہی اور عمر حضرت کی ایکسو چالیس ۱۴۰ برس کی تھی چنانچہ سالگرہ سے دریافت
ہوا ہی واللہ اعلم تاریخ مولود حضرت کی لفظ فیاض ہی کہ ہشت صد و نود و یک ہجری
ہین اور تاریخ وصل سنہ ۱۰۳۱ یکہزار و اکتیس ہی اس سے بھی ایکسو چالیس ۱۴۰ کم و بیش ثابت ہوتے ہین واللہ
اعلم بالصواب عمر آپکی لفظ زندگی سے ثابت ہی اور اسکے عدد ایکسو بیالیس ۱۴۲ ہوتے ہین اور
ایسا ہی کچھ حضرت فرمایا کرتے تھے یہ قول صحیح معلوم ہوتا ہی اور دندان مبارک دو مرتبہ گر کے تیسری
بار نکلی تھی گویا گوہر درخشان تھے اور بال ریش مبارک اور سر مبارک کے ایکبار سفید ہو کر پھر
سیاہ ہو گئے تھے نہایت خوشنما تھے اور پھر وہ سیاہ بھی سپید ہو گئے تھے اس قسم کا
حال اکثر کم واقع ہوتا ہی اور نہ عمر اسقدر اس زمانہ مین ہوتی ہی سوا ے حضرت کے

نہ سُنی نہ دیکھی نقل ہی کہ ایک [illegible] [illegible] بعد واقعہ روز چہار شنبہ پچیسوین ماہ
ربیع الاول سنہ ہجری کو اس جہان [illegible] [illegible] دست کو کوچ فرمایا اور واصل بحق
ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون تاریخ [illegible] [illegible] نے یون لکھی ہے تاریخ ۔

دریائے کشف وکان کرامات واہل جود	[illegible]ین او گرفت جہانِ عدم وجود
از پیش دیدہ ہا چو یکایک شدہ نہان	از ماتمش نمود فلک جامہ را کبود
یا در دو غم چو سال وصالش بجو استم	آمد ز غیب ندا شیخ قطب بود

دوسری تاریخ بندہ نے یون لکھی ہی شیخ اعلی بود نقل ہی کہ بعد دو سال کے کہ مزار حضرت
کا سنگ سرخ سی تیار ہوتا تھا ایک روز معمار نی خواب مین دیکھا کہ حضرت فرماتے ہین کہ ایک
خشت اُوپر سے گری اُسکے صدمہ سی تختہ صندوق کا ٹوٹ گیا اور وہ خشت میرے زانو پر ہے
یہ خواب اُسنے مخدوم زادہ سی عرض کیا اُنھون نے اپنی جدہ سے کہا اُنھون نے اسی وقت
مزار کو کھلوایا دیکھا تو بیشک صندوق ٹوٹ گیا اور خشت زانوے چپ پر ہی اور باقی کفن
اور جسم بدستور ہی اُسکو درست کرکے پھر بند کردیا اور آپ کی صورت ایسی روشن تھی
گویا سو گئے ہین سب کو اعتقاد زیادہ ہوا اور گلاب اور عطر خوب سا چھڑکا اور مزار اقدس
تیار کرکر طواف گاہ خلائق کیا الٰہی تا قیامت وہ کعبہ اہل ولایت رہی الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا
نظم مرتب شد عجب بحر معانی ٭ بلطفِ ایزد دانائے دادار ٭ شدم اندر پی تاریخ
در فکر ٭ ز لوح غیب تا چہ گردد اظہار ٭ اگرچہ سالہا بُردم بسا رنج ٭ ولی شد
عاقبت دولت پدیدار ٭ خدا را شکر گویم بے نہایت ٭ کہ لطف او نمود انجام این
کار ٭ بدل تاریخ اتمامش چو جستم ٭ ندا آمد سراسر گنج اسرار ٭ اللہ تعالے اسکو رونق
قبول عنایت فرمائے آمین اور اس سی پایا جاتا ہی کہ مقبول ہوا یعنی ایک مرتبہ میرے بھائی
شب کو یہ رسالہ دیکھ رہے تھے اور فرش لب حوض تھا اتفاق سے یہ اُس زمانہ مین
مسودہ تھا کسی طرح اُس حوض مین گر گیا صبح کو جو بھائی صاحب نے تلاش کرایا تو بر سر آب

بستا نظر آیا دیکھا تو ایک حرف بھی نہ تھا ... دیدہ نے خواب مین دیکھا کہ مین اجمیر شریف مین درگاہ والاجاہ حضرت ... ن پہ حاضر ہوا ہون اور حضرت خواجہ صاحب فرماتے ہین کہ تیری بغل مین کیا ہے مین نے عرض کیا کہ مسودہ سیر الاقطاب ہے ... خاندان عالیہ چشتیہ کا اسمین حال ہے اور حضرت رسالت مآب صلعم سے تا حضرت شاہ علے ... عظام چشتیہ کا مختصر مختصر حال درج کیا ہے حضرت خواجہ صاحب نے آفرین کہی ... یہ کام تونے بہت اچھا کیا اور کتاب کو ہاتھ مین لیکر پسند فرمایا اللہ تعالے برکت اسمائے بزرگان کہ جو اسمین درج ہین اسکو قبول کرے اور مؤلف کتاب شیخ الٰہدیہ اور مترجم کتاب سید محمد علی جویا اور ناظرین کو دونون جہان کے مقاصد سے مسرور فرما دے

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہر آن ہے کہ کتاب ہدایت انتساب سیر الاقطاب فارسی جو احوال کرامات اشتمال اولیائے پاک سرشت اور سلسلہ خاندان حضرات خواجگان چشت مین تصنیف اہل عرفان حضرت الٰہدیہ چشتی تھی بسبکہ اردو خوان اسکے فوائد نامتناہی سے کامیابی و بہرہ وری حاصل نکر سکتے تھے لہذا واسطے سودمندی خاص وعام کے معرفت آگاہ حقیقت دستگاہ مولوی سید محمد علی صاحب متخلص بہ جویا مرادآبادی نے عبارت اردو سلیس عام فہم مین خوب ترجمہ فرمایا اور اس سے پہلے چند بار مطبع منشی نولکشور موسوم بہ اودھ اخبار واقع لکھنؤ مین طبع ہوئی اور اب مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین بسرپرستی معلے القاب عالیجناب منشی پراگ نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہٗ بماہ جون ۱۹۱۰ء بار اول چھپی۔

خدائے کریم پسندیدۂ اہل عالم فرما دے بمنہ وکرمہ

تاریخ مکہ معظمہ - حالات بنا ...
حاجی محمد فخر الدین خاں
تاریخ مدینہ منورہ - ...
... الی دیار المحبوب کا جو ...
محدث دہلوی کی ہے۔

کتب تواریخ مشتمل حالات انبیا و اولیا وغیرہ فارسی

عجائب القصص - حالات انبیا و رسل از مولوی
عبد الواحد صاحب۔

احسن القصص - حالات از تخلیق عالم و آدم
تا آخر الزمان از مولوی محمد احسان اللہ

جذب القلوب الی دیار المحبوب -
از شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔

روضۃ الصفا - سات جلدیں از محمد
خاوند شاہ ہروی۔

سیر الاقطاب اذکار اولیاء اللہ رحمہ
ذکر اولیاء اللہ از حضرت الہدیا چشتی۔

گنجینہ سروری معروف بہ گنج تاریخ
ولادت و وفات اولیاء کرام۔

وقائع شاہ معین الدین چشتی - از منشی بابو لال

... الاصفیا - دو جلدیں اولیا اور اہل اللہ
... غلام سرور لاہوری
... احوال خواجگان فردوس از
... امیں احمد۔

کتب متفرقات و پند

تحریم النسا - مسائل کہ ...
درست ہے اور کن سے نہیں از ...
قطب الدین خان دہلوی

رسالہ کلید باب الحج احکام الحج - ...

رسالہ فضائل الشہور و الصیام فی
الاوقات واللیالی والایام - فضائل مہینوں کے
خصوص ماہ رمضان کا۔

شبیہ احمدی - سراپائے رسول کا بیان
از جمال الدین حسین خان۔

مثنوی زائر - دعوت کرنا اسلام کا قبائل
قریش کو از نواب شیر علیخان۔

دوازدہ مجلس مسمی بہ ریاض الازہار از مولوی
محمد قمر الدین گوپاموی۔

اسرار کربلا - از منشی ظہیر الدین بلگرامی۔

چہار دہ مجلس مسمی بہ تاریخ الائمہ بنا بر روایات
مذہب امامیہ از سید ... حسن صاحب ...

[illegible] مجلس منظوم - معرکہ کربلا [illegible]

[illegible] مجلس بین -

[illegible] محزون - مصائب [illegible]

وصال تخلص -

چہل مجالس شبیر - مسمی بہ ذائقہ ماتم از [illegible] وزیر حسین رضوی مشہدی اثنا عشری -

مجلس شر مسمی بہ عین [illegible] مع رسالہ شہادت مشہور بہ چہل مجلس -

مہر نبوت [illegible] نواب محمد مرد [illegible] خان نظام مرحوم

رموز القرآن - اوقات قرآن کا بیان از محمد حسین علی اتقی

آثار محشر - ذکر علامات قیامت -

صبح کا ستارہ - حالات قیامت و بہشت و دوزخ - از مولوی عباس علی -

قیامت نامہ بہشت نامہ - از مولوی قیام الحق

آثار قیامت -

قیامت نامہ مسمی بہ آئینہ نشور - از مولوی شمس الدین احمد صاحب کسبی اسسٹنٹ کمشنر بہادر [illegible]

تحفہ درود ملقب بہ خیر الکلام - از مولوی منظور احمد -

رسالہ کتب الانبیا - از مولوی ظہور الحق -

مجموعہ تحفہ حقیقی - دو وظائف اسمای الٰہی

[illegible] بیان [illegible] -

[illegible] نام [illegible] پانچ رسالہ - (۱) [illegible] معنی

[illegible] قصیدہ بردہ (۲) قصیدہ بانت سعاد (۳) قصیدہ اویس قرنی - (۵) قصیدہ غوثیہ (۶) دعاے سریانی -

انوار محمدی - مع نقشہ شجرہ فرق قدریہ و جبریہ از مولوی محمد امیر اکبر آبادی -

شرح چہل حدیث - از مولوی امیر علی -

مجموعہ وفات نامہ - شامل پانچ رسالہ (۱) وفات نامہ - (۲) قصیدہ نعتیہ (۳) قصہ حضرت بلال - (۴) قصیدہ حضرت دائی حلیمہ (۵) حلیہ شریف معروف بہ نبوت نامہ -

مولد شریف شہید کلان - از مولوی غلام امام شہید الہ آبادی -

ایضاً خرد مصنفہ ایضاً

مولود شریف عزیزیہ - از حافظ عبد العزیز -

مولد شریف حدید - از مولوی احمد خان صدیقی -

زیور ایمان مولد شریف - عورات و مستورات کی زبان میں از مولوی محمد انور علی -

مولد شریف عشقیہ - از سید اشرف حسین -

مولد شریف عربی - با ترجمہ اردو از مولوی سلامت اللہ -